عبادت کی راتوں کے متعلق مدلل کتاب

اِنَّا اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةٍ مُّبٰرَکَةٍ

فضیلت کی راتیں





ناشران: مکتبۂ اہلسنت نظامیہ کتاب گھر

عبادت کی راتوں کے متعلق مدلل کتاب

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ

فضیلت کی راتیں

از: ترجمان اہلسنت

مولانا غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

ناشران: مکتبہ اہلسنت — نظامیہ کتاب گھر

نام کتاب ــــــــ فضیلت کی راتیں

مصنف ــــــــ مولانا غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

قیمت ــــــــ 140



مکتبہ قادریہ دربار مارکیٹ لاہور

مسلم کتابوی دربار مارکیٹ لاہور

مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور

احمد پبلشرز ہادیہ حلیمہ سنٹر لاہور

﴿فہرست﴾

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے انسان پر بہت سی نعمتیں اور احسان فرمائے ہیں، ارشاد فرمایا:

وان تعدوا نعمت اللہ لا تحصوھا۔(ابراہیم،۳۴)

یعنی اگر تم میری نعمتوں کو گننا چاہو تو شمار نہ کر سکو گے۔

اُنہی نعمتوں میں سے ایک نعمت رات بھی ہے۔ انسان سارا دن کام کاج کر کے جب تھک جاتا ہے تو رات کے پرسکون دامن میں اسے چین کی نیند آتی ہے، گویا رات اس کے آرام کا اک خاص ذریعہ بن جاتی ہے۔

اس مالک کائنات جل جلالہٗ نے رات کی شان بھی بتا دی کہ اس نے رات میں کیا کچھ رکھا ہے اور اپنے خاص بندوں کو رات کے وقت کس طرح نوازتا ہے، یہی وجہ ہے کہ رات کی برکات کے حصول کے لیے اس کے خاص بندے راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر اپنے خالق و مالک کو راضی کرتے ہیں، ذکر و فکر کرتے ہیں، عبادت الٰہی بجالاتے ہیں، اور آخرت کی ابدی نعمتوں سے سرفراز ہوتے ہیں۔

ضرورت اس بات کی تھی کہ رات کی فضیلت کو عوام کے سامنے اُجاگر کیا جائے مناظر اسلام، محقق دوراں، ترجمان اہلسنّت، پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت علامہ ابوالحقائق پیر غلام مرتضیٰ ساقی مجددی، خلیفہ مجاز حضرت ابوالبیان علیہ الرحمہ و امیر اعلیٰ مرکزی ادارہ عاشقان مصطفی ﷺ گوجرانوالہ نے اپنے چند خطابات میں رات کی عظمت و فضیلت واضح کیا، افادۂ عام کے لیے ان کو جمع کر کے پیش کیا جا رہا ہے تا کہ عوام الناس

اور اہل علم بھی ان سے استفادہ کرسکیں۔

قارئین کرام سے التماس ہے کہ اگر اس مجموعہ میں کوئی خوبی پائیں تو دعائے خیر سے نوازیں اور اگر کوئی سقم دیکھیں تو دامن عفو میں جگہ دیں اور مطلع کریں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی جاسکے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں رات کی عظمت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔اور قبلہ حضرت صاحب کو عمری خضری عطا فرمائے تاکہ یہ سلسلۂ رشد وہدایت تادیر جاری رہے اور ہم سب ان کے فیض سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہوسکیں۔آمین

نیاز مند

/

قاری محمد امتیاز ساقی مجددی

03466049748



نعت رسول مقبول ﷺ

وچھوڑے دے میں صدمے روز جھلاں یارسول اللہ
کراں میں تیریاں دن رات گلاں یارسول اللہ
جدوں ویکھاں کوئی جاندا مسافر شہر تیرے نوں
کیویں وگدے ہوئے ہنجواں نوں ٹھلاں یارسول اللہ
ہوائے وگدی اے لے جا مدینے اتھرو میرے
تے آکھیں ہور کی میں نذر گھلاں یارسول اللہ
جناں نوں عشق تیرے دا کدے پانی نئیں ملیا
دلاں دیاں او سڑا سک جان والاں یارسول اللہ
ظہوری نوں ملے قطرہ تیرے وگدے سمندر چوں
تیری رحمت دیاں ہریاسے چھلاں یارسول اللہ

از الحاج محمد علی ظہوری

پہلا بیان



خطبہ

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلی الہٖ واصحابہ اجمعین امابعد! فاعوذباللّٰہ من الشیطان الرجیمبسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ((وایۃ لھم اللیل نسلخ منہ النھار فاذا ھم مظلمون.))

صدق اللّٰہ العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم ونحن علٰی ذلک لمن الشاھدین.

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللّٰہ

وعلٰی الک واصحابک یا حبیب اللّٰہ

محترم حاضرین ومعزز سامعین!، برادران اسلام!

آج جس عنوان پر لب کشائی کا ارادہ ہے وہ ہے ''رات کی فضیلت''

یعنی میں اس وقت آپ کے سامنے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اسلام میں رات کا کیا مقام ہے؟۔۔۔اللہ رب العالمین ﷻ نے رات کو کیا درجہ عطا کیا ہے، قرآن میں رات کو کس شان سے نوازا گیا ہے۔ امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے نزدیک رات کی قدر و منزلت کیا۔۔۔اور اولیاء کرام کے ہاں رات کی کیا اہمیت ہے؟

رات میں کیا ہوتا ہے؟۔۔۔رات میں کیا رکھا ہے؟۔۔۔رات کو کیا لگ گیا ہے؟۔۔۔اور رات کی ذات اتنی بلند کیوں ہے؟۔۔۔آخر رات میں کونسی ایسی بات ہے کہ۔۔۔قرآن وحدیث میں اس کی دھومیں مچی ہیں۔۔۔بندگان خدا رات کو اٹھ

اٹھ کر عبادتیں کرتے ہیں۔۔۔اہل ذوق اس میں ریاضتیں بجالاتے ہیں۔

بس آج یہی گر سمجھانا چاہتا ہوں۔۔۔اسی راز کو بے نقاب کرنا چاہتا ہوں۔۔ اورآپ کو حقیقت آشنا بنانا چاہتا ہوں......تا کہ آپ جان سکیں کہ

ہم راتوں کو کیوں جاگتے ہیں......شب قدر اور شب برأت وغیرہ میں مساجد میں کیوں جاتے ہیں۔۔۔شب بیداری کی لذت کیا ہے؟۔۔۔تہجد گذاری کا ذوق کیا ہے؟ شب خیزی سے کس قدر قیمتی موتی۔۔۔جواہر۔۔۔لعل اور لازوال دولت ملتی ہے ایمان کی کھیتی کتنی شادابی وسرسبزی سے کھل اٹھتی ہے۔۔۔اور انسان کو سکون قلب اور معرفت خداوندی کی منزل ملتی ہے۔

رات کی کیا بات ہے؟

حضرات گرامی۔۔۔رات کی بات سننے کے لیے آپ کی توجہ کی ضرورت ہے، پورے ذوق سے تشریف رکھیۓ!اور پھر سنیۓ! کہ

اسلام نے رات کو بڑی اہمیت دی ہے قرآن وحدیث نے رات کا بڑا بلند بیان کیا ہے، دیکھیۓ!

شب قدر ہے۔۔۔تو رات شب برأت ہے۔۔۔تو رات

شب معراج ہے۔۔۔تو رات لیلۃ الجائزہ ہے۔۔۔تو رات

نور کی برکھا برستی ہے۔۔۔تو رات میں

نزول برکات ہے۔۔۔تو رات میں

سحری کے حسین لمحات ہیں۔۔۔تو رات میں

تہجد کا پرنور موقع ہے۔۔۔تورات میں

اللہ والوں کو قرب خاص ملتا ہے۔۔۔تورات میں

خدا ہر روز نزول اجلال فرماتا ہے۔۔۔تورات میں

ماہ رمضان میں روزہ داروں کو پروانہ نجات ملتا ہے۔۔۔تورات میں

بندوں پر عبدیت کا راز کھلتا ہے۔۔۔تورات میں

رحمت خداوندی کے دروازے چوپٹ کھلتے ہیں۔۔۔تورات میں

دعاؤں کی قبولیت کا اک خاص وقت آتا ہے۔۔۔تورات میں

اللہ اللہ کرنے کا مزہ آتا ہے۔۔۔تورات میں

انبیاء واولیاء پر خصوصی احسان ہوتے ہیں۔۔۔تورات میں

قیام کا انعام ملتا ہے۔۔۔تورات میں

تلاوت قرآن کی لذت ملتی ہے۔۔۔تورات میں

عبادت کی حلاوت ہے۔۔۔تورات میں

اور خدا کی جنت ملتی ہے۔۔۔تورات میں

حاضرین ذی وقار! دنیاداروں کا اصول یہ ہے کہ وہ دن کے وقت کاروبار کرتے ہیں شام کو تجارت کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔۔۔جس نے سودا لینا ہو تو وہ صرف دن کے وقت لے سکتا ہے۔۔۔رات کو دکانیں بند ہو جاتی ہیں، کیونکہ

ع تاجر دنیا دے پھاٹک مارا سوندے رات نوں

دنیا کے تاجر، کاروباری، مالدار، دکاندار، اپنی دکانیں، فیکٹریاں، کارخانے سر شام بند کر

دیتے ہیں، یہ دنیا کا اصول ہے۔۔۔جبکہ
خدا کے فضل و کرم کے دروازے۔۔۔رحم و سخاوت کے پھاٹک۔۔۔سر شام کھل جاتے ہیں، اور سودا ساری رات ملتا رہتا ہے، بقول شاعر

ہے نور کی تجلی گہری اندھیریوں میں
بکتا ہے رات ہی کو سودا تیری گلی میں

کس چیز کی کمی ہے مولیٰ تیری گلی میں
دنیا تیری گلی میں عقبیٰ تیری گلی میں

چالیس راتیں:

اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو جب تورات عطا فرمانے کا ارادہ کیا، تو انہیں کوہ طور پہ بلایا، اور ان کو چالیس راتیں وہاں ٹھہرایا۔۔۔

فرمانِ خداوندی ہے:

وواعدنا موسٰی ثلٰثین لیلة و اتممنٰھا بعشر فتم میقات ربہٖ اربعین لیلة۔۔۔الآیۃ (الاعراف، ۱۴۲)

ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ فرمایا اور ان میں دس اور بڑھا کر پوری کیں، تو اس کے رب کا وعدہ پوری چالیس رات کا ہوا۔

چالیس راتوں کے اعتکاف کے بعد انہیں تورات عطا فرمائی۔

رات کی سخاوت:

یہ رات کا ہی وقت ہوتا ہے کہ اس وقت نمود و نمائش اور دکھاوے سے بچ کر

محض اللہ کی رضا جوئی کے لیے صدقہ و خیرات کیا جا سکتا ہے، دن کو دکھلاوے کا ڈر زیادہ ہوتا ہے۔ رات کے اندھیرے میں سخاوت کرنے والوں کی شان اللہ تعالیٰ یوں بیان کرتا ہے: الذین ینفقون اموالھم باللیل ۔۔۔الآیۃ (البقرہ،۲۷۴)

وہ لوگ شان والے ہیں جو رات کے وقت اپنے مال خرچ کرتے رہتے ہیں۔

رات ہزار ماہ سے بہتر:

عام طور پر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دن، رات سے افضل اور بہتر ہے کہ وہ روشن ہوتا ہے، اس میں کام کاج کیا جاتا ہے، آپس میں ملاقاتیں ہوتی ہیں، حال، احوال پوچھے جاتے ہیں۔۔۔یہ ساری باتیں اپنی جگہ۔۔۔لیکن رات۔۔۔رات ہی ہے۔۔ دن، رات کے مقام کو نہیں پہنچ سکتا۔۔۔کیونکہ یہ رات ہی کی شان ہے کہ ایک رات ہزار ماہ سے افضل ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

لیلۃ القدر خیر من الف شھر۔۔۔(القدر،۳)

لیلۃ القدر وہ ایک رات ایسی شان و رفعت والی ہے کہ ہزار ماہ سے بہتر ہے۔

رات کا خشوع و خضوع:

رات کی عبادت اور رات کا خشوع و خضوع اپنا ہی ذوق رکھتا ہے۔ اہل محبت کے لیے اس کا کوئی بدل نہیں۔۔۔اللہ تعالیٰ کا فرمان مبارک ہے:

امن ھو قانت آناء اللیل۔۔۔(الزمر،۹)

اور وہ شخص جو رات کے لمحات میں بارگاہ الٰہی میں خشوع و خضوع کے مزے لوٹتا ہے۔۔۔اسے یہ مزے اسی وقت ہی ملتے ہیں۔

رات کی تلاوت:

کتاب اللہ کی تلاوت جب بھی کی جائے ثواب وبرکت اور سعادت کا ذریعہ ہے۔لیکن تلاوت کا جو لطف رات میں ہے وہ اسی کا حصہ ہے۔قرآن بیان کرتا ہے:

یتلون آیات اللہ آناء اللیل ۔۔۔الآیۃ (آل عمران،۱۱۳)

وہ لوگ رات کی پر سعادت گھڑیوں میں اللہ کی آیتوں کی تلاوت سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

رات سکون ہے:

سامعین محترم!۔۔۔آپ ساری رات کام،کاج،سفر وغیرہ کی وجہ سے رات کو بیدار رہیں اور جب دن آئے تو سو جائیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ دن کے وقت جتنا مرضی سو لیں وہ آرام اور سکون نہیں ملتا جو رات کی چند گھڑیوں میں آرام کرنے میں مل جاتا ہے۔اس کی کیا وجہ ہے۔قرآن خود بیان کرتا ہے:

وجعل اللیل سکنا۔۔۔(الانعام،۹۶)

اللہ تعالیٰ نے رات کو سکون کا سبب بنایا ہے۔۔۔

انسان کے دل،دماغ،روح اور بدن کو جو سکون ملتا ہے وہ رات ہی کو ملتا ہے۔

رات کی تسبیح:

محترم سامعین!۔۔۔چونکہ رات کی عبادت وریاضت،ذکر وفکر اور یاد الٰہی کا اپنا ہی لطف۔۔۔اپنا ہی ذوق۔۔۔اور اپنا ہی مزہ ہے۔اس لیے اللہ تعالیٰ نے خصوصی حکم دیا کہ:

ومن اللیل فسبحہ۔۔۔الآیۃ (الطور،۴۹)

اور اے میرے بندے رات کے وقت اپنے رب کی تسبیح کر۔

تا کہ تیری آہ وزاری اور نیاز مندی پر اور کوئی مطلع نہ ہو

یا تو جانے۔۔۔یا تیرا مالک نا نتا ہو۔

رات کی قسم:

حضرات گرامی!۔۔۔رات کی عظمتوں اور رفعتوں کے کیا کہنے۔۔۔قرآن مجید میں اللہ رب العالمین جل جلالہ نے متعدد بار رات کی قسمیں ارشاد فرمائی ہیں، بھلا کسی چیز کی قسم ویسے ہی اٹھالی جاتی ہے، جب عام لوگ کسی عام اور گھٹیا چیز کی قسم نہیں اٹھاتے تو وہ رب ہو کر جب رات کی قسمیں بار بار ارشاد فرماتا ہے، آخر اس کے نزدیک رات کی کوئی قدر ومنزلت اور عزت وکرامت ہے جبھی تو وہ اس رات کی قسمیں بیان فرماتا ہے۔

آیئے!۔۔۔قرآن کریم کے چند مقامات آپ کے سامنے پیش کرتا چلوں، جہاں پر رب کریم نے رات کی قسم ارشاد فرمائی ہے، ذرا توجہ فرمائیں!۔۔۔

۱......ارشاد باری تعالیٰ ہے: واللیل اذا یغشی۔ (اللیل ،۱)

قسم ہے رات کی! جب وہ (ہر چیز پر) چھا جائے۔

۲......دوسرے مقام پر فرمایا: واللیل اذا یغشھا (الشمس،۴)

رات کی قسم! جب وہ آفتاب پر چھا جائے

۳......مزید ارشاد فرمایا: واللیل اذا یسر (الفجر،۴)

رات کی قسم! جب وہ گذرنے لگے

۴......مزید فرمایا: واللیل اذا عسعس (التکویر، ۱۷)

قسم ہے رات کی! جب وہ رخصت ہونے لگے

۵......ایک مقام پر فرمایا: واللیل اذا سجیٰ (الضحیٰ، ۲)

اور رات کی قسم! جب وہ سکون کے ساتھ چھا جائے

۶......ایک بار یوں فرمایا: واللیل اذ ادبر (المدثر، ۳۳)

رات کی قسم! جب وہ پیٹھ پھیرنے لگے

۷......ایک اور مقام پر فرمایا: ولیال عشر (الفجر، ۲)

اور دس راتوں کی قسم!......

رات کی قسم کی وجہ:

حضرات گرامی!......آپ سوچ رہے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ نے رات کی قسم کیوں ارشاد فرمائی؟......کیونکہ کہاں رات اور کہاں خدا کی بلند ذات۔

تو آیئے!......میں عرض کر دوں کہ وہ خدا ہے، جو چاہے کرے، اس پر کوئی پابندی نہیں، ہمیں کسی کام کی حکمت سمجھ میں آئے یا نہ آئے، ہم کسی حقیقت کو پا لیں یا نہ پا سکیں، ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کے ہر کام پر ایمان رکھیں، ہم اس کے ہر فرمان پر لبیک کہیں، اور اس کے ہر حکم پر آمین کہیں، کیونکہ وہ خدا ہے، حکیم و مدبر ہے، اور قانون یہ ہے کہ فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ

حکیم کا فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

وہ اپنے فعل، قول، حکم، فرمان اور اعلان کی حکمتوں، حقیقتوں، دانائیوں اور رازوں کو جانتا

ہے۔۔۔اور بندۂ مؤمن کی یہ شان ہے کہ وہ اس کے ہر ارشاد کو مانتا ہے۔ جب اس کے ہر کام میں حکمت ہوتی ہے تو یہاں بھی کوئی حکمت ضرور کارفرما ہوگی۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک رات کی کوئی قدر و قیمت نہ ہوتی تو وہ اس کی قسمیں نہ اٹھاتا۔

اہل علم کی توجیہ:

علماء بیان کرتے ہیں کہ رات کی قسم فرمانے کی وجہ یہ ہے کہ

رات میں ہر جاندار اپنے ٹھکانے کی طرف پہنچ جاتا ہے۔

مخلوق اضطراب، بے چینی اور بے قراری سے سکون پاتی ہے

لوگوں کو آرام وراحت مل جاتا ہے

رات کے وقت انہیں نیند ڈھانپ لیتی ہے

جس کی وجہ سے ان کے ابدان کو راحت اور ان کی ارواح کو قوت و بالیدگی ملتی ہے۔ اور اگر سارا زمانہ دن ہی رہے تو

انسانوں کو اس انداز میں آرام وراحت نہ ملتا

مریضوں کو سکھ اور چین نہ ملتا

دردمندوں کو تکلیف سے چھٹکارا نہ ملتا

تھکے ماندوں کو ستانے کا موقع نہ ملتا

بے قراروں کو قرار و ثبات نہ ملتا

الغرض یوں......

عابدوں کو عبادت کا مزہ نہ ملتا

زاہدوں کو زہد کا درجہ نہ ملتا

نمازیوں کو معراج کا رتبہ نہ ملتا

شب بیداروں کو یہ عظیم موقع نہ ملتا

تہجد گزاروں کو تہجد کا ذائقہ نہ ملتا

غرضیکہ......اگر رات نہ ہوتی تو اس وسیع پیمانے پر

گناہگاروں کے لیے......اعلان رحمت نہ ہوتا

سیاہ کاروں کے لیے......نوید مغفرت نہ ہوتا

خطا کاروں کے لیے......مژدہ جنت نہ ہوتا

یہ ساری رفعتیں، منزلیں اور عظمتیں رات ہی میں ملتی ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ رات کی قسم ارشاد فرما رہا ہے۔

رات لباس ہے: حضرات گرامی!

اللہ تعالیٰ نے رات کو ہمارے لیے بطور لباس بنایا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وجعلنا اللیل لباسا (النباء،١٠)

اور ہم نے رات کو لباس بنایا ہے۔

لباس......کا معنیٰ ہے، وہ چیز جو کسی دوسری شئے کو چھپا لے

ہم اپنے جسم پر جو کپڑا پہنتے ہیں، اسے بھی لباس اسی لیے کہا جاتا ہے کہ یہ ہمارے جسم اور بدن کو چھپا لیتا ہے۔ قرآن مجید میں رات کو "لباس" اس لیے کہا گیا ہے

کہ رات بھی چھپانے والی ہے، رات بھی پردہ پوش ہے، جب رات آتی ہے تو

ساری کائنات پر اندھیرے کا پردہ ڈال دیا جاتا ہے

کائنات کی ہر چھوٹی، بڑی چیز اس کی لپیٹ میں آجاتی ہے

رات کی سیاہی ہر جگہ پر چھا جاتی ہے

جو اشیاء دن کو نظر آتی ہیں وہ رات کو دکھائی نہیں دیتیں

جو کام دن کے اجالے میں نہیں ہو سکتے وہ رات کی تاریکی میں ہو جاتے ہیں

نفس کے بندے یاد خدا سے غافل ہوتے ہیں

اور خدا کے بندے اس کے ذکر میں شاغل ہوتے ہیں

وہ غفلت کی نیند سوتے ہیں۔۔۔اور۔۔۔

یہ رات کو اٹھ اٹھ کر روتے ہیں

لیکن رات ایسا لباس اور پردہ ہوتی ہے کہ کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوتی کہ کس نے کس حالت میں رات گذاری ہے۔

اور پھر رات ایسا پردہ ہے کہ اگر ہم رات کو اٹھ کے روئیں، بارگاہ خداوندی میں گڑگڑائیں، اپنے گناہوں پر نادم ہو جائیں، دردمندی کے ساتھ یاد خدا میں مست ہو جائیں، اور پورے اخلاص سے توبہ واستغفار، خوف خدا اور عشق رسالت کے آب طہور سے اپنے اعمال سیہ کے داغوں کو دھو ڈالیں تو یہ رات کے پرنور لمحات ہماری خطاؤں کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ ہمارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اور اللہ رب العزت ہماری غلطیاں رد کر کے ہمیں اپنی بارگاہ میں باریاب فرما لیتا ہے۔

رات توحید خداوندی کی دلیل:

محترم حضرات......رات کی عظمت اور فضیلت کے کیا کہنے......اس کی رفعت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ اللہ تعالیٰ نے رات کو اپنی توحید کے لیے بطور دلیل پیش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وایة لھم اللیل ــــــ الآیۃ (یٰسٓ، ۳۷)

اور (اللہ تعالیٰ کی توحید پر) ان کے لیے ایک نشانی رات ہے۔

رات کو نشانی کیوں قرار دیا گیا ہے؟

حضرات گرامی!ــــــ رات کو خاص کرنے کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے رات کو سکون کے لیے بنایا ہے، اور لوگ آرام وراحت کے لیے رات کو سوتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ عموماً رات میں شور وشغب نہیں ہوتا انسان رات کو پرسکون ہوجاتا ہے۔ جبکہ نیند موت کی مثل ہے۔

تو گویا آدمی جب سوتا ہے تو وہ موت کی آغوش میں چلا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے بیدار کر کے دوبارہ زندگی کا موقع مرحمت فرماتا ہے۔

لہٰذا یوں سمجھیئے!.......ـــــ کہ جب رات کے بعد سورج طلوع ہوتا ہے اور لوگ بیدار ہو کر نئی زندگی پاتے ہیں اور دوڑ دھوپ میں لگ جاتے ہیں۔

گویا سورج کا طلوع اور لوگوں کا نیند سے اٹھ کھڑا ہونا ایسے ہی ہے جیسے قیامت کے دن صور پھونکا جائے گا تو سارے لوگ زندہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوں گے۔

تو اللہ تعالیٰ بتانا چاہتا ہے کہ اے لوگو!......

جب اللہ تمہیں نیند سے بیدار کر سکتا ہے تو وہ تمہیں قیامت کے دن بھی اٹھا سکتا ہے۔اور جیسے تم رات کو سو کر موت کی آغوش میں چلے جاتے ہو تو وہ تمہیں دوبارہ زندگی عطا فرماتا ہے تو اسی طرح قیامت کے روز تمہیں قبروں سے اٹھا کر دوبارہ زندگی عطا فرما سکتا ہے۔کیونکہ وہ ہر چاہت پر قادر ہے۔

خدا کا نزول اجلال: محترم حضرات!

یہ رات ہی کو اعزاز حاصل ہے کہ اس کے پچھلے پہر، آخری لمحات اور سحری کے قریب اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزولِ اجلال فرماتا ہے۔۔حضور اکرم، محبوب دوعالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

ینزل ربنا تبارك وتعالیٰ کل لیلة الی السمآء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل لآخر......

ہمارا پروردگار، اللہ تبارک وتعالیٰ ہر ارت آسمان دنیا کی طرف نزول (رحمت) فرماتا ہے، جبکہ رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے۔

یقول من یدعونی فاستجب لہٗ

فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے تو میں اس کی دعا والتجاء کو قبول فرمالوں،

من یستغفرنی فاغفرلہٗ۔(مشکوٰۃ صفحہ۱۰۹)

کون ہے جو مجھ سے بخشش مانگے، تو میں اس کو بخش دوں۔

جبکہ مسلم شریف کی روایت میں یہ الفاظ ملتے ہیں:

اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے:

ثم يسبط يديه ويقول

پھر اپنے رحمت کے ہاتھوں کو پھیل کر فرماتا ہے:

من يقرض غير عدوم ولا ظلوم

کون ہے جو مجھے ایسا قرض دے کہ جس میں محرومی اور ظلم نہیں ہے۔

حتى ينفجر الفجر۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۰۹)

یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے اور آگے بڑھتا رہتا ہے، حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔

یعنی طلوع فجر تک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو، اور اپنے نبی کے گناہگار امتیوں کو پکارتا ہے۔ اور ارشاد فرماتا ہے:

میرے بندو!۔۔۔آ و! میں تمہیں دینے آیا ہوں۔

میرے نبی کے امتیو!۔۔۔آ وَ! میں تمہیں بخشنے آیا ہوں

گناہگاررو!۔۔۔آ وَ! میں تمہیں معاف کرنا چاہتا ہوں

سیاہ کارو!۔۔۔آ وَ! میں تمہیں تمہاری مرادیں عطا فرمانا چاہتا ہوں

آ وَ دن کے وقت مجھ سے مانگنے والو!۔۔۔اٹھو!۔۔۔

اب میں تمہیں گو ہر مراد عنایت کرنا چاہتا ہوں اور میری بارگاہ میں یہ التجاء کرنے والو! کہ مولیٰ!۔۔۔ہمیں یہ دے دے، یہ دے دے، آ وَ! اب میں دینے پر آمادہ ہوں، اور میں کہہ رہا ہوں۔۔۔ میرے بندو!۔۔۔ یہ لے لو، یہ لے لو، یہ لے لو!۔ اب مانگنا تمہارا کام ہے۔۔۔اور دینا ہمارا کام ہے۔

نزول خداوندی کا مفہوم: محتشم سامعین حضرات!

یہاں یہ بات بھی ملحوظ خاطر رکھیں، کہ حدیث مذکور میں جو یہ جملہ گذرا ہے ینزل ربنا تبارك وتعالیٰ یعنی ہمارا پروردگار نزول فرماتا ہے، تو اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ نزول، ہبوط اور صعود (اترنا، نیچے آنا اور اوپر چڑھنا) چونکہ یہ جسم کی صفات ہیں، تو اللہ تعالیٰ کا جسم ثابت ہوگیا۔ ہرگز نہیں۔۔۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ جسم۔۔۔ جسمانیت۔۔۔ کم۔۔۔ کیت۔۔۔ جہت۔۔۔ سمت اور اس طرح کی دیگر حرکات وسکنات جن کا تعلق جسم سے ہے، ان سب سے پاک ہے۔ لہٰذا حدیث مذکور میں اور اس کے علاوہ قرآن وحدیث میں جہاں کہیں بھی اللہ تعالیٰ کے لیے یہ الفاظ استعمال کیئے گئے ہیں کہ اس نے بندوں کی طرف نزول فرمایا، تو اس کا دوٹوک یہی معنیٰ ہوگا کہ نزول سے مراد۔۔۔

نزول الرحمت یعنی اللہ کی رحمت کا نازل ہونا

اور قرب خداوندی سے مراد ہے:

انزال الرحمة وافاضة انوار واجابة الدعوات واعطاء المسائل ومغفرة الذنوب۔ (لمعات برحاشیہ مشکوٰۃ صفحہ ۱۰۹)

یعنی اللہ کے قریب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ خدا کا اپنی رحمتوں کا اتارنا، انوار کو بہانا، دعاؤں کو قبول فرمانا، مرادیں عطا فرمانا، اور گناہوں کو معاف فرمانا۔

رات کی ایک مقبول گھڑی: حضرات گرامی!

یہ رات کو ہی اعزاز حاصل ہے کہ اس میں ایک ایسی گھڑی بھی آتی ہے کہ اس وقت بندہ جو بھی مانگے اسے مل جاتا ہے۔ حدیث نبوی سماعت فرمائیں! حضرت جابر

ﷺ بیان کرتے ہیں:

سمعت النبی ﷺ یقول

میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے:

ان فی اللیل الساعة لا یوفقها رجل مسلم یسال اللہ فیها خیر امن امر الدنیا والآخرۃ الا اعطاہ ایاہ

یعنی بے شک رات میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے، جس مسلمان کو وہ مل جائے وہ دنیا اور آخرت کی جو بھی بھلائی اچھائی، خیر اور بہتری بارگاہ الوہیت سے مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے وہی عطا فرما دیتا ہے۔

اب سوال پیدا ہوتا تھا کہ آیا یہ گھڑی کسی مخصوص رات میں آتی ہے، تو میرے آقا نے اپنی امت پر شفقت کرتے ہوئے، ان کی یہ مشکل بھی حل فرما دی، آپ نے فرمایا:

وذلك کل لیلة۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۰۹)

اور یہ گھڑی ہر رات آتی ہے۔

ہر شب، شب قدر:

گناہ گارو!، سیاہ کارو!، خطا کارو!۔۔۔مچل جاؤ!

دیکھو تمہارے لیئے کس قدر عظیم انعام تیار کر دیا گیا ہے

تمہیں کیسی بلند نعمت سے نواز دیا گیا ہے۔ ملاحظہ کرو!

اگر کسی شخص کو شب قدر، شب براۃ اور دوسری نور بھری راتیں نصیب نہ ہو سکیں۔۔۔تو کیا وہ اپنا دامن خالی ہی رکھے گا؟۔۔۔کیا اسے گوہر مراد سے محروم کر دیا

جائے گا، کیا وہ مایوسی کا منہ تکتا رہے گا؟ نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ کیونکہ اس کے لیے یہ اعلانِ رحمت موجود ہے۔ خدا نے لجپالی اور بندہ نوازی فرماتے ہوئے، اسے ہر رات میں ایسے حسین لمحات۔۔۔ پرنور اوقات اور نور بھری ساعات عطا فرمادی ہیں کہ وہ ندامت و پشیمانی کے چند آنسو بہا کر اپنے مولیٰ کی رحمتوں کو لوٹ سکتا ہے۔

محترم حضرات!۔۔۔ ہمارے لیے ہر رات ہی اہمیت کی حامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن خوش نصیبوں اور بلند بختوں نے ہر رات کو اہم سمجھا۔۔۔ ہر شب کو معظم جانا۔۔۔ اور ہر رات کو عبادت، ریاضت اور آہ و بکا سے معمور رکھا۔۔۔ ہر رات معبودِ حقیقی کو پکارتا رہا۔۔۔ یعنی ہر رات ذکر وفکر میں بسر کی۔۔۔ اور ہر رات کی قدر کی۔۔۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی قدر کرتے ہوئے اسے اپنی رضا سے نواز دیتا ہے۔ اور اگر وہ رات کی قدر نہ کرے تو اسے "لیلۃ القدر" سے بھی کچھ نہیں ملتا۔۔۔ کسی نے کیا خوب کہا:

من لم یعرف قدر لیلۃ

لم یعرف لیلۃ القدر

یعنی جس نے رات کی قدر نہ پہچانی وہ لیلۃ القدر کو بھی نہیں پہچان سکتا۔

اور فارسی کے شاعر نے بھی خوب ترجمانی کی کہ:

اے خواجہ چہ پرسی از شب قدر نشانی

ہر شب، شب قدر است گر قدر بدانی

یعنی اے بزرگ!...... تو شب قدر کی کیا نشانی پوچھتا ہے، اگر قدر کرے گا تو ہر رات ہی تیرے لیے شب قدر بن جائے گی۔

حکایت:

بات کی تہہ تک پہنچنے کے لیے یہاں حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کی نقل کردہ ایک حکایت بھی سنتے چلیں!۔۔۔آپ نے بوستان میں لکھا ہے کہ

کسی شہزادے کا ایک "لعل" رات کے وقت کسی جگہ گر گیا اس نے حکم دیا کہ اس مقام کی ساری کنکریاں اٹھا کر جمع کی جائیں، جب اس کا سبب پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ اگر کنکریاں چھانٹ کر جمع کی جاتیں تو ممکن تھا کہ "لعل" ان میں نہ آتا اور جب ساری کنکریاں اٹھائی گئی ہیں، تو ان میں لعل ضرور آ گیا ہے۔

حضرات!۔۔۔بالکل ایسے ہی جب تمام راتوں کی قدر کی جائے گی تو ان میں شب قدر ضرور آ جائے گی۔

محبوبان خدا کی راتیں:

چونکہ اللہ رب العزت ﷻ کے محبوب بندے رات کی حقیقت سے آشنا ہوتے ہیں، اس لیے وہ رات کی قدر کرتے ہیں تو دونوں جہاں میں ان کی بات بن جاتی ہے، اور رحمت خداوندی کی چادر تن جاتی ہے۔قرآن مجید اپنی لافانی زبان سے ان کے راتوں کے حالات کی منظر کشی یوں کرتا ہے:

والذین یبیتون لربھم سجداوقیاماً۔ (الفرقان،٦٤)

اور اللہ کے بندے وہ ہیں جو رات بسر کرتے ہیں اپنے رب کے لیے سجدہ اور قیام کرتے ہوئے۔

یعنی اللہ والوں کی شان یہ ہے کہ جب رات پڑتی ہے تو عام لوگ غفلت کی

نیند سو جاتے ہیں، انہیں محض آرام کی فکر ہوتی ہے، وہ خواب کے مزے لوٹتے ہیں، جبکہ اللہ والوں کا یہ حال ہوتا ہے۔ بقول عاف کھڑی شریف علیہ الرحمۃ

رات پوے تے بے درداں نوں نیند پیاری آوے
درد منداں نوں یاد سجن دی ستیاں آن جگاوے

انہیں محبوب کی یاد آتڑپاتی ہے، ان کی نیند ختم ہو جاتی ہے، وہ نرم و گداز بستروں کو ترک کر دیتے ہیں، خوف خداوندی سے ان کی آنکھیں نمناک ہو جاتی ہیں:

اور بقول شاعر

ساون کی کالی راتوں میں جب بوندا باندی ہوتی ہے
یہ رات کو اٹھ کے روتے ہیں جب ساری دنیا سوتی ہے

راتوں کو ان کی حالت یوں ہوتی ہے کہ یہ کبھی سجدہ ریز ہوتے ہیں، کبھی اپنے خالق و مالک کی پاکی بولتے ہیں، کبھی عاجزی وانکساری کے پیکر بن کر اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کرتے ہیں، کبھی ادب و نیاز کے ساتھ اس کی عظمت کے گیت گنگناتے ہیں، اور کبھی خوف و امید کے چراغ جلا کر اپنے رب کریم، رؤف و رحیم ﷻ سے اس کے فضل و کرم اور عفو و درگذر کی بھیک مانگتے ہیں..... قرآن اعلان کر رہا ہے:

تتجافی جنوبهم عن المضاجع يدعون ربهم خوفا و طمعا ومما رزقناهم ينفقون۔(السجدہ،١٦)

ان کے پہلو بستروں سے دور رہتے ہیں، وہ اپنے رب کو ڈرتے ہوئے اور امید رکھتے ہوئے پکارتے ہیں اور جو ہم نے ان کو رزق دیا ہے، وہ اس سے خرچ کرتے ہیں۔

معزز حاضرین!۔۔ یہ اللہ والوں ہی کی شان ہے کہ وہ راتوں کو اپنے قدموں کے بل اپنے معبود برحق کی بارگاہ میں کھڑے رہتے ہیں، بصد عجز و انکساری اپنے چہروں کو زمین پر رکھ دیتے ہیں، اور خوف خداوندی کی وجہ سے ان کی پیشانیاں آنسوؤں سے تر ہو جاتی ہیں۔ اود جب صبح ہوتی ہے تو مخلوق کے سامنے ادب اور تواضع کا اظہار کرتے ہیں، عاجزی و انکساری ان کے رگ و پے سے پھوٹتی ہے اور چہروں سے سحر خیزی، شب بیداری اور آہ وزاری کا نور جھلک رہا ہوتا ہے، اور دیکھنے والا پکار اٹھتا ہے:

؎ یہ پیاری، پیاری رنگت، یہ کھلے کھلے سے گیسو
تیری صبح کہہ رہی ہے تیری رات کا فسانہ

عارف کھڑی حضرت میاں محمد بخش علیہ الرحمۃ نے کیا خوب ترجمانی فرمائی ہے

؎ راتیں زاری کر کر روندے نے نیندا کھاں تھیں ہوندے
فجریں اوگن ہار سداون تے سب تھیں نیویں ہوندے

تہجد کا نور بھرا لمحہ: محترم حضرات!

اللہ والوں کے لیے نماز تہجد بھی قرب کا ایک وسیلہ بنا دیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے تہجد کا نور بھرا لمحہ بھی رات ہی میں رکھا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ومن اللیل فتھجد بہ۔ (الاسراء،۷۹)

اور رات کے وقت اٹھ کر نماز تہجد ادا کرو۔

یعنی جب لوگ سو رہے ہوں، ہر طرف ہو کا عالم ہو، سناٹا طاری ہو اور جب رات کی

آغوش میں ہر چیز محوِ خواب ہو تو اس وقت اٹھو، اور اپنی جبین نیاز کو بارگاہ ناز میں جھکا دو۔ اور خلوت گاہ ناز میں شرف باریابی حاصل کر لے۔ کیونکہ تیرے خدا نے بھی اس وقت تیرے لیے رحمت کے دروازے کھول دیئے ہیں۔

تسبیح کا حسین موقع:

اللہ تعالیٰ نے رات کو سجدہ اور تسبیح کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

ومن اللیل فاسجد له وسبحه لیلا طویلا۔(الدھر،۲۵)

اور رات کی تنہائیوں میں اپنے رب کو سجدہ کر اور کافی وقت تک اس کی تسبیح بیان کر۔

یعنی رات کے وقت تمام مشاغل سے فراغت پا کر خلوت کی تنہائیوں میں اللہ تعالیٰ کو سجدہ کیا کرو اور اس کی پاکی بیان کیا کرو۔

معراج النبی ﷺ کی پرنور ساعت:

خداوند قدوس نے اپنے محبوب کو لامکان کی خلوتوں میں رات ہی کو بلایا فرمان خداوندی ہے:

سبحان الذی اسرٰی بعبدہٖ لیلا۔۔۔الآیۃ (الاسراء،۱)

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے (خاص) بندے کو سیر کرائی، رات کے تھوڑے سے حصے میں۔

نزول قرآن کی پرکیف گھڑی:

نسل انسانی کو قرآن مجید جیسا دستور زندگی اور منشور حیات بھی رات کی پرکیف

گھڑیوں میں ہی ملا۔ آیت قرآنی ہے:

انا انزلنا ہ فی لیلۃ القدر (القدر،۱)

ہم نے قرآن کو قدر والی رات میں اتارا ہے۔

دوسرے مقام پر فرمایا: انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ (الدخان،۳)

ہم نے قرآن کو برکت والی رات میں اتارا ہے۔

قرب خداوندی کا موقع: سامعین محترم!

رات کے آخری درمیانی حصہ خصوصی اہمیت کا حامل ہے، اس حصے میں سب سے زیادہ قرب خداوندی نصیب ہوتا ہے۔

❁...... حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اقرب مایکون الرب من العبد فی جوف اللیل الآخر فان استطعت ان تکون ممن یذکر اللہ فی تلک الساعۃ فکن۔ (ترمذی ج۲ص۱۹۸)

وہ لمحہ کہ جس میں اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ بندے کو اپنا قرب عطا فرماتا ہے، رات کا آخری درمیانی حصہ ہے، پس اگر تم سے ہو سکے کہ ان مقرب بندوں میں سے ہو سکو۔۔۔جو اس خاص وقت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں تو تم بھی ان میں سے ہو جاؤ۔ تاکہ تم بھی اپنے مالک کا خصوصی قرب حاصل کر سکو اور تمہارا شمار بھی اللہ تعالیٰ کے مقرب اور عبادت گزار بندوں میں ہو جائے۔

قبولیت دعا کی گھڑی: سامعین کرام!

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں:

قیل یارسول الله ای الدعآء اسمع

یارسول اللہ! یہ وضاحت فرمادیں کہ کونسی دعا زیادہ سنی جاتی ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کس دعا کو جلدی قبولیت کا مقام ملتا ہے؟

قال۔۔۔رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا:

جوف اللیل ودبر الصلوات المکتوبات۔(مشکوٰۃ ص۱۰۹)

رات کی درمیانی گھڑیوں میں اور فرض نمازوں کے بعد مانگی جانے والی دعا بارگاہ الوہیت میں بہت جلد قبول ہوتی ہے۔

معلوم ہو!۔۔۔اس وقت قبولیت کے خصوصی دروازے کھولے جاتے ہیں۔

سامعین کرام!۔۔۔رات کی بابت کیا عرض جائے۔۔۔

بس آخر میں صرف اتنا کہوں گا۔۔۔کہ

رات اصل ہے۔۔۔اور دن فرع

رات بنیاد ہے۔۔۔اور دن عمارت

رات پہلے ہے۔۔۔اور دن بعد میں

چاند کی تاریخ کی ابتداء رات سے ہوتی ہے

قرآن مجید میں متعدد آیات میں رات کا ذکر دن سے پہلے کیا گیا ہے

میرے آقا ﷺ اکثر رات میں سفر فرمایا کرتے تھے۔کیونکہ رات کو زمین کی طنابیں کھینچ لی جاتی ہیں۔۔۔اور اسے سمیٹ لیا جاتا ہے۔

رات خلوت کے لیے بہترین موقع ہے

رات کے وقت بادشاہوں سے ملاقاتیں اور ان سے حاجات طلب کی جاتی

ہیں۔۔۔اور

یہی وقت ہے اپنے مالک سے خاص مناجات کا۔۔۔اور اپنی مرادیں پانے کا۔

حاضرین کرام!۔۔۔رات کی برکات ہمارے بیان اور گمان سے باہر ہیں۔۔۔

دعا فرمائیں خداتعالیٰ ہمیں رات کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہماری نجات ہوجائے اور دنیا و آخرت میں بات بن جائے۔

آمین!

وما علینا الا البلاغ المبین



دوسرا بیان

قیام اللیل کی فضیلت

خطبہ

نحمدہٗ ونستعینہٗ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذباللہ من شرور انفسنا ومن سیئاتِ أعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھدان لاالٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہٗ واشھد ان محمداًعبدہٗ ورسولہٗ اما بعد فاعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم،بسم اللہ الرحمٰن الرحیم.یٰاَیُّھَاالْمُزَّمِّلُ o قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا o نِّصْفَہٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْہُ قَلِیْلًاo اَوْزِدْ عَلَیْہِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًاo.صدق اللہ العظیم

اللھم صل علی سیدنا ومولانا وملجانا وماونا وملیکنا وشفیقنا وشفیعنا وحبیبنا وحبیب ربنا محمد رسول اللہ ا عبدہٗ ورسولہٗ

معزز حاضرین وسامعین وبرادران اہلسنّت!

سورہ مزمل کی جو آیہ کریمہ تلاوت کی گئی ہے،اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب طالب ومطلوب دانائے کل غیوب،منبع برکات وفیوض،سرورکائنات ﷺ کو رات میں قیام کرنے کا حکم فرمایا ہے۔سنیے!

فرمان خداوندی ہے:

یٰاَیُّھَاالْمُزَّمِّلُ اے چادراوڑھنے والے (محبوب!)

قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا رات کاتھوڑاسا حصہ قیام کیا کرو

نِّصْفَہٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْہُ قَلِیْلًا آدھی رات یا اس سے کچھ کم کرو

اَوْزِدْ عَلَیْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِیْلًا یا اس سے زیادہ اور قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔

ان آیات میں "رات کے قیام" کا حکم اور بھرپور ترغیب دی گئی ہے، بظاہر یہ خطاب سرور کائنات، فخر موجودات، نبی پاک ﷺ سے کیا گیا ہے لیکن در پردہ یہ خطاب اور یہ فرمان آقائے دو جہاں ﷺ کی پوری امت کے لیے بھی ہے۔

گویا محبوب کو قیام اللیل کا حکم دے کر امت کے لیے اس قیام کا طریقہ متعین کیا جا رہا ہے۔۔۔امت کے لیے رات کے قیام کی ایک سنت مقرر کی جا رہی ہے۔۔۔اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرنے والوں اور اپنے پالنہار کا ذوق و شوق رکھنے والوں کے لیے اک محبوبانہ طریق اور مطلوبانہ راہ نکال دی گئی ہے اور محبت الٰہی ،معرفت خداوندی اور سیر الی اللہ کے مسافروں کے لیے نشان منزل دے دیا گیا ہے۔

اب دیوانوں کے لیے محبوب کے "نقش قدم" پر چل کر مراد و مدعا کو حاصل کرنا آسان ہو گیا ہے۔

شب بیداری:

سامعین محترم!۔۔۔رات کا قیام اور شب بیداری یعنی آدھی رات کو اٹھ کر مالک کی بارگاہ میں عجز و نیاز مندی کا اظہار انسان کے تمام نفسانی وسواس اور خواہشات کا پختہ علاج ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان ناشئة اللیل هی اشد وطأ اقوم قیلا۔(المزمل،٦)

بے شک رات کا جاگنا (نفس اور نفسانی خواہشات کو) سختی سے روند دیتا

ہے، اور سیدھی بات کے لیے بہت مضبوط ہے۔

چونکہ نفس کے لیے ہر وہ کام دشوار ہے جو اس کے مخالف ہے، یہ کون نہیں جانتا کہ جب انسان ایک بار نرم و گداز بستر پر مست، دراز ہو جائے تو نفس کی تمنا یہی ہوتی ہے کہ اب وہ مزے سے سوتا رہے۔۔۔ بستر لگا ہے۔۔۔ سرور آرہا ہے۔۔۔ اب اٹھنے کا نام نہ لینا۔۔۔ وہ انسان کو تھپکیاں دے دے کے سلاتا ہے۔۔۔ لیکن عین رات کے آخری پہر۔۔۔ جب نیند کا خوب غلبہ اور تسلط ہوتا ہے، انسان کا دل نہیں چاہتا کہ وہ لمحہ بھر کے لیے بھی اپنی نیند خراب کرے، اپنے آرام میں خلل ڈالے، اپنا پہلو بستر سے جدا کرے۔

لیکن اچانک جب اسے اپنے مالک کی یاد آجاتی ہے، تو وہ اپنے گناہوں کو یاد کرتا ہے، قیامت کی جواب طلبی کا تصور کرتا ہے، اپنے مالک کی ان گنت نعمتوں اور مہربانیوں کو دیکھتا ہے تو خوف خداوندی سے اس کی آنکھیں پرنم ہو جاتی ہیں، وہ عجز و انکسار کرتا ہوا، لجاتا اور لرزتا ہوا، ندامت و پشیمانی کی تصویر بن کر اپنے بستر کو خیر باد کہہ دیتا ہے اور باوضو ہو کر اپنے مالک کے حضور دست بستہ کھڑا ہو جاتا ہے۔ پروردگار خوش ہو جاتا ہے، اور شیطان خائب و خاسر اور سٹپٹا اٹھتا ہے، نفس کف افسوس ملتا رہ جاتا ہے اور نفسانی خواہشات کچلتی چلی جاتی ہیں، نفس مردہ ہو جاتا ہے جبکہ روح انوار ربانی اور تجلیات الٰہیہ میں مچل رہی ہوتی ہے۔ سبحان اللہ

عباد الرحمٰن کی راتیں: حاضرین کرام!

رحمٰن کے مقرب بندوں کی راتیں اسی انداز میں بسر ہوتی ہیں۔

جیسا کہ قرآن بیان کرتا ہے:

والذین یبیتون لربھم سجدا وقیاما۔(الفرقان،۶۴)

یعنی بندگان خدا کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ ان کی راتیں ان کے پروردگار کے حضور سجدہ وقیام میں بسر ہوتی ہیں۔

عام لوگوں کا طریقہ یہ ہے کہ جب رات آتی ہے تو وہ خواب خرگوش کے مزے لوٹتے ہیں، غفلت کی نیند سوجاتے ہیں، انہیں کوئی فکر اور خیال نہیں ہوتا، لیکن اللہ والوں کی حالت جدا ہوتی ہے، انہیں محبوب کی یاد تڑپا دیتی ہے، وہ آرام وراحت اور بستر و نیند کو بھول جاتے ہیں، وہ کبھی سجدہ ریز ہو کر اپنے خالق ومالک کی پاکی وعظمت بیان کرتے ہیں اور کبھی پوری عاجزی وانکساری کے ساتھ حالت قیام میں اپنے معبود ومسجود کی بڑائی اور کبریائی کا اعلان کرتے ہیں۔

عارف کھڑی حضرت میاں محمد بخش علیہ الرحمہ نے خوب منظر کشی کی ہے

رات پوے تے بے درداں نوں نیند پیاری آوے
دردمنداں نوں یاد سجن دی ستیاں آن جگاوے

پہلو بستروں سے جدا ہوتے ہیں:

قرآن مجید نے اللہ والوں کی شب بیداری اور رات کی آہ وزاری کو مزید تفصیل سے بیان کرتے ہوئے یہاں تک بیان کردیا:

تتجافیٰ جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفاوطمعا ...... الآیہ۔(السجدہ،۱۶)

بندگان خدا کی نشانی یہ ہے کہ ان کے پہلو بستروں سے دور رہتے ہیں، وہ اپنے رب کو ڈرتے ہوئے اور امید کرتے ہوئے پکارتے ہیں۔

حاضرین کرام! یاد رکھیں کہ خوف اور امید کی درمیانی کیفیت ہی ایمانی کیفیت ہے، اللہ والوں کی یہی شان ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے ڈرتے بھی ہیں اور اس کی رحمت اور کرم کی امید بھی رکھتے ہیں۔ وہ اسی خوف و امید کے چراغ جلا کر، اپنے پہلوؤں کو نرم و گداز بستروں سے دور رکھتے ہوئے، اپنے رحمٰن و رحیم، عفوو کریم اور غفور و جلیل رب کی بارگاہ میں دست تمنا دراز کر کے، اس کے عفوو کرم، فضل و عنایت اور احسان و انعام کی بھیک مانگتے ہیں۔۔۔ تو مالک اپنے کرم کی برکھا برسا دیتا ہے۔

معلوم ہوا کہ "شب بیداری" اور "رات کا قیام" یہ اللہ والوں کا طریقہ ہے۔

بغیر حساب جنت میں دخول:

اللہ والے راتوں کو اٹھ اٹھ کے مالک کے حضور گڑگڑاتے اور گریہ وزاری کرتے ہیں، ان کی یہ آہ و بکا اور شب خیزی بارگاہ خداوندی میں کس قدر مقبول و منظور ہوتی ہے؟

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یحشر الناس فی صعیدٍ واحد یوم القیامۃ فینادی مناد فیقول

قیامت کے دن جب ساری انسانیت کو ایک ہی چٹیل میدان میں جمع کیا جائے گا تو پھر میدان میں ایک منادی یوں ندا کر رہا ہوگا

این الذین کانوا تتجافٰی جنوبھم عن المضاجع

کہاں ہیں وہ خوش نصیب، بخت آور لوگ، جو راتوں کو اپنے پہلو اپنی خواب گاہوں اور بستروں سے جدا رکھتے تھے، اور بارگاہ الٰہی میں گریہ وزاری کرتے ہوئے راتیں بسر کرتے تھے۔

فیقولون وهم قليل

یہ آواز سنتے ہی کچھ لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے لیکن باقی اہل محشر کے مقابلہ میں ان کی تعداد کم ہوگی

فيدخلون الجنة بغير حساب

وہ بغیر حساب وکتاب جنت میں داخل ہوں گے۔

ثم يؤمر بسائر الناس الى الحساب۔

(الترغیب والترھیب ج ۱ص ۴۲۵)

پھر تمام لوگوں کے حساب کا حکم دیا جائے گا۔

راتوں کو جاگنا معمولی چیز نہیں، مبارک ہو ان لوگوں کو، جو رات کے کچھ لمحات اپنے مالک کے حضور سجدہ وقیام میں بسر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو بغیر حساب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔

چہرے کا نور:

سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من كثرت صلوتهٗ بالليل حسن وجهه بالنهار۔ (ابن ماجہ ص ۹۵)

جو شخص رات کو کثرت سے نماز ادا کرتا ہے، عبادت بجالاتا ہے اور نوافل پڑھتا ہے تو دن کو اس کا چہرہ نکھر جاتا ہے۔

حسن و خوبصورتی کے چاہنے والو! چہرے کی رونق کے طلبگارو! آؤ در محبوب پر، انہوں نے تمہیں اس مقصد کے حصول کے لیے ایک لطیف گر سمجھا دیا ہے، آؤ! راتوں کو اٹھ اٹھ کر نماز پڑھتے جاؤ اور اپنے معبود سے چہرے کا نکھار حاصل کرتے جاؤ!

سامعین کرام!۔۔۔ رات کی عبادت سے چہرے کا نکھار ہوتا ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟۔۔۔ یہی سوال جب حضرت امام حسن بصری علیہ الرحمۃ کی خدمت میں پیش کیا گیا کہ کیا وجہ ہے کہ تہجد گزاروں اور شب زندہ داروں کے چہروں پر نور برستا ہے؟ تو آپ نے جواب ارشاد فرمایا:

لانهم خلوا بالرحمٰن فالبسهم من نوره نوراً۔ (قیام اللیل ص)

کیونکہ انہوں نے اپنی راتوں کی خلوتیں اور تنہائیاں اپنے مہربان معبود کے لیے وقف کر دیں تو اس نے اپنے نور سے ان کو ڈھانپ لیا۔

سبحان اللہ! رات کا قیام کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نور کی چادر عطا فرما دیتا ہے۔

نجات کی ضمانت: معزز حاضرین!

اب یہ بھی سن لیجیے! کہ سردیوں کی یخ بستہ راتوں میں محض اپنے مالک کے لیے گرم اور نرم بستر کو خیر باد کہنے والے پر اللہ تعالیٰ اپنی رضامندی اور خوشنودی کا اظہار کس طرح فرماتا ہے؟

ہمارے آقا و مولیٰ تاجدار مدینہ ﷺ نے اپنی زبان مقدس سے ایسے شخص کی

حکایت بیان فرمائی ہے، اور حضور ﷺ کے اس بیان منزل نشان کو امت کے دوسروں لوگوں تک پہنچانے والے ہیں، حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔۔۔دل کے کانوں سے سنیں اور خلوص و نیاز مندی کے ساتھ دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی یہ مقام و مرتبہ نصیب فرمائے۔ آمین، بحرمة سیدالمرسلین علیه الصلوٰة والتسلیم۔

سنیئے! رسول اللہ ﷺ نے دو قسم کے لوگوں کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ انہیں دیکھ کر مسکراتا ہے اور ان پر بہت خوش ہوتا ہے۔ ان میں ایک آدمی کی وضاحت کرتے ہوئے مدینے والے آقا ﷺ یوں گویا ہوتے ہیں:

رجل قام فی لیلة باردة من فراشه ولحافه ودثاره من بین اهله و حبه۔

جس شخص پر خالق ارض و سما خوشی کا اظہار فرماتا ہے یہ وہی خوش بخت ہے، جو سردیوں کی ایک یخ بستہ۔۔۔ٹھٹھرتی۔۔۔سرد، رات میں اپنے نرم بچھونے۔۔۔گرم بستر۔۔۔اور آرام دہ لحاف سے اٹھ بیٹھتا ہے، اس وقت اس کے افراد خانہ اور آس پاس کے لوگ غفلت کی نیند میں مست ہوتے ہیں۔

انہیں کوئی فکر نہیں، لیکن یہ بندۂ خدا یاد محبوب سے تڑپ جاتا ہے اور اپنی روح کو ذکر محبوب سے تسکین دینے کے لیے اٹھ بیٹھتا ہے۔ وہ اوروں کو نہیں دیکھتا کہ وہ آرام و راحت اور غفلت کی نیند میں مست، دراز ہیں بلکہ اپنا حق بندگی ادا کرنا چاہتا ہے

فتوضأ ثم قام الی الصلوٰة

پس وہ اس سرد رات میں اٹھ کر ٹھنڈے پانی سے وضو کرتا ہے

اس کا نفس اس کے لیے رکاوٹ نہیں بن سکتا۔۔۔دنیا کی کوئی چیز اسے روک نہیں سکتی۔

وہ نفسانی خواہشات کی شہ رگ پہ پاؤں رکھ کر ان کا گلا گھونٹ دیتا ہے،اور نفس وشیطان سے ہر طرح آزاد ہو کر پوری نیاز مندی کے ساتھ سر جھکائے اپنے خالق ومالک کی بارگاہ میں نماز کے لیے دیوانہ وار کھڑا ہو جاتا ہے۔ابلیس دنگ رہ جاتا ہے۔۔۔اور اس کا خالق ومالک خوش ہو جاتا ہے۔پھر جب اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہتی تو وہ ملائکہ کو بلالیتا ہے

فیقول اللہ عزوجل لملائکتہ ماحمل عبدی ھذا علی ماصنع

تو پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتا ہے کہ فرشتو!ذرا بتاؤ تو سہی!میرے بندے نے میٹھی نیند چھوڑی نرم ونازک بستر ترک کیا،آرام دہ لحاف اتار پھینکا اور اب ٹھنڈے پانی سے وضو کر کے میرے ساتھ راز ونیاز کے لیے کھڑا ہو گیا ہے،جانتے ہو اس نے ایسا کیوں کیا؟

فیقولون ربنا انت اعلم۔۔۔

فرشتے گردن جھکا دیتے ہیں اور عرض گزار ہوتے ہیں،پروردگار!ہم تجھے کیا بتائیں؟تو سینوں کے رازوں کو جانتا ہے،زمین کی تہہ میں موجود ہر چیز بھی تیرے علم میں ہے۔تو دلوں میں پیدا ہونے والے خطرات ووساوس سے بھی آگاہ ہے۔۔۔زمین وآسمان کا کوئی معمولی سے معمولی ذرہ بھی تجھ سے مخفی وپوشیدہ نہیں تیری بارگاہ میں ہمیں مجال دم زدن نہیں،ہمیں لب کشائی کی ہمت نہیں۔۔۔ہم کیا بتا سکتے ہیں،تو خود ہم سے زیادہ اور سب سے بہتر جانتا ہے۔

فیقول انی اعلم ولکن اخبرونی

فرشتو! یہ بات ٹھیک ہے کہ میں علیم بذات الصدور ہوں، ہر چیز میرے علم میں ہے اور مجھے یہ بھی خبر ہے کہ میرا یہ بندہ یہ سب کچھ کیوں کر رہا ہے۔ لیکن پھر بھی میں چاہتا ہوں کہ تم اس کی خبر بیان کرو، میں اپنے اس بندے کی شان تم سے سننا چاہتا ہوں۔ اللہ اکبر!۔۔۔ سبحان اللہ!۔۔۔ کیا شان ومقام ہے بندگان خدا اور رات کو قیام کرنے والوں کا۔۔۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی شان فرشتوں سے سن کر کائنات والوں کو بتانا چاہتا ہے کہ کوئی ان چیزوں پہ فتوے نہ لگاتا پھرے، میں بتانا چاہتا ہوں کہ ولیوں کی شان سن کر پریشان نہ ہوا کرو، ان کی شان سننا خدا کی سنت ہے۔

حاضرین کرام!۔۔۔ یہاں یہ قانون بھی ثابت ہو گیا کہ پوچھنا لاعلمی کی دلیل نہیں ہوتا بعض مرتبہ علم اور خبر ہونے کے باوجود سوال کیا جا سکتا ہے۔ اور اس میں کئی حکمتیں اور اسرار پوشیدہ ہوتے ہیں، لیکن جاہل لوگ اس کو نہیں جانتے۔

سامعین حضرات!۔۔۔ چلیے! اپنی سماعت کا تعلق پھر اسی واقعہ کے ساتھ قائم کر لیجئے!۔۔۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے، میں جانتا تو ہوں لیکن چاہتا ہوں کہ اپنے بندے کی شان تمہاری زبان سے سنوں

فیقولون ربنا

اب فرشتوں کو بولنا پڑتا ہے، وہ عرض کرتے ہیں مولا:

رجاء ماعندك وشفقة مما عندك

تیرے اس بندے نے صرف تیری جنت، رحمت اور رضا کی امید سے اور تیرے خوف، جہنم کے ڈر اور تیری ناراضگی سے بچنے کے لیے یوں کیا ہے۔۔۔ اب خدا

کی رحمت مچل جاتی ہے، اس کا کرم جھوم اٹھتا ہے اور وہ فرماتا ہے:

فقال انی اشھدکم انی اعطیتہٗ مارجاواٰمنتہٗ مما یخاف۔

(قیام اللیل والترغیب والترھیب ج ۱ ص ۴۳۶، مشکوٰۃ ص ۱۱۰)

فرشتو! میں نے تمہیں اس بات پر گواہ بنا دیا ہے کہ میرا بندہ جس امید سے مجھے یاد کر رہا تھا میں نے اس کی آرزو پوری کر دی اور جس کے خوف سے لرز رہا تھا میں نے اسے اس چیز سے محفوظ کر دیا ہے۔

اے رات کی خلوتوں میں یاد الٰہی میں مگن ہونے والو!

رات کی تاریکیوں میں امید و خوف کے چراغ جلانے والو!

اپنے مالک کے لیے آرام و راحت کو فراموش کر دینے والو!

سردیوں کی ٹھٹھرتی۔۔۔ یخ بستہ۔۔۔ راتوں میں ٹھنڈے ٹھنڈے پانیوں سے وضو کر کے اپنے باطن کی طہارت کا سامان کرنے والو!۔۔۔ مبارک ہو!

تمہارے مالک نے فرشتوں کو گواہ بنا کر تمہیں تمہاری مرادیں عطا کرنے اور امنگیں پوری کرنے کا وعدہ فرما لیا ہے۔ وہ تمہیں اپنی رضا۔۔۔ رحمت۔۔۔ فضل۔۔۔ کرم اور جنت ضرور عطا فرمائے گا، تم اپنا کام کرتے جاؤ وہ اپنا وعدہ ضرور پورا کرے گا۔ تمہارا نعرہ یہی ہونا چاہیے کہ

مالی دا کم پانی دینا بھر بھر مشکاں پاوے
مالک دا کم پھل پھل لانا لاوے یا نہ لاوے

خوشنودیٔ الٰہی کا حصول:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ثلثة یضحك الله الیهم الرجل اذا قام باللیل یصلی والقوم اذا صفوافی الصلوٰة والقوم اذا صفوافی قتال العدو۔ (مشکوٰۃ ص۱۰۹)

تین طرح کے لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ دیکھ کر مسکراتا ہے، یعنی ان سے راضی ہوتا ہے، ان میں پہلا وہ شخص ہے جو کہ جب بھی رات کو اٹھتا ہے تو نماز ادا کرتا ہے، دوسرے وہ قوم ہے جب کہ وہ نماز میں صفیں بناتی ہے اور تیسرے وہ قوم ہے جب کہ وہ کفار کے مقابلے جنگ کے دوران صف در صف کھڑے ہو جاتے ہیں۔

اس حدیث میں پہلا وہ فرد جسے اپنے خالق و مالک کی رضا و خوشنودی نصیب ہوتی ہے وہ آدمی ہے کہ رات کے وقت اسے جب بھی بیداری کا موقع ملتا ہے تو اسے خدا کی یاد آ گھیرتی ہے، وہ یاد الٰہی میں مگن ہو جاتا ہے اور سارے کام کاج چھوڑ کر اپنے مالک کی بارگاہ میں نیازمندانہ سر جھکا کر کھڑا ہو جاتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے۔

واقعی ایسا شخص رضا الٰہی کا حقدار ہے کہ اگر اسے رات کے وقت کسی اور کام کے لیے بیدار ہونا پڑا لیکن وہ عبادت کے لیے ضرور کھڑا ہو جاتا ہے، گویا وہ اپنے تمام کاموں سے زیادہ خدا کی عبادت کو اہمیت دیتا ہے اور اسی وجہ سے اس کا مالک اسے اپنی رضا کا پروانہ عطا فرما دیتا ہے۔

قیام اللیل کے فوائد:

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قال رسول اللہ ﷺ۔۔۔

رسول خدا علیہ التحیۃ والثناء نے رات کے قیام کے فوائد کو بیان کرتے ہوئے

ارشاد فرمایا: علیکم بقیام اللیل فانه داب الصالحین قبلکم۔

لوگو رات کے قیام کو اپنے اوپر لازم کرلو

اگر سوال کرو کہ اس کے کیا فوائد ہیں، تو سنو!

پہلا فائدہ یہ ہے کہ یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے

وھو قربة لکم الی ربکم۔

اور دوسرا فائدہ یہ ہے کہ یہ کام تمہارے لیے تمہارے رب کی بارگاہ میں قرب کا

ذریعہ ہے۔

ومکفرة للسیأت۔

اس کا تیسرا فائدہ یہ ہے کہ یہ تمہارے پوشیدہ گناہوں کو چپکے سے مٹا دے گا

ومنھاة عن الاثم۔(مشکوٰۃ ص ۱۰۹)

اور چوتھا فائدہ یہ ہے کہ آئندہ تمہیں گناہوں سے روک رکھے گا۔

اس روایت میں یہ چار فوائد ہی بیان ہوئے ہیں، جبکہ امام مروزی نے سیدنا بلال بن ابی رباح حبشی رضی اللہ عنہ سے جو روایت درج کی ہے اس میں ان چاروں کے علاوہ ایک پانچواں فائدہ بھی بیان کیا گیا ہے اور وہ ہے:

ومطردة للداء عن الجسد۔(الترغیب والترھیب ج ۱ ص ۴۲۸)

اور رات کو قیام کرنا بدن سے بیماریوں کو دور کر دیتا ہے۔

اللہ، اللہ! "رات کا قیام" بظاہر ایک عمل ہے لیکن اتنا مبارک اور رحمت و کرم کا حامل ہے

کہ ظاہر و باطن کی درخشندگی کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ یعنی قیام اللیل:

صالحین کا طریقہ ہے۔۔۔قلبی امراض کے لیے شفا ہے

اس سے جسم کی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔۔۔نفسانی خواہشات کافور ہو جاتی ہیں

ظاہر بھی نکھر جاتا ہے اور باطن بھی سنور جاتا ہے

یہ قرب الٰہی کا ذریعہ ہے اور گناہوں کا کفارہ

اس سے قلب کو بھی جلا ملتی ہے اور چہرے کو روشنی بھی

انسان کے دل میں گناہوں کی نفرت پیدا ہوتی ہے

اور نیکیوں کی چاہت ابھرتی ہے۔

گویا ظاہر و باطن کو سنوارنے کا کارگر نسخہ "قیام اللیل" ہے

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی یہ سعادت نصیب فرمائے۔ آمین۔۔۔

رسول اللہ ﷺ کا قیام:

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کے قیام اللیل کو یوں بیان فرماتے ہیں:

قام النبی ﷺ حتی تورمت قدماہ

نبی کریم، رؤف رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے رات کو قیام فرمایا۔۔۔

لمحات بیت رہے ہیں۔۔۔لیکن آپ کھڑے ہیں۔۔۔گھڑیاں گذر رہی ہیں، لیکن آپ حالت قیام میں ہیں۔۔۔طویل وقت گذر گیا، لیکن آپ اسی حالت میں ہیں۔۔۔ اتنا لمبا قیام کیا، اتنی دیر تک کھڑے رہے کہ آپ کے مبارک قدم سوج گئے، پاؤں متورم ہو گئے لیکن آپ بدستور کھڑے ہیں،

فقیل لہ لم تصنع ھذا وقد غفر لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر

اس منظر کو دیکھ، غلام تڑپ جاتے ہیں اور بارگاہ رسالت مآب میں عرض کرتے ہیں:

یارسول اللہ! آپ اتنی مشقت کیوں اٹھاتے ہیں؟ کیا آپ کے رب کی رحمتیں آپ پر ہر لحہ سایہ فگن نہیں رہتیں؟ کیا آپ کے سبب اس نے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہوں کو بخش نہیں دیا؟:

قال افلا اکون عبدا شکوراً۔ (مشکوٰۃ ص ۱۰۸)

جب میرے آقا نے اپنے غلاموں کی عرض سماعت فرمائی ۔۔۔ تو جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ارے لوگو! ۔۔۔ مجھے کب اس سے انکار ہے کہ میرے مالک کی نعمتیں غیر متناہی ہیں، اگر اس نے مجھ پر کثرت سے انعامات فرمائے ہیں ۔۔۔ تو کیا ان نعمتوں کے حصول پر میں اس کا شکر گذار بندہ نہ بنوں؟ میں اتنی مشقتیں اٹھا کو ان نعمتوں کا شکر ادا کررہا ہوں۔

معلوم ہوا رات کا قیام نعمتوں کا شکرانہ بھی ہے۔

دوسری روایت: سامعین محترم!

رسول اللہ ﷺ کے قیام کے سلسلہ میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

فقدت رسول اللہ ﷺ من الفراش ۔۔۔

میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ بستر پر نہیں ہیں ۔۔۔

آپ کا بستر خالی ہے

فالتمسته

میں آپ کی تلاش کرنے لگی ۔۔۔ اور بستر کو ٹٹولنے لگی

فوقعت یدی علی بطن قدمیه وهو فی المسجد وهما منصوبتان ۔

اچانک میرے ہاتھ آپ کے مبارک قدموں کے اندرونی اطراف پر پڑے، آپ اس وقت مسجد میں تھے اور قدم مبارک کھڑے تھے۔

بعض روایات میں ہے کہ آپ ﷺ اتنا طویل اور دراز سجدہ فرماتے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو خیال گذرتا کہ کہیں روح مبارک پرواز تو نہیں کر گئی۔

اللہ اکبر! معصوم عن الخطا ہو کر آپ ﷺ کس قدر طویل قیام اور عبادت و ریاضت میں کتنی مشقت اٹھاتے ہیں۔

ایک روایت میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کے پہلے حصے میں سوتے اور دوسرے حصے میں بیدار ہوتے ہے۔ (مشکوۃ ص ۱۰۹)

حضرت داؤد علیہ السلام کا قیام:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کو داؤد علیہ السلام والی نماز بہت پیاری ہے اور روزوں میں داؤد علیہ السلام والے روزے زیادہ محبوب ہیں، وہ آدھی رات آرام فرماتے اور اس کا تیسرا حصہ قیام کرتے اور چھٹے حصے میں پھر سو جاتے اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن چھوڑتے تھے۔ (مشکوۃ ص ۱۰۹)

اہل خانہ کو بیدار کرنا:

قیام اللیل کی بے بہا اور بے انتہا برکتوں کو صرف اپنی ذات تک ہی محدود نہیں کر لینا چاہیئے بلکہ اہل خانہ اور گھر کے دیگر افراد بالخصوص اپنی رفیقہ حیات کو بھی اس میں شامل و شریک کر لینا چاہیئے۔ ہمارے آقا و مولیٰ، رحمت کائنات ﷺ نے بار بار اس کی ترغیب دی ہے۔

رحم الله رجلا قام من الليل فصلى۔

اس خوش نصیب مرد پر اللہ کی رحمتیں نچھاور ہوں جو رات کو اٹھا اور نماز میں مشغول ہو گیا۔

وايقظ امرأته فصلت

اور اس نے از راہ شفقت و خیر خواہی اپنی زوجہ کو بھی بیدار کیا، تا کہ وہ بھی اپنے رب کی رحمتوں کو لوٹ سکے تو اس نے بھی نماز ادا کی۔

فان ابت نضح فی وجهها المآء ۔

سو اگر وہ گہری نیند میں ہونے کی وجہ سے، انجانے میں اٹھنے سے سستی کا مظاہرہ کرے، بیداری کی طرف مائل نہ ہو اور محو خواب ہی رہے تو اس کا شوہر خیر خواہی کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اس کے چہرے پر پانی چھڑک دیتا ہے، تا کہ اٹھنا آسان ہو جائے۔۔۔ ایسے ہی اگر کوئی بختاور بیوی رات کو قیام کے لیے اٹھتی ہے تو چونکہ وہ آفرین و مبارکباد کی حقدار۔۔۔ یہی وجہ ہے آپ ﷺ نے اس کا الگ سے ذکر کیا ارشاد فرمایا:

رحم اللہ امرأۃ قامت من اللیل فصلت وایقظت زوجھا فصلی فان ابی نضحت فی وجھہ المآء۔ (مشکوٰۃ ص ۱۰۹)

اس خاتون پر بھی اللہ کی رحمتیں نازل ہوں جو رات کو اٹھی اور اس نے نماز پڑھی، اپنے خاوند کو جگایا، تو اس نے بھی نماز ادا کی، پس اگر اس نے اٹھنے سے انکار کیا تو بیوی نے اس کے منہ پر پانی چھڑک دیا۔۔۔ تو طبیعت ہشاش ہوگئی اور بآسانی اٹھ کے نماز پڑھنے لگا۔

معزز سامعین!۔۔۔ قیام اللیل کے لیے اپنے اہل خانہ کو بیدار کرنے کے سلسلے میں رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے سیدنا داؤد علیہ السلام کا ذکر کیا آپ نے ارشاد فرمایا:

کان لداوٗد علیہ السلام من اللیل ساعۃ۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے رات میں ایک گھڑی مقرر کر رکھی تھی، جس میں وہ قیام فرمایا کرتے تھے

یوقظ فیھا اھلہ یقول یاآل داوٗد قوموا فصلوا

اس وقت وہ اپنے اہل خانہ کو بھی اٹھاتے تاکہ وہ بھی قیام اللیل کی برکات سمیٹ سکیں۔۔۔ آپ فرماتے تھے: اے آل داؤد! اٹھو اور نماز ادا کرو

فان ھذہ ساعۃ یستجیب اللہ عزوجل فیھا الدعاء الالساحر اوعشار۔ (مشکوٰۃ ص ۱۰۹، ۱۱۰)

کیونکہ یہ وہ گھڑی ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ کا در قبولیت کھل جاتا ہے اور وہ سوائے جادوگر اور ٹیکس لینے والے کے ہر ایک کی دعا کو قبول فرماتا ہے

❁...... حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

قال رسول اللہ ﷺ

اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے فرمایا:

اذاایقظ الرجل اھلہ من اللیل فصلیا اوصلی رکعتین جمیعا

جب آدمی اپنی زوجہ کو رات کے وقت بیدار کرتا ہے پھر وہ دونوں نماز ادا کرتے ہیں۔ یا اکٹھے دو رکعت پڑھتے ہیں

کتبا فی الذاکرین والذاکرات۔ (مشکوٰۃ ص ۱۱۰)

تو ان کا شمار بہت زیادہ ذکر کرنے والے اور دائمی ذکر کرنے والے مردوں اور عورتوں میں کیا جاتا ہے۔

❁...... سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

استیقظ رسول اللہ لیلۃ فزعا

ایک رات رسول اللہ ﷺ پریشانی کی حالت میں بیدار ہوئے:

یقول سبحان اللہ ماذاانزل اللیلۃ من الخزائن

آپ فرمارہے تھے، اللہ پاک ہے!۔۔۔آج رات رحمت کے کتنے خزانے اتارے گئے

وما ذاانزل من الفتن۔

اور بہت سارے فتنے اور عذاب اتارے گئے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا روئے سخن قیام اللیل کی طرف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

من یوقظ صواحب الحجرات یریدازواجہ لکی یصلین۔

کون ہے جو ان حجروں میں آرام کرنی والی مستورات یعنی آپ کی ازواج مطہرات کو بیدار کرے، انہیں جگادے تاکہ وہ اٹھ کر نماز ادا کریں۔ اور اس رات میں نازل ہونے والے رحمت اور کرم کے خزانوں کو اپنے دامن میں سمیٹ سکیں۔

پھر ارشاد فرمایا:

رب کاسیة فی الدنیا عاریة فی الاخرة۔ (مشکوٰۃ ۱۰۹)

دنیا میں بہت ساری چھپنے والی آخرت میں برہنہ ہوجائیں گی۔

اہل قیام کے لیے خصوصی جنتی کمرے: معزز سامعین!

ہمارے آقا و مولیٰ رحمت دو عالم ﷺ ذوق و مستی میں آکر رات کا قیام کرنے والوں کے لیے جنتی اعزاز و اکرام کو بیان فرمانے کے لیے ایک باریوں گویا ہوتے ہیں:

ان فی الجنة غرفا یریٰ ظاھر ھا من باطنھا وباطنھا من ظاھر ھا۔

بے شک جنت میں کچھ ایسے صاف، شفاف اور بلند و بالا کمرے، محلات اور حجرے ہوں گے، جن کے اندر سے باہر نظر آئے گا اور باہر سے اندر دکھائی دے گا۔

اس عبارت کو ارشاد فرمانے کا مقصد یہی تھا کہ سامعین کے دلوں میں ان محلات کا اشتیاق پیدا ہو اور وہ جھوم کر ان کو حاصل کرنے کی جستجو کریں۔ اور مچل کر پوچھیں کہ یہ اعزاز و اکرام کن لوگوں کے لیے ہوگا۔ اور پھر یونہی ہوا،

روایت میں ہے کہ ذوق و مستی میں آکر ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے پوچھ ہی لیا وہ صحابی کون تھے؟

فقال ابومالك الاشعری

یعنی وہ سوال کرنے والے حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض گزار ہوتے ہیں:

لمن هي یارسول اللہ۔ (الترغیب والترھیب ج۱ص۴۲۴)

یارسول اللہ! وہ کمرے کن خوش قسمت لوگوں کے نصیب میں ہوں گے؟

آپ نے جب دیکھا کہ غلام چاہتے ہیں کہ انہیں بتادیا جائے کہ وہ اجلے اور آئینہ دار کمرے کن لوگوں کے مقدر بنے گے اور کون لوگ ان میں آرام وراحت پذیر ہوں گے۔ تو غلاموں کی تسکین جاں کے لیے ارشاد فرمایا:

اعدھا اللہ لمن الآنَ الکلامَ وأطعم الطعام وتابع الصیام وصلی باللیل والناس نیام۔ (مشکوۃ ص۱۰۹)

وہ کمرے اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کے لیے تیار کرر کھے ہیں جو نرمی سے گفتگو کرے، کھانا کھلائے، کثرت سے روزے رکھے، اور جب لوگ نیند کے مزے لے رہے ہوں تو وہ اٹھ کے اپنی جبین نیاز بارگاہ بندہ نواز میں جھکادے۔

قیام اللیل ترک نہ کرنا:

رات کا قیام اس قدر محبوب ومطلوب اور رضا وخوشنودی کی حامل ہے کہ سرور کائنات ﷺ نے گوارا ہی نہیں کیا کہ اسے ترک کردیا جائے۔

❁...... سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

قال لی رسول اللہ ﷺ

میرے محبوب رسول کریم ﷺ نے مجھے خود ارشاد فرمایا:

یاعبداللہ لاتکن مثل فلان کان یقوم من اللیل فترک قیام اللیل۔

(مشکوٰۃ ص ۱۰۹)

اے عبداللہ! ۔۔۔فلاں شخص کی طرح نہ ہوجانا، وہ رات کو قیام کیا کرتا تھا پھر اس نے رات کا قیام چھوڑ دیا۔

لہٰذا تم رات کو قیام ضرور کرو۔۔۔لیکن اتنا کرو جتنا تم ہمیشہ، پابندی اور عمدگی کے ساتھ نبھا سکو، ایسا نہ ہو کہ تم اس سلسلہ میں حد سے گذر جاؤ، پھر تم اکتاہٹ اور ملالت کا شکار ہوجاؤ اور بالآخر رات کا قیام بالکل ہی ترک ہوجائے۔

میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ رات کو قیام کرو۔۔۔اگرچہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔۔۔زیادہ کے لالچ میں تھوڑا بھی ہاتھ سے نہ چلا جائے۔۔۔فلاں شخص نے اسی طرح کیا تھا۔لہٰذا تم تجربات میں نہ پڑ جانا بلکہ اس سے سبق سیکھو اور ایک بار قیام شروع کرکے کوشش کرنا کہ وہ پھر چھوٹنے نہ پائے کیونکہ یہ عمل مسلسل ہونا چاہیئے، اس سے رضا خداوندی نصیب ہوتی ہے

افضل نماز: سامعین محترم!

عبادت کوئی بھی ہو وہ اپنی جگہ فضیلت واہمیت کی حامل ضرور ہے۔نفل نماز کسی بھی وقت ادا کی جائے اس سے برکت ورضامندی ضرور ملتی ہے۔لیکن رات کی نماز کا کیا کہنا، اس نماز کی فضیلت ان نمازوں سے جداگانہ ہے جو دن کے وقت ادا کی جاتی ہے اور ان میں نمود ونمائش کا بھی کوئی پہلو نکل سکتا ہے۔۔۔جبکہ رات کی نماز ان چیزوں سے پاک ہے، یہی وجہ ہے کہ رسول کریم ﷺ نے رات کی نماز کی عظمت وفضیلت کو یوں

بیان فرمایا ہے:

افضل الصلوٰۃ بعد الفریضۃ صلوٰۃ فی جوف اللیل۔ (مشکوٰۃ ص ۱۱۰)

فرض نماز کے بعد رات کے درمیانی حصہ میں نماز ادا کرنا بہت زیادہ فضیلت رکھتا ہے کیونکہ اس میں نمود و نمائش نہیں ہوتی اور وہ ویسے بھی نفس پر بھاری اور مشکل ہوتی ہے۔

گناہ چھوٹ جائیں گے: سامعین حضرات!۔۔۔توجہ فرمائیں!

رات کے قیام کی جہاں اور کئی بے شمار برکتیں ہیں، وہاں یہ برکت بھی واضح طور پر نصیب ہوتی ہے کہ اس کی وجہ سے انسان کے دل میں گناہوں کی نفرت پیدا ہوتی ہے اور بالآخر وہ بری عادات اور برے افعال کو چھوڑ دیتا ہے۔

۞...... حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ:

جآء رجل الی النبی ﷺ

ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا

فقال ان فلانا یصلی باللیل فاذا اصبح سرق

یارسول اللہ! اس فلاں شخص کا حال دیکھیے!۔۔۔وہ رات کو قیام کرتا ہے اور دن کے وقت چوری، چکاری میں پڑ جاتا ہے،

فقال

رحمت مجسم ﷺ نے اس کی اس تعجب انگیز بات کو سن کر فرمایا:

انہ ستنھاہ ماتقول۔ (مشکوٰۃ ص ۱۱۰)

رات کو قیام کرنے والے کی بدعملی کا گلہ کرنے والے!۔۔۔سن لے!۔۔۔ایک دن ایسا

ضرور آئے گا کہ اس کا رات کا قیام اس کو اس کام سے روک دے گا جو تو بیان کر رہا ہے
اس قیام کی برکت سے اسے توبہ کی توفیق مل جائے گی۔ اور گناہ چھوٹ جائیں گے۔

اہل شرافت: معزز حاضرین!

رسول کریم ﷺ نے اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہ آپ کی امت میں
شریف لوگ کون ہیں، ارشاد فرمایا:

اشراف امتی حملة القرآن واصحاب اللیل۔ (مشکوٰۃ ص ۱۱۰)

میری امت کے اشراف قرآن پر عمل کرنے والے اور رات کو قیام کرنے
والے لوگ ہیں،

اندازہ لگائیں! ہمارے نزدیک شرافت کا کیا معیار ہے اور اسلام نے
ہمارے لیے کس چیز کو معیار شرافت قرار دیا ہے۔ قرآن پر عمل اور رات کا قیام۔
اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وما علینا الا البلاغ المبین

==============

تیسرا بیان

شب برأت کی فضیلت

خطبہ

الحمدلله وكفى والصلوة والسلام على من لانبى بعده وعلى آله واصحابه وازواجه وذريته جميعاً حمّ . اما بعد فاعوذبالله من الشيطن الرجيم. بسم الله الرحمن الرحيم .والكتاب المبين. انا انزلناه فى ليلة مباركة انا كنا منذرين .صدق الله العظيم وصدق رسوله النبى الكريم .

الصلوة والسلام عليك يارسول الله

وعلى آلك واصحابك يا حبيب الله

معزز حاضرین، محترم سامعین، برادران اہلسنّت!

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی کریم ﷺ کے صدقہ میں ہم گنہگاروں کو بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں، اس نے ہم خطا کاروں کو نوازنے اور اپنا عفو و کرم عطا کرنے کے لیے ہمیں بہت سارے مواقع فراہم کئے ہیں، کئی دن اور کئی راتیں مخصوص فرما دی ہیں۔ جن میں اس کے جود و کرم کے بادل موسلا دھار برستے ہیں اور امت مسلمہ کی بخشش و نجات کا سامان ہوتا ہے۔

ان مواقع میں ایک پُرنور اور عظیم موقع "شب برأت" کا ہے۔

یوں تو سارا ماہ شعبان ہی برکتوں کا حامل ہے، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے

جب ماہ رجب شروع ہوتا تو رسول اللہ ﷺ یوں دستِ بدعا ہو جاتے:

اللھم بارك لنا فی رجب وشعبان وبلغنا رمضان

اے اللہ! ہمارے لیے رجب وشعبان میں برکت پیدا فرما اور ہمیں (خیر وبرکت کے ساتھ) ماہ رمضان تک پہنچا دے!۔

میرے آقا ﷺ جو بھی اپنے خالق ومالک سے مانگتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں عطا فرماتا ہے، اس دعا سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے شعبان کو برکتوں سے مالا مال کر دیا ہے۔ کیونکہ میرے حضور ﷺ نے اس میں برکتوں کی دعا مانگی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی دعا کو قبول فرمالیا ہے۔

نبی پاک ﷺ نے شعبان المعظم کی شان وعظمت کو ظاہر کرنے کے لیے ارشاد فرمایا:

شعبان شھری۔ (کنزالعمال ج ۱۲ ص ۱۴۰)

شعبان میرا مہینہ ہے۔

غلاموں اور دیوانوں کے لیے اس سے بڑی اور نسبت کیا ہو سکتی ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے اس ماہ کو اپنا مہینہ قرار دیا ہے اور اصول یہ ہے

کلُّ منسوبٍ الی محبوبٍ محبوبٌ

محبوب کی ہر چیز ہی محبوب ہوتی ہے۔

لہٰذا یہ مہینہ خدا کا بھی پیارا، مصطفیٰ کا بھی پیارا اور اس وجہ سے ہم غلاموں کو بھی اس سے پیار ہو گیا ہے۔۔۔ کیونکہ

ہم ہیں امتی اپنے رسول کریم ﷺ کے
جو ہے انہیں پسند وہ ہے ہمیں پسند

ایک اور مقام پر حضور ﷺ نے شعبان کی فضیلت کو یوں ظاہر فرمایا:

چونکہ آپ اس ماہ میں کثرت سے روزے رکھتے تھے۔جب وجہ پوچھی گئی تو فرمایا:

ذالك شهر يغفل الناس عنه بين رجب ورمضان۔۔۔

شعبان کا مہینہ بڑی شان وفضیلت والا مہینہ ہے، یہ ماہ رجب اور ماہ رمضان کے درمیان ہے،لوگ اس کی عظمتوں سے غافل ہیں،انہیں پتہ نہیں کہ یہ کتنی شان وبرکت والا مہینہ ہے

وهو شهر ترفع فيه الاعمال الى رب العالمين فاحب ان يرفع عملي وانا صائم۔(نسائی ج۱ص۳۲۲)

یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں اعمال پیش کیے جاتے ہیں،میں چاہتا ہوں کہ میرا عمل روزے کی حالت میں اٹھایا جائے۔

مزید سنیئے!۔۔۔حدیث پاک میں ہے:

كان احب الشهور الى رسول الله ﷺ ان يصومه شعبان بل كان يصله برمضان ۔(نسائی ج۱ص۳۲۱)

رسول اللہ ﷺ کے نزدیک ماہ شعبان کا مہینہ بہت ہی محبوب اور پیارا تھا۔۔۔آپ ماہ شعبان میں روزے رکھتے۔۔۔بلکہ شعبان کے روزے اتنی کثرت سے رکھتے کہ اس کے روزے رمضان سے ملا دیا کرتے تھے۔

معلوم ہوا کہ محبوب رب کائنات ﷺ کو یہ ماہ مبارک اس قدر محبوب تھا کہ آپ کبھی تو اسے اپنا مہینہ کہہ کے پکارتے ہیں۔۔۔

کبھی اس کی برکتوں کے لیے خصوصی دعا فرماتے ہیں۔۔۔

کبھی اس ماہ معظم کے مسلسل روزے رکھ کر۔۔۔امت کو اس کی عظمتوں اور برکتوں سے آشنا کرتے ہیں۔۔۔تاکہ آپ کی امت اس میں زیادہ سے زیادہ ذکر وفکر، عبادت وریاضت اور صوم وصلوٰۃ کا اہتمام کر سکے۔

شب برأت کی عظمت: سامعین محترم!

ماہ شعبان میں ایک رات ایسی بھی آتی ہے جو بڑی عظمت اور بزرگی کی حامل ہے۔۔۔قرآن وحدیث اور اکابرین امت نے اس کی فضیلت کو بڑے اہتمام کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔۔۔امت مسلمہ آج تک اس رات میں شب بیداری، ذکر وفکر اور عبادت وریاضت کا التزام کرتی رہی ہے۔۔۔اکابرین اہلسنت کا اس رات میں قیام، استغفار، تلاوت قرآن اور زیارت قبور کا ہمیشہ سے معمول رہا ہے۔

حضرت عطاء بن یسار تابعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مامن لیلة بعد لیلة القدر افضل من لیلة نصف شعبان.

(لطائف المعارف ص ۱۴۵)

لیلۃ القدر کے بعد شعبان کی پندرہویں رات سب سے زیادہ فضیلت والی ہے۔

آیئے! قرآن وحدیث کی روشنی میں اس رات کی شان وفضیلت کو ملاحظہ کریں۔ تاکہ اس کی سعادتوں اور برکتوں سے بہرہ ور ہوسکیں۔

نزول قرآن:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

انا انزلناه فی لیلة مبارکة انا کنا منذرین فیها یفرق کل امر حکیم۔ (الدخان آیت ۳،۴،۵)

بے شک ہم نے قرآن کو برکت والی رات میں اتارا ہے، بے شک ہم ڈرانے والے ہیں، اس رات میں ہر حکمت والا کام تقسیم کیا جاتا ہے۔

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے امام بغوی بیان کرتے ہیں:

قال الجمهور هی لیلة من النصف من شعبان۔

(معالم التنزیل ج ۴ ص ۹۰)

جمہور علماء و مفسرین کا قول ہے کہ "لیلۃ مبارکہ" سے مراد شب برأت ہے۔

غور فرمائیں!۔۔۔قرآن مجید نے شب برأت کو "مبارک رات" کہہ کر یاد کیا ہے جسے قرآن "مبارک" کہہ دے اس کی برکتوں کا اندازہ کون لگا سکتا ہے؟

ایک اشکال اور اس کا حل: سامعین مکرم!

اگر ذہن میں یہ شبہ پیدا ہو کہ قرآن تو "لیلۃ القدر" میں نازل ہوا تھا اور ہم کہہ رہے ہیں وہ شب برأت میں نازل ہوا۔ اس کا کیا مطلب ہے؟

تو یاد رکھیئے! قرآن کا نزول ایک بار نہیں ہوا بلکہ تین بار ہوا ہے۔

۱......پہلی بار اللہ تعالیٰ نے قرآن کو نقوش کی صورت میں لوح محفوظ پر ظاہر فرمایا۔

۲......دوسری بار لوح محفوظ سے آسمان اول میں "بیت العزۃ" پر نازل ہوا۔

۳......تیسری بار بیت العزۃ سے تئیس سال کے عرصہ میں محبوب کریم ﷺ کے قلب مقدس پر نازل ہوا۔ (الاتقان جلد ۱ صفحہ ۳۶، ۴۰، ۴۱)

سن لیا آپ نے؟۔۔۔لوگ صرف یہی سمجھتے ہیں کہ قرآن مجید صرف ایک بار نازل ہوا تھا، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ قرآن تین بار نازل ہوا تھا۔۔۔

اوراب یہ بھی سماعت فرمالیں! کہ جب اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کولوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف نازل کرنے کا ارادہ کیا تو اسی ''شب برأت'' میں نازل فرمایا۔

سبحان اللہ

چونکہ اس رات میں سب سے بڑی خیر و برکت کا نزول ہوا، تو یہ رات قیامت تک کے لیے لیلۃ مبارکہ یعنی ''برکت والی'' رات ہوگئی۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا:

مبارک ہو مومنو! آئی شب برأت
رحمت خدا کی بن کر چھائی شب برأت

شب برأت کے چار نام:

اس رات کی برکتوں کی وجہ سے اس کے مشہور نام چار ہیں۔

(۱)۔۔۔لیلة مبارکه۔۔۔برکت والی رات

(۲)۔۔۔لیلة الرحمة۔۔۔رحمت خداوندی والی رات

(۳)۔۔۔لیلة الصک۔۔۔دستاویز والی رات

(۴)۔۔۔لیلة البراة۔۔۔دوزخ سے نجات والی رات۔

آخری جملہ یعنی ''لیلة البراة'' کا معنیٰ بنتا ہے''شب برأت''۔ اوراس رات کا یہی نام عام طور پر مشہور و معروف ہے۔

شب برأت میں کیا ہے ہوتا: سامعین مکرم!

سماعت فرمائیں کہ اس رات میں کیا کیا فیصلے ہوتے ہیں نبی کریم ﷺ نے اپنی محبوبہ، زوجہ مطہرہ سیدہ عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہما سے کو فرمایا:

هل تدرين مافى هذه الليلة۔

عائشہ!۔۔۔جانتی ہو اس شعبان کی پندرہویں رات میں کیا ہوتا ہے؟

انہوں نے عرض کیا،

مافيها يارسول الله!......

یارسول اللہ! آپ ہی بتادیں کہ اس رات میں کیا ہوتا ہے۔

آپ نے ارشاد فرمایا:

فيها ان يكتب كل مولود بنى آدم فى هذه السنة۔

سال میں جتنے لوگ پیدا ہونے والے ہیں ان سب کا نام اس رات میں لکھ لیا جاتا ہے۔

وفيها ترفع اعمالهم وفيها تنزل ارزاقهم۔(مشکوٰۃ ص ۱۱۵)

تمام نسل انسانی کے سارے (سال کے) اعمال ایک اسی رات میں اٹھا لیئے جاتے ہیں اور ان کی (سال بھر کی) روزی بھی ایک اسی رات میں اتار دی جاتی ہے۔

دوسری روایت:

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

ان الله تعالىٰ ليطلع فى ليلة النصف من شعبان فيغفر لجميع خلقه الالمشرك اومشاحن۔(ایضاً)

بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات کو خصوصی تجلّیات کا نزول فرماتا ہے، تو سوائے مشرک وکینہ پرور کے اپنے محبوب ﷺ کی ساری امت کی بخشش فرما دیتا ہے۔

تیسری روایت:

ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک اہل زمین کی عمریں طے کی جاتی ہے۔۔ انسان نکاح کرتا ہے۔۔۔ اس کے ہاں بچوں کا تولد بھی ہوتا ہے حالانکہ اس کا نام مردوں کی لسٹ میں لکھا جا چکا ہوتا ہے۔ (شعب الایمان ج ۲ ص ۳۸۶)

چوتھی روایت:

حضرت عطاء بن یسار علیہ الرحمۃ تابعی بیان کرتے ہیں۔

شعبان کی پندرہویں رات کو ایک صحیفہ ملک الموت کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ اور اسے حکم دیا جاتا ہے کہ جن لوگوں کا نام اس فہرست میں درج ہے ان کی روحیں قبض کر لو!۔۔۔ سو کوئی بندہ باغوں میں درخت لگا رہا ہوتا ہے۔۔۔ کوئی شادی بیاہ کر رہا ہوتا ہے۔۔۔ کوئی یہ مکانات کی تعمیر میں مصروف ہوتا ہے۔۔۔ جبکہ اس کا نام مرنے والوں کی فہرست میں درج کیا جا چکا ہوتا ہے۔

(لطائف المعارف ص ۱۴۸، مصنف عبدالرزاق ج ۴ ص ۳۱۷)

سامعین ذی وقار!...... ان روایات سے نتیجہ نکلا کہ شب برأت میں:

پورے سال کی فہرستیں تیار کر دی جاتی ہیں اور فیصلے ہو جاتے ہیں کہ:

اس سال میں کون مرے گا۔۔۔ کون پیدا ہوگا

کون بیمار ہوگا۔۔۔کس کو صحت و شفا ملے گی

دولت کے انبار کس کو ملیں گے۔۔۔غربت و افلاس کس کا مقدر ہوگا

عزت و آبرو کون حاصل کرے گا۔۔۔ذلت و پستی کے عمیق گڑھے میں کون جا گرگا

کس کو کتنا رزق ملے گا۔۔۔اور کس کی روزی میں کمی آئے گی

کون سفر سے بخیریت واپس لوٹے گا۔۔۔اور۔۔۔

کون راستے میں ہی اگلے جہاں پہنچ جائے گا

حکومتوں کے تختے کیسے الٹیں گے۔۔اور۔۔۔

مسلمانوں کو کن کن گھمبیر مسائل سے دوچار ہونا پڑے گا۔

اس طرح کے تمام اہم کام طے کیے جاتے ہیں

ان کی فہرستیں بنا کر صاحب ڈیوٹی فرشتوں کو تھمادی جاتی ہیں

وہ ان کے مطابق جہاں کا کاروبار چلاتے ہیں

حضرت امام ربانی علیہ الرحمہ کا مکاشفہ: محترم حضرات!

ہم لوگ تو مادیت زدہ ہیں۔۔۔اس لیئے ہماری نظروں پہ پردے پڑ چکے ہیں۔۔۔اور ہمیں کچھ دکھائی نہیں دیتا۔۔۔لیکن اللہ والے کشف کی نگاہ سے ان امور کا مشاہدہ فرما لیتے ہیں۔

جیسا کہ امام ربانی، مجدد و منور الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی نقشبندی سرہندی علیہ الرحمۃ کے متعلق منقول ہے کہ:

شعبان المعظم ۱۰۳۳ھ کی پندرھویں شب کو جب آپ حرم سرا میں تشریف

لے گئے۔۔۔تو آپ کی اہلیہ صاحبہ کی زبان سے یہ جملہ نکل گیا کہ

"اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ آج کس کا نام صفحۂ ہستی سے مٹایا گیا ہے اور کس کا باقی رکھا گیا"۔

یہ سُن کر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"تم تو شک وشبہ میں یہ بات کہہ رہی ہو لیکن اس شخص کی کیا حالت ہوگی جو بچشم خود دیکھتا ہو کہ اس کا نام صفحۂ ہستی سے مٹا دیا گیا ہے"۔(زبدۃ المقامات ص ۲۸۵)

اس جملے سے حضرت امام ربانی نے اپنی طرف اشارہ کیا ہے۔۔۔یعنی آپ نے کشف سے اپنے متعلق ہونے والے فیصلے کو دیکھ لیا تھا۔۔۔سبحان اللہ۔۔۔

محترم سامعین!۔۔۔

آج رات فیصلے ہو رہے ہیں۔۔۔قسمتیں بدل رہی ہیں

کام تقسیم ہو رہے ہیں۔۔۔فہرستیں تیار کی جا رہی ہیں

ذمہ داریاں سونپی جا رہی ہیں

ہمیں کیا خبر کہ ہمارا نام کس قسم کے لوگوں میں درج کیا جائے گا۔

لوگو! لرز جاؤ!، ہمت باندھو!، اپنے مالک کی بارگاہ میں دست بدعا ہو جاؤ! ندامت وپشیمانی کے چند آنسو بہالو!، آج رحمت الٰہی جگہ جگہ ڈیرے جمائے کھڑی تمہاری منتظر ہے۔خدا کے کرم کی بھیک مانگ لو!

سعادت وعزت والی زندگی اور ایمان پر خاتمہ مانگ لو!

عمل صالح اور خشوع وخضوع کی دولت مانگ لو!

اللہ تعالیٰ اپنی خصوصی تجلیات کا نزول فرما رہا ہے

اور وہ تمہاری عرض پر ضرور کرم فرمائے گا۔

لوگو! غور سے سنو!۔۔۔آج کیسا سماں بندھا ہوا ہے:

نوری محفل پہ چادر تنی نور کی
نور پھیلا ہوا آج کی رات ہے
چاندنی میں ہیں ڈوبے ہوئے دو جہاں
کون جلوہ نما آج کی رات ہے

اور پھر اس رات کی برکتیں حاصل کرنے کی خاطر، اپنے ہاتھ اٹھا کر

مانگ لو!، مانگ لو! چشم تر مانگ لو!
دردِ دل اور حسنِ نظر مانگ لو!
سبز گنبد کے سائے میں گھر مانگ لو!
مانگنے کا مزہ آج کی رات ہے

شب برأت میں خصوصی نداء:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اذا کانت لیلة النصف من شعبان نادیٰ مناد هل من مستغفر فاغفرله هل من سائل فاعطیة فلا یسال احد شیئا الا اعطی الا زانية یفرجها اومشرك۔ (شعب الایمان ج۳ ص۳۸۳)

جب شعبان کی پندرہویں رات ہوتی ہے تو ایک پکارنے والا پکارتا ہے:

کیا ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا کہ میں اس کی بخشش کردوں

کیا ہے کوئی مانگنے والا کہ میں اس کو عطا کردوں

(یادرکھو!) اس رات میں بارگاہ خداوندی سے جو بھی مانگا جائے، سوائے بدکار عورت اور مشرک کے ہرایک کو اس کی مراد و مقصود عطا کیا جاتا ہے۔

کیونکہ یہ بخشش و عطا کی رات ہے اس لیئے جو مانگا جائے وہی ملتا ہے۔

رب قدیر بندوں سے کہتا ہے مانگ لو!

ہم نے اس لیئے ہے بنائی شب برأت

اتمام شفاعت:

شب برأت کی ایک انفرادیت یہ بھی ہے کہ:

اللہ تعالیٰ نے اس رات میں رسول اکرم ﷺ کو مکمل شفاعت کا اعزاز بخشا ہوا یوں کہ آپ ﷺ نے تیرھویں شب کو شفاعت کا سوال کیا۔۔۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے تیسرا حصہ عطا فرمایا۔۔۔ پھر سوال کیا۔۔۔ تو چودھویں رات کو دو تہائی شفاعت مکمل کردی۔ اور پندرھویں رات کو مزید سوال کیا۔۔۔ تو مکمل شفاعت عطا فرمادی۔ (تفسیر کبیر جزء ۲۷ ص ۲۳۸)

قیام وصیام کا اہتمام: سامعین، توجہ فرمائیں!۔۔۔ مزید سنیئے!

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اذا كانت ليلة النصف من شعبان فقوموا ليلها وصوموا نهارها۔

لوگو! جب شعبان کی پندرھویں رات آجائے تو اسے عبادت میں جاگتے ہوئے

رات کو قیام کرو اور دن کے وقت روزہ رکھو!۔

فان اللہ ینزل فیھا لغروب الشمس الیٰ سمآء الدنیا۔

پس بے شک اللہ تعالیٰ سورج غروب ہوتے ہی آسمان دنیا پر نزول اجلال فرماتا ہے۔ اپنی رحمتوں کو گنہگاروں کے قریب تر کر دیتا ہے۔ جگہ جگہ اپنے فضل اور کرم کے ڈیرہ لگا دیتا ہے۔

فیقول الا من مستغفرلی فاغفرلہ الا مسترزق فارزقہٗ الا متبلی فاعافیہ الا کذا الا کذا حتی یطلع الفجر۔ (ابن ماجہ ص ۱۰۰)

پس وہ اپنے محبوب کی گنہگار امت سے فرماتا ہے: لوگو!

کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا ہے کہ میں اسے بخشنا چاہتا ہوں

کوئی مجھ سے رزق مانگنے والا ہے، میں اسے رزق عطا فرمانا چاہتا ہوں

ہے کوئی مصیبت میں مبتلا، میں اسے نجات دینا چاہتا ہوں

خدا یہ اعلانِ بخشش فرماتا رہتا ہے حتیٰ کہ صبح ہو جاتی ہے

لوگ مانگتے ہوئے تھک جاتے ہیں، وہ دیتا ہوا نہیں تھکتا۔

مسلمانو!۔۔۔ خوش ہو جاؤ!۔۔۔ اپنے مالک کے حضور دست سوال دراز کرنے والو!۔۔ اور سارا سال مانگ مانگ کر اپنی عجز و نیاز مندی کا اظہار کرنے والو!

آؤ!۔۔۔ سنو!۔۔۔ پورا سال تم راتوں کو اٹھ اٹھ کر اس کے سامنے ہاتھ پھیلا پھیلا کر کہتے رہے ہو کہ مولیٰ!۔۔۔ یہ دے دے، وہ دے دے، آج اپنی سعادت مندی۔۔۔ خوش بختی۔۔۔ اور بختاوری پر جھوم جاؤ۔۔۔ کیونکہ آج وہ خود اعلان فرما رہا ہے کہ میرے بندو!۔۔۔ مانگو کیا مانگتے ہو!۔۔۔ کیا لینا چاہتے ہو؟۔۔۔ تمہیں کس چیز کی

ضرورت ہے؟لو!میں تمہیں دینے آیا ہوں،لو!آؤ،میرے بندو!یہ لے لو،وہ لے لو!
گنہگارو!۔۔۔اٹھو!۔۔۔مانگو!۔۔۔اتنا مانگو!کہ تمہارا مالک خوش ہو جائے!

مومنو!آج گنج سخا لوٹ لو!
لوٹ لو!اے مریضو!شفا لوٹ لو!
عاصیو!رحمت مصطفےٰ لوٹ لو!
باب رحمت کھلا آج کی رات ہے

اور پھر:

مانگ لو!مانگ لو!چشم تر مانگ لو!
درد دل اور حسن نظر مانگ لو!
سبز گنبد کے سائے میں گھر مانگ لو!
مانگنے کا مزہ آج کی رات ہے

نزول خداوندی: حضرات گرامی قدر!

یہاں ایک نکتہ بھی سمجھ لیجیے!۔۔۔

حدیث پاک کے الفاظ میں یہ جملہ بھی گذرا ہے کہ

"اللہ تعالیٰ پہلے آسمان پر نزول فرماتا ہے"

مجھے بتایئے!۔۔۔کیا اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر پہلے نہیں ہوتا؟۔۔۔ہوتا ہے۔اور ضرور ہوتا ہے۔تو پھر آسمان اول پر آنے کا کیا مطلب ہے؟۔

اس جملے کا مفہوم یہ ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ جسم،بدن،قالب وغیرہ سے پاک

ہے،اس لیے اس کے نزول سے مراد اس کی رحمت، تجلی ،فضل ،عنایت اور کرم بھی ہو سکتا ہے۔کیونکہ وہ بدن کے ساتھ آنے جانے سے پاک ہے۔

لیکن چونکہ میرے نبی کریم ﷺ جسم و بدن اور قامت و قالب رکھتے بھی ہیں۔

اس لیے آپ آتے جاتے ہیں۔۔۔اور باوجود اس کے آپ حاضر و ناظر ہیں۔۔۔

کیونکہ آپ کا جسم مقدس ایک جگہ ہوتا ہے اور نگاہ نبوت ہر جگہ ہوتی ہے۔

اس بات کو ایک مثال سے سمجھنے کی کوشش کریں!

جیسے سورج ایک جگہ ہوتا ہے لیکن اس کی کرنیں ہر جگہ ہوتی ہیں، خواہ وہ

طلوع ہو رہا ہو یا چاشت کے وقت پر ہو

نصف النہار پر آجائے یا سہ پہر پر چلا جائے

وہ ہوتا ایک جگہ ہے، لیکن اس کی روشنی ہر جگہ ہوتی ہے

اسی طرح میرے حضور ﷺ

خواہ مکہ مکرمہ میں رہیں یا مدینہ طیبہ چلے جائیں

غار حرا میں ہوں یا غار ثور میں جا ٹھہریں

فرش پر رہیں یا عرش پر جا پہنچیں

لامکاں کی بلندیوں جا گزیں ہوں

یا پھر گنبد خضراء میں آرام فرما ہوں

آپ کا بدن مبارک ایک جگہ ہوتا ہے،لیکن نگاہ پاک ہر چیز کو ملاحظہ فرماتی ہے

یہ معنٰی ہے آپ کے حاضر و ناظر ہونے کا۔

شب بیداری: سامعین مکرم!

اس رات کی شب بیداری بھی مطلوب و مسنون ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ شعبان کی پندرہویں رات آ جائے

قوموا لیلھا۔ (ابن ماجہ ص ۱۰۰)

اس رات کو حالت قیام میں بسر کرو۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول پاک، صاحب لولاک ﷺ نے فرمایا:

"جس نے پانچ راتوں کو زندہ کیا یعنی ان میں قیام اور عبادت و ریاضت کی اور شب بیداری کے مزے لوٹے۔۔۔ تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ وہ پانچ راتیں کون سی ہیں؟۔۔۔ سنو!۔۔۔

(۱) آٹھویں ذوالحجہ کی رات (۲) نویں ذوالحجہ کی رات

(۳) عیدالاضحی کی رات۔ (۴) عیدالفطر کی رات

(۵) پانچویں رات شعبان کی پندرہویں رات ہے۔

(الترغیب الترہیب ج ۲ ص ۱۵۲)

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بیان کی ہوئی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

فقام فسجد لیلاً طویلاً حتی ظننت انہ قبض۔

آپ نے قیام فرمایا، پھر اتنا لمبا سجدہ کیا کہ مجھے خیال ہوا کہ کہیں آپ کا وصال تو نہیں ہو گیا۔ (شعب الایمان ج ۳ ص ۳۸۴)

اللہ اکبر!۔۔۔ کیسی شب بیداری اور قیام اللیل فرمایا رسول پاک ﷺ نے۔۔۔

تا کہ امت کے لیے نمونہ بن جائے اور وہ بھی اس رات کی رفعت کو جان سکیں!
کسی نے کیا خوب کہا ہے:

کرتے رہے عبادت، ریاضت تمام رات
خود مصطفےٰ ﷺ نے ایسے منائی شب برأت

زیارت قبور:

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں:

رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور اپنا لباس اتار دیا۔۔۔ابھی تھوڑی دیر بھی نہ گزری تھی کہ آپ نے لباس دوبارہ زیب تن فرمایا۔۔۔مجھے غیرت آئی کہ کہیں آپ دیگر ازواج مطہرات میں سے کسی اور کے پاس جا رہے ہیں۔۔۔میں آپ کے پیچھے نکل پڑی۔۔۔جا کر دیکھا تو آپ جنت البقیع میں مومن مرد اور عورتوں کے لیے، ایسے ہی شہداء کے لیے استغفار فرما رہے تھے۔۔۔میں نے کہا:

میرے ماں باپ آپ پر قربان!۔۔۔آپ تو خدا کے کام میں مشغول ہیں اور میں دنیا کے کام میں لگی ہوں۔ میں وہاں سے واپس مڑی اور اپنے حجرے میں داخل ہو گی۔۔۔جلدی آنے سے میرا سانس پھول گیا۔۔۔اسی دوران رسول اللہ ﷺ بھی مجھ سے آملے۔۔۔آپ نے فرمایا:

یہ سانس کیوں پھول رہا ہے، اے عائشہ؟۔۔۔میں نے عرض کیا: حضور، میرے والدین آپ پر نثار! آپ میرے پاس تشریف فرما ہوئے اور پھر جلدی سے دوبارہ لباس پہن لیا۔ مجھے سخت غیرت ہوئی اور میں نے یہ گمان کیا کہ آپ کسی دوسری

زوجہ کے ہاں چلے گئے ہیں...... میری عرض سن کر آپ نے فرمایا:

اے عائشہ!۔۔۔ تو تمہارا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تمہاری حق تلفی کریں گے؟۔۔۔ (ہرگز نہیں، اصل بات یہ ہے کہ) جبریل علیہ السلام میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ یہ شعبان کی پندرہویں رات ہے۔۔۔ اس رات میں اللہ تعالیٰ قبیلہ بنو کلب کی بکریوں سے بھی زیادہ گنہگاروں کو آگ سے آزاد کر دیتا ہے۔۔۔ مگر مشرک، کینہ پرور، رشتے توڑنے والے، ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والے، ماں باپ کینا فرمان اور عادی شرابی کی طرف نظر (رحمت) نہیں فرماتا۔

اس کے بعد فرمایا: عائشہ!۔۔۔ کیا تو مجھے آج رات قیام کرنے کی اجازت دیتی ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں، بے شک، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں!۔۔۔

پھر آپ نے قیام کیا، پھر سجدہ میں چلے گئے، اس قدر طویل سجدہ کیا کہ مجھے گمان ہوا کہ کہیں آپ کی روح مقدس پرواز نہ کر گئی ہو۔۔۔ میں آپ کے جسم مبارک کو چھونے لگی۔۔۔ میرے ہاتھ آپ کے تلووں سے مس ہوئے۔۔۔ تو آپ نے کچھ حرکت کی، تو میں خوش ہو گئی۔۔۔ اور میں نے سنا کہ آپ سجدہ کے دوران یہ دعا مانگ رہے ہیں: اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ۔

(شعب الایمان ج۳ ص۳۸۴)

پھر جب صبح ہو گئی تو میں نے آپ سے ان کلمات کا ذکر کیا۔۔۔ آپ نے فرمایا: انہیں سیکھ لو!۔۔۔ اور دوسروں کو سکھا دو!۔۔۔ بے شک یہ کلمات مجھے جبریل نے بتائے ہیں اور کہا ہے کہ میں انہیں سجدہ میں بار بار پڑھتا رہوں۔

سامعین محترم!۔۔۔

اس حدیث سے شب بیداری بھی ثابت ہو رہی ہے، اور عبادت وریاضت بھی۔۔۔ ہمیں حضور ﷺ کے عمل مبارک سے شب برأت کی دعا بھی گئی۔۔۔ اس رات میں سیکھنے کا ثبوت بھی مہیا ہو گیا اور شب برأت کے موقع پر قبرستان جا کر اہل قبور کے لیے دعا کرنا بھی ثابت ہو رہا ہے۔ والحمد لله علی ذلك۔

اس بات کو کسی نے شعر میں یوں بیان کیا ہے

سنت رسول ﷺ کی ہے زیارت قبور کی
کیجیے کچھ ان کے حق میں بھلائی شب برأت

دعوت فکر: محترم سامعین حضرات!

اس بابرکت اور رفعت وشان والی رات سے ہمیں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیئے۔۔۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم دنیاوی دھندوں میں پڑے رہیں اور اس رات کی برکتیں ہم سے چھن جائیں۔

روایات سے ثابت ہے کہ جہاں اس رات میں مغفرت وبخشش کی بھیک سر عام تقسیم ہوتی ہے، وہاں کچھ لوگ اس کی برکات سے محروم بھی رہتے ہیں۔ مثلاً:

(۱) شرک کرنے والا۔ (۲) کینہ پرور۔ (۳) ناحق کسی کو قتل کرنے والا۔ (۴) بدکار عورت۔ (۵) رشتے ناطے توڑنے والا۔ (۶) ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والا۔ (۷) والدین کے نافرمان۔ (۸) عادی شرابی۔ (۹) لمبی مونچھوں والا۔ معاذ اللہ جب تک یہ لوگ توبہ نہ کریں انہیں معافی نہیں ملتی۔

اس لیے ہمیں چاہیئے کہ ہم گناہوں سے سچی توبہ کریں۔۔۔حقوق معاف کرائیں۔۔۔ فرائض ادا کریں۔۔۔ورنہ ساری رات جاگنے اور اللہ اللہ کرنے کا بھی کوئی فائدہ نہ ہو گا۔کیونکہ:

اس طرف دھوم ہے اس طرف دھوم ہے
بدنصیبی ہے اس کی جو آج محروم ہے
پھر ملے گی یہ شب کس کو معلوم ہے
ہم پہ لطف خدا آج کی رات ہے

ہمیں اپنا محاسبہ خود کرنا چاہیئے۔۔۔رسومات اور فضول خرچی سے توبہ کرنی چاہیے۔۔۔ آج اس رات میں آتش بازی اور دوسری فضول باتیں سراسر شریعت کے خلاف ہیں۔۔۔ہمیں یہ چیز ترک کر دینی چاہئیں۔۔۔

ہمیں غوروفکر کرنا چاہیے کہ ہمارے آقا ﷺ نے شب برأت کس طرح بسر کی ہے اور آج ہماری کیا حالت ہے۔۔۔ہمارے نوجوان اور بعض عمر رسیدہ لوگوں کی بھی یہ حالت ہے کہ:

چھوڑی ہوائیاں، خوب پٹاخے چلائے ہیں
یاروں نے اس طرح سے منائی شب برأت

بارگاہ خداوندی میں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس رات کی کما حقہ قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اسے سنت نبوی کے مطابق بسر کرنے کا جذبہ مرحمت فرمائے۔آمین!

وما علینا الا البلاغ المبین۔



چوتھا بیان

فضیلت لیلۃ القدر

خطبہ

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین. اما بعد فاعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم. بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. انا انزلناہ فی لیلۃ القدر . وما ادراک مالیلۃ القدر. لیلۃ القدر خیر من الف شھر. صدق اللہ العظیم وبلغنا رسولہ النبی الکریم.

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

وعلیٰ الک واصحابک یا حبیب اللہ

حضرات محترم، معزز سامعین، برادران اہلسنّت!

یوں تو پورا رمضان المبارک ہی برکتوں اور سعادتوں کا مہینہ ہے، لیکن اس کی ایک رات جسے لیلۃ القدر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، اس کی عظمت کا اندازہ اس امر سے کرلیا جائے کہ صرف اسی ایک رات کی قدر و منزلت بیان کرنے کیلئے قرآن مجید میں پوری سورت القدر نازل ہوئی اسی رات میں قرآن مجید نازل ہوا، اس رات میں فرشتوں اور جبرئیل امین کا نزول ہوتا ہے، اس ایک رات کو ہزار مہینوں (تراسی سال اور چار ماہ) سے بہتر قرار دیا گیا ہے اور یہ امت محمدیہ کیلئے خصوصی عطیہ ہے۔

لیلۃ القدر صرف امت محمدیہ کو عطا ہوئی:

❁...... حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ وھب لا متی لیلۃ القدر لم

یعطھا من کان قبلھم۔ (تفسیر در منثور ج٦ ص٣٧١، کنز العمال ج٨ ص٥٣٦)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر میری امت کو عطا فرمائی ہے ان سے پہلے لوگوں کو عطا نہیں فرمائی۔

شان نزول:

لیلۃ القدر کیوں نازل ہوئی، اس کے متعلق اہل علم نے متعدد اور مختلف واقعات ذکر کیے ہیں، چند ایک درج ذیل ہیں:

ا......امام مالک علیہ الرحمۃ نقل کرتے ہیں:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُری اعمار الناس قبلہ اوماشآء اللہ من ذالك فکانہ تقاصر اعمار امتہ ان لا یبلغوا من العمل مثل الذی بلغ غیر ھم فی طول العمر فاعطاہ اللہ لیلۃ القدر خیر من الف شھر۔

(موطا امام مالک ص٢٦٠، تفسیر کبیر، مظہری وغیرہ)

بے شک رسول اللہ ﷺ کو پہلے لوگوں کی عمریں دکھائی گئیں، جو خدا نے چاہا تو آپ نے اپنی امت کی عمر کو کم سمجھا، کہ میری امت کے لوگ (اپنی تھوڑی عمر میں) ان لوگوں کے برابر عمل نہیں کر سکیں گے، جو وہ اپنی طویل عمر میں کریں گے۔ تو اللہ نے آپ کو ہزار مہینوں سے بہتر لیلۃ القدر عطا فرمائی۔

٢......حضرت مجاہد علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں:

کان فی بنی اسرائیل رجل یقوم اللیل حتی یصبح ثم یجاھد العدو بالنھار حتی یمسی ففعل ذالك الف شھر فانزل اللہ ھذہ الآیۃ لیلۃ القدر

خیر من الف شهر قیام تلك اللية خیر من عمل ذالك الرج۔

(تفسیر ابن جریر ج ۳ ص ۱۲۷)

بنی اسرائیل میں ایک ایسا آدمی تھا جو رات کو قیام کرتا حتی کہ صبح ہو جاتی، پھر دن کے وقت دشمن کے ساتھ جہاد کرتا حتی کہ رات ہو جاتی، اس نے یہ عمل ہزار ماہ تک جاری رکھا تو اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی، لیلۃ القدر ہزار ماہ سے بہتر ہے تو اس ایک رات کا قیام اس آدمی کے عمل (عبادت) سے بہتر ہے۔

۳......حضرت مجاہد سے مروی ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں:

ان النبی صلی الله علیه وسلم ذکر رجلاً من بنی اسرائیل لبس السلاح فی سبیل الله الف شهر فعجب المسلمون من ذالك فانزل الله عزوجل انا انزلناه فی لیلة الی قوله خیر من الف شهر التی لبس ذالك الرجل فی سبیل الله الف شهر . (سنن کبرٰی ج ۴ ص ۳۰۶، تفسیر کبیر)

نبی کریم نے بنی اسرائیل کے ایک آدمی کا ذکر کیا جس نے ایک ہزار ماہ خدا کے راستے میں ہتھیار پہنے رکھا اور (اور جہاد کرتا رہا) تو مسلمانوں کو اس کے اس عمل پر بڑا تعجب ہوا، پس اللہ تعالٰی نے انا انزلنا فی لیلة القدر کو خیر من الف شهر تک نازل فرما کر بتا دیا کہ اس میں عبادت کرنا اس آدمی سے بہتر ہے جس نے ہزار ماہ جہاد کیلئے ہتھیار پہنا تھا۔

۴......یہی روایت حضرت یحیٰی بن نجیح سے بھی مروی ہے

(تفسیر قرطبی ص ۱۳۲، ج ۱۰، جز ۲۶، تفسیر عزیزی ۳۰)

لیلۃ القدر رمضان المبارک میں:

لیلۃ القدر رمضان المبارک میں ہے کسی اور ماہ میں نہیں۔

اس پر قرآن وحدیث کی واضح تصریحات موجود ہیں

❁...... ارشاد باری تعالیٰ ہے:

انا انزلنا فی لیلۃ القدر (القدر،۱)

ہم نے قرآن کو لیلۃ القدر میں اتارا ہے۔

❁...... دوسرے مقام پر فرمایا:

شھر رمضان الذی انزل فیه القرآن (البقرہ،۱۸۵)

رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا ہے۔

دونوں آیتوں کو ملانے سے واضح ہوتا ہے کہ لیلۃ القدر رمضان المبارک میں ہے، جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا ہے۔

❁...... حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے لیلۃ القدر کے متعلق سوال کیا:

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فی رمضان (مسند احمد ج۵ ص۳۱۸)

تو آپ نے فرمایا: وہ رمضان میں ہے۔

❁...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا اسمع عن لیلة القدر فقال ھی فی کل رمضان (ابوداؤد ج۱ ص۱۹۷، مشکوٰۃ ص۱۸۲)

رسول اللہ ﷺ سے لیلۃ القدر کے متعلق پوچھا گیا میں سن رہا تھا آپ نے فرمایا وہ ہر رمضان میں ہوتی ہے۔

❁...... حضرت زربن حبیش نے حضرت ابی بن کعب سے عرض کیا:

اخبرنی عن لیلة القدر یا ابا المنذر فان صاحبنا سئل عنها فقال من یقم الحول یصیبها فقال رحم الله ابا عبد الرحمان والله لقد علم انها فی رمضان۔ (ابوداؤد ج۱ ص۱۹۵)

اے ابو منذر! مجھے لیلۃ القدر کے متعلق خبر دیجئے! کیونکہ ہمارے دوست (حضرت عبداللہ بن مسعود) فرماتے ہیں جو پورا سال قیام کرے وہ اسے پالے گا (یعنی ان کے خیال میں لیلۃ القدر پورے سال میں ہے) تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت ابو عبدالرحمان پر رحم فرمائے، خدا کی قسم! وہ جانتے ہیں کہ بے شک وہ رمضان میں ہے۔

❁...... یہ روایت مسلم ج۱ ص۳۷۰ اور ترمذی ج۱ ص۹۸ پر بھی ہے

لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرے میں لیلۃ القدر رمضان المبارک میں ہی ہے اور حضور اکرم ﷺ نے ہم گنہگاروں پر مزید کرم فرماتے ہوئے اسکا تعین بھی فرما دیا ہے کہ وہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہے۔

۱...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ان رجالا من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم اروالیلة القدر فی المنام فی السبع الاواخر فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اریٰ رؤیاکم قدتواطأت فی السبع الاواخر فمن کان متحریها فلیتحرها فی السبع الاواخر۔ (بخاری ج۱ ص۲۷۰، مسلم ج۱ ص۳۶۹، مشکوٰۃ ص۱۸۱)

نبی کریم ﷺ کے کچھ صحابہ کو (رمضان کے) آخری ہفتہ میں لیلۃ القدر خواب میں دکھائی گئی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تمہارا خواب آخری سات راتوں کے موافق ہے، پس جو شخص لیلۃ القدر کو تلاش کرنا چاہے وہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔

۲......ایک روایت میں ہے:

رای رجل ان لیلۃ القدر لیلۃ سبع وعشرین فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اری رؤیا کم فی العشر الاواخر فاطلبو ھا فی الوتر منھا۔ (مسلم ج۱ص۳۶۹)

ایک شخص نے رمضان کی ستائیسویں رات میں لیلۃ القدر کو خواب میں دیکھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تمہارا خواب آخری دس دنوں میں واقع ہوا ہے، پس لیلۃ القدر کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

۳......ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں:

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیلۃ القدر ان ناسًا منکم قداروا انھا فی السبع الاول واری ناس منکم انھا فی السبع الغوابر فالتمسو ھا فی العشر الغوابر۔ (مسلم ج۱ص۳۶۹)

میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لیلۃ القدر کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ تم میں سے بعض لوگوں نے شب قدر کو (رمضان المبارک کے) ابتدائی سات دنوں میں دیکھا اور کچھ لوگوں نے آخری سات دنوں میں دیکھا، تم اس کو آخری دس دنوں میں تلاش کرو۔

۴......حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں:

ان رسول اللہ ﷺ قال اریت لیلۃ القدر ثم ایقظنی بعض اھلی فانسیتھا فالتمسوھا فی العشر الغوابر۔ (مسلم ج ۱ ص ۳۶۹)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے خواب میں شب قدر دکھائی گئی پھر مجھے گھر کے کسی فرد نے جگایا اور میں بھول گیا اب اس کو آخری دس دنوں میں تلاش کرو۔

۵...... حضرت ابو سعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ ہر مہینہ کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کرتے تھے، پھر جب بیس راتیں گذر جاتیں اور اکیسویں شب کی آمد ہوتی تو آپ گھر جاتے اور آپ کے ساتھ جو صحابہ اعتکاف کرتے وہ بھی گھر جاتے پھر ایک ماہ آپ نے اسی رات میں اعتکاف کیا جس شب میں آپ پہلے گھر چلے جاتے تھے (یعنی اکیسویں رات میں اعتکاف فرمایا) آپ نے خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ نے جو چاہا وہ احکام آپ نے لوگوں کو بیان کیے پھر آپ نے فرمایا پہلے میں اس (درمیانی) عشرے میں اعتکاف کرتا تھا پھر مجھ پر ظاہر ہوا کہ میں اس آخری عشرے میں اعتکاف کروں جو شخص میرے ساتھ بیٹھا ہے وہ اپنے اعتکاف کی جگہ میں رات بسر کرے، مجھے شب قدر دکھائی گئی تھی پھر بھلا دی گئی

فالتمسوھا فی العشر الاواخر فی کل وتر۔

(مسلم ج ۱ ص ۳۶۹، ابوداؤد ج ۱ ص ۱۹۶)

تم اسے رمضان المبارک کے آخری عشرے کی ہر طاق رات میں تلاش کرو۔

۶...... ایک روایت میں ہے:

رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا، پھر ایک ترکی خیمہ میں رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا، جس کے دروازے پر

چٹائی لگی ہوئی تھی۔ آپ نے اپنے ہاتھ سے وہ چٹائی ہٹائی اور خیمہ کے ایک کونے میں کر
آواز دی، پھر خیمہ سے سر باہر نکالا اور لوگوں سے مخاطب ہوئے لوگ آپ کے قریب ہ
گئے، آپ نے ان سے فرمایا: میں اس رات کی تلاش میں پہلے عشرے میں اعتکاف کرت
تھا، پھر میں درمیانی عشرہ میں بیٹھا، پھر میرے پاس کوئی (فرشتہ) آیا میری طرف وحی ک
گئی کہ یہ (لیلۃ القدر) آخری عشرے میں ہے تم میں سے جس شخص کو پسند ہو تو و
اعتکاف کرے، لوگوں نے آپ کے ساتھ اعتکاف کیا آپ نے فرمایا میں نے شب قد
کو طاق راتوں میں دیکھا ہے۔ (مسلم ج ۱ص ۳۷۰، مشکوٰۃ ص ۱۸۱)

۷......ایک روایت میں یوں ہے:

رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا جس میں
آپ لیلۃ القدر کا علم دیئے جانے سے پہلے اُس کو تلاش کرتے تھے۔ جب درمیانی عشرہ مکمل ہ
گیا تو آپ نے خیمہ کو کھولنے کا حکم دیا پھر آپ کو علم دیا گیا کہ لیلۃ القدر آخری عشرہ میں ہے
آپ نے خیمہ لگانے کا حکم دیا پھر آپ صحابہ کرام کے پاس تشریف لائے اور فرمایا میں تمہیں
لیلۃ القدر کی خبر دینے آیا تھا، پھر دو شخص لڑتے ہوئے آئے جن کے ساتھ شیطان تھا پھر میں
اس کو بھول گیا، اب یہ رات رمضان کے آخری عشرے کی نویں، ساتویں، اور پانچویں رات
میں ڈھونڈو۔ (مسلم ج ۱ص ۳۷۰، ابوداؤد ج ۱ص ۱۹۶)

۸......ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

قال رسول اللہ ﷺ تحروا الیلۃ القدر فی العشر الاواخر من رمضان۔
(بخاری ج ۱ص ۲۷۱، مسلم ج ۱ص ۳۷۰، ترمذی ج ۱ص ۹۸، مشکوٰۃ ص ۱۸۱)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو

۹.....حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التمسو ھا فی العشر الاواخر من رمضان فی تاسعة تبقی وفی سابعة تبقی وفی خامسة تبقی۔

(ابوداؤدج ۱ص ۱۹۶، بخاری ج ۱ص ۲۷۱، مشکوٰۃ ص ۱۸۱)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا شب قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرے کی جب نو (9) راتیں باقی رہ جائیں (اکیسویں رات میں) اور سات راتیں باقی رہ جائیں (ستائیسویں رات میں) اور جب پانچ راتیں باقی رہ جائیں تو (پچیسویں رات میں) تلاش کرو۔

۱۰.....حضرت ابوبکرہ ﷺ بیان کرتے ہیں:

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول التمسوھا یعنی لیلة القدر فی تسع یبقن وفی سبع یبقین او فی خمس یبقین اوثلث او اخر لیلة۔

(ترمذی ج ۱ص ۹۸، مشکوٰۃ ص ۱۸۲)

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ لیلۃ القدر کو (رمضان المبارک کے آخری عشرے کی) نویں رات، ساتویں رات، پانچویں رات، تیسری رات یا آخری رات میں تلاش کرو۔ یعنی 21ویں 23ویں 25ویں 27ویں 29ویں رات میں۔

۱۱.....حضرت عبادہ بن صامت ﷺ بیان کرتے ہیں:

خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیخبرنا بلیلة القدر فتلاحی رجلان من المسلمین فقال خرجت لاخبرکم بلیلة القدر فتلا حی فلا ن وفلان فرفعت وعسی ان یکون خیر الکم فالتمسوھا فی التاسعة والسابعة والخامسة۔ (بخاری ج ۱ص ۲۷۱، مشکوٰۃ ص ۱۸۲)

نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے تاکہ ہمیں لیلۃ القدر کی خبر دیں تو دو مسلمان لڑ رہے تھے تو آپ نے فرمایا میں تمہیں لیلۃ القدر کی خبر دینے آیا تھا جبکہ فلاں اور فلان جھگڑ رہے تھے اس لیے اسکا تعین اٹھا لیا گیا ہے لہٰذا تم اسے (آخری عشرے کی) نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔

۱۶......حضرت عبادہ بن صامت ﷛ سے روایت ہے:

انہ سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لیلۃ القدر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان فالتمسوھا فی العشر الاواخر فانھا فی وتر فی احدی وعشرین اوثلاث وعشرین اوخمس وعشرین اوسبع وعشرین اوتسع وعشرین اوفی آخر لیلۃ۔

(مسند احمد ج۵ ص۳۱۸، طبرانی کبیر، مجمع الزوائد ج۳ ص۷۵)

انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے لیلۃ القدر کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا وہ رمضان میں ہے، تم اسے رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو، ۲۱ویں، ۲۳ویں، ۲۷ویں، ۲۹ویں یا آخری رات میں ڈھونڈو۔

ان روایات سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ لیلۃ القدر رمضان المبارک کی ہی آخری دس طاق راتوں میں ہے۔

ستائیسویں رات کے لیلۃ القدر ہونے پر قرائن:

لیلۃ القدر رمضان المبارک کی کونسی رات ہے، اسکے متعلق اھل علم کے اقوال کافی مختلف ہیں تاہم جمہور امت کا رجحان ستائیسویں رات کی طرف ہے۔

❁...... حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

اکیسواں قول یہ ہے کہ یہ رمضان کی ستائیسویں رات ہے، یہ حضرت ابی بن کعب ﷺ کا قول ہے امام احمد بن حنبل کا بھی یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہ اور بعض شافعیہ سے بھی یہی روایت ہے اور جمہور علماء کا بھی یہی نظریہ ہے فتح الباری ج ۴ ص ۲۶۶

❁...... حضرت زر بن حبیش تابعی ﷺ بیان کرتے ہیں:

سألت ابی ابن کعب فقلت ان اخاك ابن مسعود یقول من یقم الحول یصب لیلة القدر فقال رحمه الله اراد ان لایتكل الناس اما انه قد علم انها فی رمضان وانها فی العشر الاواخر وانها لیلة سبع وعشرین ثم حلف لایستثنی انها لیلة سبع وعشرین... الحدیث۔

(مسلم ج ۱ ص ۳۷۰، ترمذی ج ۱ ص ۹۸، ابوداؤد ج ۱ ص ۱۹۵، مشکوٰۃ ص ۱۸۲)

میں نے حضرت ابی بن کعب سے عرض کیا آپ کے بھائی عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ جو آدمی پورے سال میں رات کو قیام کرے گا وہ لیلۃ القدر کو پا لے گا (یعنی لیلۃ القدر پورے سال کی کوئی ایک رات ہے) آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے انکا ارادہ تھا کہ کہیں لوگ (صرف رمضان المبارک کی راتوں پر ہی) اکتفا نہ کر لیں (اور قیام چھوڑ دیں) ورنہ وہ جانتے ہیں کہ لیلۃ القدر رمضان المبارک میں ہے اور اس کے آخری عشرے میں ہے اور وہ ستائیسویں رات ہے، پھر حضرت ابی بن کعب نے مضبوط قسم اٹھائی کہ وہ یقیناً رمضان المبارک کی 27 ویں رات ہے۔

۲...... حضرت امیر معاویہ ﷺ سے مروی ہے:

عن النبی ﷺ فی لیلة القدر قال لیلة القدر لیلة سبع وعشرین۔

(ابوداؤد ج ۱ ص ۱۹۷، صحیح ابن حبان ج ۸ ص ۴۳۷، سنن کبریٰ ج ۴ ص ۳۱۲، معجم کبیر ج ۱۹ ص ۳۰۱)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا لیلۃ القدر ستائیسویں رات ہے۔

۳......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اس وقت دیگر صحابہ کرام بھی انکے ہاں موجود تھے آپ نے ان سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرے میں تلاش کرو، تمہارا اس کے متعلق کیا خیال ہے کہ وہ کونسی رات ہوسکتی ہے؟ بعض نے کہا کہ وہ اکیسویں رات ہے، بعض نے تیئسویں رات، بعض نے پچیسویں اور بعض نے ستائیسویں رات کے متعلق اظہار خیال کیا، میں خاموش بیٹھا رہا، حضرت عمر نے فرمایا کیا وجہ ہے آپ کیوں نہیں بولتے؟ میں نے عرض کیا: آپ نے مجھے حکم دیا تھا کہ جب وہ بات مکمل نہ کرلیں، تم نہ بولنا، آپ نے فرمایا: میں نے آپ کو اسی لیے پیغام بھیجا تھا کہ آپ بھی کچھ بولیں، تب حضرت ابن عباس نے کہا:

انی سمعت اللہ یذکر السبع فذکر سبع سموت ومن الارض مثلھن وخلق الانسان من سبع ونبت الارض سبع فقال عمر ھذا اخبر تنی مااعلم ارأیت مالا اعلم قولك نبت الارض سبع قال قلت قال اللہ عزوجل انا شققنا الارض شقا فانبتنا فیھاحبا وعنبا وقضبا وزیتونا ونخلا وحدائق غلبا وفاکھة وابا۔ قال فالحوائق غلب الحیطان من النخل والشجر وفاکھة وابافالاب ماانبت الارض مما یاکل الدواب والانعام ولا یاکله الناس فقال عمر لا صحابه اعجزتم ان تقولوا کما قال ھذا الغلام الذی لم شؤن رأسه واللہ انی لاری القول کما قلت۔ (شعب الایمان ج ۳ ص ۳۳۰)

میں نے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سات کا ذکر فرمایا ہے (گویا سات کا عدد اسکا پسندیدہ ہے) چنانچہ اس نے سات آسمانوں اور سات زمینوں کا ذکر فرمایا۔ اور انسان کو سات درجات میں پیدا فرمایا۔ اور زمین کی جڑی بوٹیاں سات ہیں (لہٰذا شب قدر بھی آخری عشرے کے ساتویں عدد یعنی ستائیسویں رات کو ہے) حضرت عمرؓ نے فرمایا جو چیزیں آپ نے ذکر کی ہیں ان کا تو ہمیں علم ہے، میرے علم میں آپ کی یہ بات نہیں آئی کہ زمین کی جڑی بوٹیاں بھی سات ہیں۔ انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے زمین کو پھاڑا، تو ہم نے اسمیں غلہ اور انگور اور ترکاری اور زیتون، اور کھجور اور گنجان باغ، اور میوے اور چارہ پیدا کیا، میں نے کہا، حدائق سے مراد کھجوروں، درختوں اور میووں کے گنجان باغات ہیں۔ اور ابّ سے مراد زمین سے نکلنے والا چارہ ہے، جسے جانور کھاتے ہیں، اور انسان نہیں کھاتے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: جو بات اس بچے نے کی ہے، جس کے سر پر بال بھی مکمل نہیں ہو پائے، تم وہ بات کہنے سے عاجز رہے۔ اور بخدا میرا بھی یہی خیال ہے جو انہوں نے کہا ہے۔

۴...... حضرت ابن عباس کی ایک روایت میں ہے کہ:

اللہ تعالیٰ نے سات زمینیں، سات آسمان (ہفتہ کے) سات دن بنائے۔ زمانہ بھی سات کے عدد میں گھومتا ہے انسان کی تخلیق بھی سات درجات میں فرمائی۔ انسان سات زمینی چیزیں کھاتا ہے سات اعضاء پر سجدہ کرتا ہے طواف میں سات چکر ہیں اور شیاطین کو سات سات کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ (فضائل الاوقات للبیہقی ص ۲۴۳)

۵...... اور دوسری روایت میں ہے کہ:

اللہ تعالیٰ نے سبع مثانی (سورہ فاتحہ کی سات آیتیں) عطا فرمائی، جن عورتوں سے

اللہ تعالیٰ نے نکاح حرام کیا وہ بھی سات قسم پر ہیں، قرآن مجید میں سات قسم کے لوگوں کے حصے بیان فرمائے ہیں اور صفا و مروہ کے بھی چکر سات ہی ہیں۔ (در منثور)

۶......امام رازی علیہ الرحمۃ نے حضرت ابن عباس کا یہ قول بھی نقل فرمایا ہے کہ:

لیلۃ القدر کے حرف نو ہیں اور یہ لفظ قرآن مجید میں تین بار ذکر کیا گیا ہے جن کا حاصلِ ضرب ستائیس ہے اس لیے یہ رات ستائیسویں شب ہے۔

(تفسیر کبیر ج ۳۲ ص ۳۰)

۷......حضرت عبدہ بن ابی لبابہ تابعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

میں نے رمضان المبارک کی ستائیسویں رات کو سمندر کا پانی چکھا تو وہ نہایت شریں تھا۔ (شعب الایمان ج ۳ ص ۳۳۲)

۸......امام رازی لکھتے ہیں:

حضرت عثمان ابن ابو العاص کا ایک غلام تھا جو سال ہا سال سے جہازوں کی ملاحی کرتا تھا ایک دن اسے کہنے لگا کہ دریا کے عجائبات میں ایک چیز میرے تجربے میں آئی ہے کہ میری عقل حیران ہے کہ دریائے شور کا پانی سال میں ایک رات میٹھا ہو جاتا ہے، حضرت عثمان نے فرمایا کہ جب وہ رات آئے تو مجھے بتانا، تا کہ میں معلوم کروں کہ وہ کونسی رات ہے اور اسکی عظمت کیا ہے اس نے رمضان المبارک کی ستائیسویں رات کے متعلق کہا کہ یہ وہی رات ہے (تفسیر کبیر)

۹......یہ واقعہ شاہ عبد العزیز محدث دھلوی نے تفسیر عزیزی میں بھی درج کیا ہے اور کہا ہے کہ صحیح روایات میں آیا ہے کہ یحییٰ بن ابی میسرہ بیان کرتے ہیں:

میں نے رمضان المبارک کی ستائیسویں رات کو بیت اللہ کا طواف کیا مجھے

دکھائی دیا کہ فرشتے فضا میں بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں (یعنی یہی لیلۃ القدر ہے) کیونکہ اسی رات فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ (شعب الایمان ج ۳ ص ۳۳۴)

۱۰......ابو عثمان الزاہد کہتے ہیں میں نے ابو محمد مصری کو مکہ مکرمہ میں بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ میں مصر کی ایک مسجد میں معتکف تھا میرے پاس ابو علی اللعکی تشریف لائے تھے، مجھے نیند آ گئی میں نے خواب میں دیکھا کہ جیسے آسمان کے دروازے کھلے ہیں اور فرشتے تکبیر و تہلیل کرتے ہوئے اتر رہے ہوں چنانچہ میں بیدار ہوا اور جی میں کہنے لگا کہ آج کی رات ضرور لیلۃ القدر محسوس ہوتی ہے یہ ستائیسویں رات کی بات ہے۔

(فضائل الاوقات ص ۲۴۹)

۱۱......امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

قرآن مجید کی سورۃ القدر میں ہی حتی مطلع الفجر میں ھی ضمیر لیلۃ القدر کی طرف لوٹ رہی ہے اور یہ اس سورت کا ستائیسواں کلمہ ہے اس اشارے سے بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ لیلۃ القدر رمضان المبارک کی ستائیسویں رات ہے۔

(تفسیر کبیر ج ۳۲ ص ۳۰)

شب قدر کو مخفی رکھنے کی حکمت:

اگر شب قدر کو مخفی بھی مان لیا جائے تو اس کی متعدد وجوہات میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بہت سی چیزوں کو اپنی حکمتوں کی وجہ سے مخفی رکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ بندے پر کس عبادت سے راضی ہوا اسے مخفی رکھا، کس گناہ سے ناراض ہوا اسے مخفی رکھا، تاکہ بندہ ہر عبادت میں کوشش کرے اور ہر گناہ سے بچے۔

ولی کی علامت کو مقرر نہیں کیا گیا اسے مخفی رکھا تاکہ انسان ہر نیکوکار کی تعظیم

کرتے قبولیت توبہ کو پوشیدہ رکھا تا کہ بندہ مسلسل توبہ کرتا رہے۔

موت اور قیامت کے وقت کو چھپائے رکھا تا کہ بندہ ہر گھڑی گناہوں سے باز رہے اور نیکی کی کوشش کرے اور اسی طرح لیلۃ القدر کو مخفی رکھنے کی یہ حکمت ہے کہ لوگ رمضان المبارک کی ہر رات کو لیلۃ القدر سمجھ کر اس کی تعظیم کریں اور اس کی ہر رات میں جاگ جاگ کر عبادت کریں۔ (تفسیر کبیر ج ۳۲ ص ۲۸)

شب قدر کے فضائل:

شب قدر کی فضیلت واہمیت کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے پوری سورۃ القدر کو نازل فرمایا ارشاد باری تعالیٰ ہے:

انا انزلناہ فی لیلة القدر ٥ وما ادراك مالیلة القدر ٥لیلة القدر خیر من الف شهر ٥ تنزل الملائكة والروح فیها باذن ربهم من كل امر ٥ سلام هی حتی مطلع الفجر ٥(القدر)

ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں اتارا ہے اور تمہیں کیا معلوم کہ لیلۃ القدر کیا ہے؟ لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس میں فرشتے اور روح (جبرئیل) اپنے رب کے اذن سے ہر حکم لے کر اترتے ہیں، سراسر سلامتی والی ہے، وہ فجر کے طلوع ہونے تک ہے۔

احادیث مبارکہ:

حضور اکرم ﷺ کے چند ارشادات درج ذیل ہیں

۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

عن النبی صلی الله علیه وسلم من صام رمضان ایماناً واحتسابا

غفرله ماتقدم من ذنبه و من قام ليلة القدر ايمانا واحتسابا غفرله ما تقدم من ذنبه۔ (بخاری ج۱ ص ۲۷۰، مسلم ج۱ ص ۲۵۹، مشکوٰۃ ص ۱۷۳)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جسنے ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان المبارک کے روزے رکھے، اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور جس نے لیلۃ القدر میں ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کیا اسکے گذشتہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔

۲......حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فمن قامها ابتغآء ها ايمانا واحتسابا ثم وفّقت له غفرله ماتقدم من ذنبه وما تأ خر۔ (مسند احمد ج۵ ص ۳۱۸، طبرانی کبیر، مجمع الزوائد ج۳ ص ۷۵)

جسنے شب قدر کو تلاش کرتے ہوئے ایمان اور ثواب کی نیت سے اس میں قیام کیا پھر وہ اسے دی بھی گئی تو اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں

۳......حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

شهر فيه ليلة خير من الف شهر الحديث۔

(مشکوٰۃ ص ۱۷۴، شعب الایمان ج۷ ص ۲۱۹)

اس ماہ میں ایک ایسی رات (لیلۃ القدر) ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

۴......ایک روایت میں ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليلة القدر فى العشر البواقى من قامهن ابتغآء حسبتهنّ فان الله تبارك وتعالىٰ يغفرله ماتقدم من ذنبه وما تأخر الحديث۔ (مسند احمد ج۵ ص ۳۲۴، مجمع الزوائد ج۳ ص ۱۷۵)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لیلۃ القدر آخری عشرے میں ہے جو ان میں ثواب کی

نیت سے قیام کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دے گا۔

نزول ملائکہ:

اس رات میں فرشتے اور حضرت جبرائیل امین کا خصوصی نزول ہوتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

تنزل الملائکۃ والروح فیھا باذن ربھم من کل امر سلام الآیہ۔(القدر)

یعنی اس رات میں فرشتے اور جبریل اپنے رب کے اذن سے ہر کام کی سلامتی لے کر اترتے ہیں۔

۱......حضرت انس بن مالک ﷜ بیان کرتے ہیں:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان لیلۃ القدر نزل جبریل علیہ السلام فی کبکبۃ من الملائکۃ یصلون علی کل عبد قائم اوقاعد یذکر اللہ عزوجل (الحدیث)۔(شعب الایمان ج۳ ص ۳۴۳، مشکوٰۃ ص ۱۸۲)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب لیلۃ القدر ہوتی ہے تو جبریل ؑ فرشتوں کے جھرمٹ میں اترتے ہیں اور ہر اس بندے پر رحمت کی دعا کرتے ہیں جو کھڑے یا بیٹھے خدا کا ذکر کرتا ہے۔

۲۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی طویل روایت میں ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اذا کانت لیلۃ القدر یا مر اللہ عزوجل جبرائیل علیہ السلام فیھبط فی کبکبۃ من الملائکۃ ومعھم لواء اخضر فیرکزوا اللواء علی ظھر الکعبۃ

ولـه مائة جناح منها جناحان لا ينشرهما الافي تلك الليلة فينشرهما في تلك الليلة فيجاوزان المشرق الى المغرب فيحث جبرائيل عليه السلام الملائكة في هـذه الليلة فيسلمون على كل قائم وقاعد ومصل وذاكر ويصافحونهم ويؤمنون على دعائهم حتى يطلع الفجر فاذا اطلع الفجر ينادى جبرائيل عليـه السلام معاشر الملائكة الرحيل الرحيل فيقولون يا جبرائيل فماصنع الله في حوائج المومنين من امة احمد صلى الله عليه وسلم فيقول نظر الله اليهـم فـي هـذة الليلة فعفا عنهم وغفر لهم الا اربعة فقلنا يا رسول الله من هـم قال رجل مدمن خمر وعاق لوالديه وقاطع رحم ومشاحن قلنا يارسول الله ما المشاحن قال هو المصارم ۔

(الترغیب والترھیب ج۲ص۱۰۱،فضائل الاوقات ص۲۵۱)

جب لیلۃ القدر ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرماتا ہے، تو وہ فرشتوں کے جھرمٹ میں زمین کی طرف نزول فرماتے ہیں، ان کے پاس سبز جھنڈا ہوتا ہے، جسے وہ کعبہ کی چھت پر نصب کرتے ہیں اور حضرت جبرئیل کے سو پر ہیں، جن میں دو پر ایسے ہیں، جنہیں وہ صرف اس رات میں کھولتے ہیں تو وہ مشرق سے مغرب تک دراز ہو جاتے ہیں پھر جبرئیل اس رات فرشتوں کو ابھارتے ہیں کہ وہ ہر کھڑے، بیٹھے، نماز پڑھنے والے اور ذکر کرنے والے کیلئے سلامتی کی دعا کریں اور ان سے مصافحہ کریں، تو وہ ان کی دعاؤں پر آمین کہتے ہیں فجر طلوع ہونے تک، پس جب فجر طلوع ہو جاتی ہے تو جبرئیل پکارتے ہیں، اے فرشتو! کوچ کرو، کوچ کرو، تو وہ پوچھتے ہیں: اے جبرئیل اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کی حاجات کے بارے میں کیا فیصلہ فرمایا ہے جبرئیل کہتے ہیں اللہ

تعالیٰ نے اس رات میں انہیں نظر رحمت سے دیکھا ہے اور انہیں معاف کر دیا اور بخش دیا ہے، سوائے چار افراد کے ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ چار افراد کونسے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: شراب کا عادی، والدین کا نافرمان رشتے توڑنے والا اور مشاحن ہم نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! مشاحن کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا مصارم یعنی کینہ پرور۔

۳......ایک روایت کے مطابق یہ ہے کہ

حضرت جبرئیل علیہ السلام اس رات عبادت کرنے والے ایمانداروں سے مصافحہ بھی کرتے ہیں جسکی نشانی یہ ہے کہ دل نرم پڑ جاتے ہیں، آنکھیں بہہ جاتی ہیں اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر ج۴ ص ۵۳۵)

۴......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک طویل روایت کا ترجمہ درج ذیل ہے:

جب لیلۃ القدر آتی ہے اللہ تعالیٰ حضرت جبرئیل کو حکم فرماتا ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ کے ساکنوں کو اپنے ساتھ لے کر زمین کی طرف چلے جاؤ، چنانچہ وہ سات ہزار فرشتے نور کے نیزے لے کر زمین پر نازل ہوتے ہیں تو حضرت جبرئیل اپنا جھنڈا زمین پر گاڑ دیتے ہیں اور فرشتے چار مقامات پر اپنے نیزے نصب کرتے ہیں، کعبہ کے قریب، روضہ نبوی کے قریب، مسجد اقصیٰ کے قریب اور مسجد طور سینا کے قریب پھر حضرت جبرئیل فرشتوں سے فرماتے ہیں: بکھر جاؤ، وہ پھیل جاتے ہیں اور کوئی مکان، کوئی حجرہ، کوئی گھر اور کوئی کشتی ایسی نہیں چھوڑتے جس میں کوئی مومن مرد یا عورت ہو مگر اس تک پہنچ جاتے ہیں، ہاں جس گھر میں کتا، سور، شرابی زانی یا تصویر ہو وہاں نہیں جاتے۔ وہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی تسبیح، تقدیس اور تکبیر کرتے رہتے ہے اور امت محمدیہ کیلئے دعائے بخشش۔ جب فجر کا وقت ہوتا ہے تمام فرشتے آسمان طرف چلتے ہیں آسمان دنیا (پہلے آسمان) کے

فرشتے ان کا استقبال کرتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ضروریات کے متعلق کیا فیصلہ کیا ہے؟ حضرت جبرئیل فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بخش دیا ہے اور ان کی شفاعت سے گناہ گاروں کو معاف فرمانے کا وعدہ کیا ہے یہ سن کر آسمان دنیا کے فرشتے اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتقدیس اور حمد وثنا بلند آواز سے کرتے ہیں اور اس امت کو جو بخشش اور رضا مندی نصیب ہوتی ہے اس پر اسکا شکرادا کرتے ہیں پھر وہ اگلے آسمان والے فرشتوں کے پاس جاتے ہیں اور وہ ان کا استقبال کرتے ہیں اسی طرح ساتوں آسمانوں پر استقبال ہوتا ہے اور نعمت خداوندی کا شکرادا کیا جاتا ہے۔ بعدازیں حضرت جبرئیل فرماتے ہیں تمام فرشتے اپنی اپنی جگہوں پر چلے جاؤ چنانچہ وہ اپنے اپنے مقامات پر چلے جاتے ہیں اور سدرۃ المنتہیٰ کے فرشتے بھی اپنی جگہ چلے جاتے ہیں، سدرہ المنتہیٰ کے فرشتے دریافت کرتے ہیں تم کہاں تھے؟ وہ پہلے آسمان والے فرشتوں کی طرح کا جواب دیتے ہیں تو وہ بھی خدا کی تسبیح وتقدیس اور حمد وثناء میں اپنی زبانیں حرکت میں لاتے ہیں اور بلند آواز سے یہ عمل بجالاتے ہیں، ان کی آوازوں کو جنت الماویٰ کے فرشتے سن لیتے ہیں، پھر جنت نعیم، جنت عدن، جنت فردوس اور پھر عرش الٰہی ان کی آوازیں سنتا ہے اور اللہ کی تسبیح وتقدیس اور حمد وثناء میں اپنی آواز بلند کرتا ہے اور نعمت خداوندی پر شکر بجالاتا ہے، اللہ تعالیٰ خوب جاننے کے باوجود فرماتا ہے، اے میرے عرش! تو اپنی آواز کو کیوں بلند کرتا ہے؟ وہ عرض کرتا ہے مولا! مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تو نے امت محمدیہ کے عبادت گذاروں کو بخش دیا ہے، اور ان کی شفاعت کو گناہگاروں کے حق میں قبول فرمالیا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اے میرے عرش تو نے سچ کہا، امت محمدیہ کیلئے میرے پاس نوازش اور انعام واکرام کی اس قدر کثیر چیزیں ہیں، جو

نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی انسان کے دل پر ان کا خیال گذرا۔
(تفسیر مجمع البیان ج ۱۰ ص ۵۲۰، روح المعانی ج ۱۵ ص ۳۲۴، تفسیر قرطبی ج ۱۰ ص ۱۳۷ جزء ۲۰)

شب قدر کی خصوصی دعا:

لیلۃ اللہ کی اصل عبادت قیام، یعنی نماز ہے اس لیئے اس رات زیادہ سے زیادہ نوافل پڑھنے اور توبہ واستغفار میں کوشش کرنی چاہیئے، بعض صالحین نے اس رات کی عبادت کے مخصوص طریقے بتائے ہیں، مختلف نوافل ذکر کیئے ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

❁...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! اگر میں لیلۃ القدر کو پالوں، تو کونسی دعا مانگوں؟

آپ نے فرمایا یہ دعا مانگنا:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ۔

(مسند احمد ج ۶ ص ۲۰۸، المستدرک ج ۱ ص ۵۳۰، ترمذی ج ۲ ص ۱۹۱، ابن ماجہ ص ۲۸۲، شعب الایمان ج ۳ ص ۳۳۹)

اے اللہ! تو معاف فرمانے والا ہے، معافی کو پسند کرتا ہے، تو مجھے بھی معاف فرما!

شب قدر کی علامت:

بعض روایات میں شب قدر کی چند علامات بیان کی گئی ہیں۔ چنانچہ:

۱...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ: یہ ایک نرم، چمکدار رات ہے نہ گرم نہ سرد، اسکی صبح کو سورج کمزور اور سرخ طلوع ہوتا ہے۔

(شعب الایمان ج ۳ ص ۲۴۰، ابن خزیمہ ج ۳ ص ۳۳۱)

۲...... حضرت عبادہ بن صامت ﷺ کی روایت میں ہے:

وہ چمکدار کھلی ہوتی ہے، صاف وشفاف اور معتدل، نہ گرم نہ سرد گویا اس میں چاند کھلا ہوا ہے اور اس کے بعد کی صبح کو سورج بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے بالکل برابر، ٹکیہ کی طرح، جیسا کہ چودھویں رات کا چاند، شیطان اس دن کے سورج کیساتھ نہیں نکل سکتا۔ (مسند احمد ج ۵ ص ۳۲۴، مجمع الزوائد ج ۳ ص ۱۷۵)

۳...... حضرت ابی بن کعب ﷺ کی روایت میں بھی ہے کہ اکی صبح کو سورج بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے۔ (مسلم ج ۱ ص ۲۷۰، ابوداؤد ج ۱ ص ۱۹۵، ترمذی ج ۱ ص ۹۸، مشکوٰۃ ص ۱۸۲)

شب قدر سے محروم لوگ:

لیلۃ القدر خدا کا عظیم انعام ہے، اسے پانے کی کوشش کرنی چاہیے، اس سے محرومی بہت بڑی بے برکتی ہے، حضرت انس ﷺ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ماہ میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار ماہ سے بہتر ہے

من حرمها فقد حرم الخير كله ولا يحرم خيرها الا كل محروم۔

(ابن ماجہ ص ۱۲۰، مشکوٰۃ ص ۱۷۳)

جو اس رات سے محروم ہو گیا وہ ہر طرح کی بھلائی سے محروم ہوا اور اس کی بھلائی سے بالکل بے نصیب ہی محروم ہوتا ہے۔

روایات میں موجود ہے کہ عادی شراب خور، والدین کا نافرمان، رشتے ناطے توڑنے والا اور کینہ پرور اس سے محروم رہتا ہے۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ، وما علینا الا البلاغ المبین۔

نعت رسول مقبول ﷺ

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں
جب آ گئی ہیں جوش رحمت پہ اُن کی آنکھوں
جلتے بجھا دیے ہیں روتے ہنسا دیئے ہیں
اک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا
تم نے تو چلتے پھرتے مردے جلا دیئے ہیں
اُن کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آ گئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں
ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اُٹھتے ہوں گے؟
اب تو غنی کے در پر بستر جما دیئے ہیں
میرے کرم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں دُر بے بہا دیئے ہیں
اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہو گا
رو رو کے مصطفٰی (ﷺ) نے دریا بہا دیئے ہیں
ملک سخن کی شاہی تم کو رضاؔ مسلم
جس سمت آ گئے ہو سکے بیٹھا دیئے ہیں

پانچواں بیان

چند مخصوص راتیں

خطبہ

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام علٰى رسوله النبى الكريم وعلٰى آله واصحابه اجمعين اما بعد! فاعوذبالله من الشيطٰن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔ والفجر وليال عشر ۔ صدق الله العظيم وصدق رسوله النبى الكريم

الصلوٰة والسلام عليك يارسول الله

وعلٰى الك واصحابك يا حبيب الله

محترم سامعین! اللہ تعالیٰ کی ہر بنائی ہوئی چیز میں بہت ساری حکمتیں کارفرما ہیں۔ اس کی ہر نعمت ہی باعث برکت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے رات بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ ہر رات ہی اپنی جگہ بابرکت ہے۔ لیکن کچھ راتوں کے مخصوص فضائل بھی بیان کیئے گئے ہیں۔ اختصار کے ساتھ ان کا ذکر پیش خدمت ہے۔

ذوالحجہ کی ابتدائی دس راتیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

والفجر وليال عشر والشفع والوتر والليل اذا يسر ۔ (الفجر، ۱ تا ۴)

ترجمہ: فجر کی قسم ۔ دس راتوں کی قسم ۔ جفت کی قسم ۔ طاق کی قسم ۔ رات کی قسم جب وہ گزرنے لگے۔

حافظ ابن کثیر علیہ الرحمۃ نے حضرت علی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور مجاہد، عکرمہ،

سدی اور محمد بن کعب علیہم الرحمۃ سے بیان کیا ہے:

المراد بہ فجر یوم النحر خاصۃ۔

اس آیت میں "الفجر" سے دس ذوالحجہ کی فجر مراد ہے۔

(تفسیر ابن کثیر ج ۶ ص ۴۴۹ قدیمی کتب خانہ)

اور دس راتوں کے بارے میں لکھتے ہیں:

واللیالی العشر المراد بھا عشر ذی الحجۃ......الخ۔(ایضاً)

دس راتوں سے ذوالحجہ کا عشرہ مراد ہے۔

حضرت ابن عباس، ابن زبیر، مجاہد اور بہت سارے متقدمین و متاخرین کا یہی قول ہے۔

❁......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: والفجر ولیال عشر قال العشر عشر الاضحی والوتر یوم عرفۃ والشفع یوم النحر۔(فضائل الاوقات للبیہقی ص ۳۴۰)

دس راتوں سے مراد ذوالحجہ کا پہلا عشرہ ہے اور طاق سے مراد نو ذوالحجہ ہے اور جفت سے مراد دس ذوالحجہ یعنی قربانی کا دن مراد ہے۔

گویا مندرجہ بالا آیات قرآنیہ میں ان دس راتوں کی قسم ارشاد فرما کر ان کی عظمت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

عیدین کی راتیں:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

آپ نے ارشاد فرمایا: من قام لیلتی العیدین محتسبا للہ لم یمت قلبہ

یوم تموت القلوب۔ (سنن ابن ماجہ ص ۱۲۸، الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۱۵۲)

جس نے عیدین (عید الفطر و عید الاضحیٰ) کی راتوں کو اللہ کی رضا کے لیے قیام کیا اس کا دل اس دن مردہ نہیں ہوگا جس دن (لوگوں کے) دل مردہ ہو جائیں گے۔

❀...... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: من احیا اللیالی الخمس وجبت له الجنة لیلة الترویة ولیلة عرفةولیلة النحر ولیلة الفطر ولیلة النصف من شعبان

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۱۵۲)

جس شخص نے پانچ راتوں (میں ذکر و فکر اور عبادت و ریاضت بجا لا کر انہیں) زندہ رکھا اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔

(۱) آٹھویں ذی الحجہ کی رات (۲) نویں ذی الحجہ کی رات

(۳) عید الاضحیٰ کی رات (۴) عید الفطر کی رات

(۵) پندرھویں شعبان کی رات

رجب کی پہلی رات:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خمس لیال لا یرد فیهن الدعاء لیلة الجمعة واول لیلة من رجب ولیلة النصف من شعبان ولیلة العید۔

(شعب الایمان ج ۳ ص ۳۴۲، فضائل الاوقات ص ۳۱۲، مصنف عبد الرزاق ج ۴ ص ۳۱۷)

پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں کی جانے والی دعا رد نہیں ہوتی

(۱)جمعہ کی رات (۲)رجب کی پہلی رات (۳)شعبان کی پندرھویں رات

(۴)عیدالفطر کی رات (۵)عیدالاضحیٰ کی رات

جمعہ کی رات:

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: من مات یوم الجمعة اولیلة الجمعة اجیر من عذاب القبر وجاء یوم القیٰمة علیه طابع الشھدآء۔(شرح الصدور ص ۲۰۹)

جو مسلمان جمعہ یا شب جمعہ میں فوت ہو جاتا ہے، اسے عذاب قبر سے پناہ دے دی جاتی ہے اور وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس پر شہیدوں کی مہر ہوگی۔

❁......حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مامن مسلم یموت یوم الجمعة اولیلة الجمعة الا وقاہ اللہ فتنة القبر (ترمذی ج ۱ ص ۱۰۵، مسند احمد ج ۲ ص ۱۶۹، مشکوٰۃ ص ۱۲۱)

جو کوئی مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قبر کے فتنہ سے محفوظ فرما دیتا ہے۔

شب معراج:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حوله لنریه من اٰیاتنا انه ھو السمیع البصیر۔(الاسرآء، ۱)

پاک ہے وہ جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ

تک جس کے گردا گرد ہم نے برکت رکھی تا کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بے شک وہ سننے والا، دیکھنے والا ہے۔

شب میلاد النبی ﷺ:

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

"بلاشبہ شب میلاد لیلۃ القدر سے افضل ہے۔اس لیے کہ میلاد کی رات خود حضور ﷺ کے ظہور کی رات ہے اور شب قدر حضور کو عطا کی گئی اور ظاہر ہے کہ جس رات کو آپ کی ذات مقدسہ سے شرف ملا وہ اس رات سے ضرور افضل قرار پائے گی، جو حضور کو دیئے جانے کی وجہ سے شرف والی بنی ہے، لیلۃ القدر نزول قرآن کی وجہ سے مشرف ہوئی اور لیلۃ المیلاد بنفس نفیس حضور ﷺ کے ظہور مبارک سے شرف یاب ہوئی۔ اور اس لیے بھی لیلۃ القدر میں (صرف) حضور ﷺ کی امت پر فضل و احسان ہوا اور لیلۃ المیلاد میں تمام موجودات عالم پر اللہ تعالیٰ نے فضل و احسان کیا، کیونکہ حضور رحمۃ للعالمین ہیں، جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی نعمتیں تمام خلائق اہل السموات والارضین پر عام ہوگئیں۔ (ما ثبت من السنہ ص ۷۸، ونحوہٗ فی مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۱)

❁......امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی لیلۃ المیلاد کے لیلۃ القدر سے افضل ہونے پر یہی دلایل مزید تفصیل کے ساتھ قائم فرمائے ہیں ملاحظہ ہو! مواہب لدنیہ ج ۱ ص ۲۷، ۲۶

❁......یہی مضمون زرقانی شرح مواہب جلد ۱ صفحہ ۲۵۵، الانوار المحمدیہ صفحہ ۲۸۔ جواہر البحار جلد ۲ صفحہ ۴۲۶، جلد ۳ صفحہ ۴۲۴ پر بھی موجود ہے۔

نوٹ: مخالفین کے معتمد مولانا عبدالحی لکھنوی نے شیخ محقق کے حوالے سے لکھا ہے:

''ہم کہتے ہیں کہ حضور شب میلاد میں پیدا ہوئے تو یہ رات شب قدر سے بلا شبہ افضل ہے''۔ (مجموعۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۸۷)

❀...... حافظ ابن حجر عسقلانی سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اسی وجہ سے بعضوں نے کہا ہے کہ شب میلاد شب قدر سے افضل ہے۔ (ایضا ج ۱ ص ۸۷)

نوٹ: عابد میاں دیوبندی نے اپنی کتاب رحمۃ للعالمین جلد اول میں بھی شب میلاد کے لیلۃ القدر سے افضل ہونے پر مذکورہ دلائل لکھے ہیں۔

ہر رات کی فضیلت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

ینزل ربنا تبارك وتعالى كل ليلة الى السمآء الدنيا حين يبقى ثلث الليل الاخر يقول من يدعونى فاستجيب له من يسأ لنى فاعطيه من يستغفرنى فاغفرلهٗ۔ (بخاری ج ۲ ص ۹۳۶، مسلم ج ۱ ص ۲۵۸)

ہمارا مالک و مولیٰ ہر رات کو جس وقت آخری تہائی رات باقی رہ جاتی ہے آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا اور ارشاد فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا کرے اور میں اس کی دعا قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اس کو عطا کروں، کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے میں اس کو بخش دوں۔

وما علينا الا البلاغ



نوافل اوران کی فضیلت

سنت، نفل، تطوع، مندوب، مستحب، مرغب، حسن یہ تمام الفاظ ہم معنیٰ ہیں جن کا کرنا ثواب اور نہ کرنا گناہ نہیں۔ نفلی عبادات کو قرآن وحدیث میں ''تطوع'' کہا گیا ہے۔ اس سے مراد وہ عبادت ہے کہ جس کا شریعت میں بندے کو مکلف نہ کیا گیا ہو، بندہ اپنی خوشی سے کرے، یہ لفظ ہر نفلی عبادت پر بھی بولا جاتا ہے۔ اور سنتوں کو بھی نفل کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ بعض سنتیں مؤکدہ ہوتی ہیں جو حضور اکرم ﷺ نے ہمیشہ پڑھیں، اور بعض غیر مؤکدہ، جو آپ ﷺ نے کبھی کبھی پڑھیں۔

حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت میں فرائض کا نقصان نوافل سے پورا کیا جائے گا۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ h فرماتے ہیں:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بندے کا وہ عمل جس کا قیامت کے دن پہلے حساب ہوگا وہ اس کی نماز ہے، اگر نماز ٹھیک ہوگئی تو بندہ کامیاب ہوگیا اور نجات پا گیا اور اگر نماز بگڑ گئی تو محروم رہ گیا اور نقصان پا گیا اگر بندے کے فرضوں میں کمی ہوگی تو رب تعالیٰ فرمائے گا کہ دیکھو کیا میرے بندے کے پاس کچھ نفل ہیں، ان سے فرض کی کمی پوری کردی جائے گی۔ پھر بقیہ اعمال اسی طرح ہوں گے۔

(مشکوٰۃ ص ۱۱۷، ابوداؤد ج ۱ ص ۱۲۶، ابن ماجہ ص ۱۰۴، ترمذی ج ۱ ص ۵۵، نسائی ج ۱ ص ۸۱،۸۲، دارمی ج ۱ ص ۳۶۱، مسند احمد مسند المکثرین مسند ابی ہریرہ h)

فائدہ: واضح رہے یہاں کمی سے ادا میں کمی مراد نہیں بلکہ طریقہ ادا میں کمی مراد ہے یعنی اگر کسی نے فرائض ناقص طریقہ سے ادا کیے ہوں گے تو وہ کمی نوافل سے پوری کر دی جائے گی، یہ مطلب نہیں کہ وہ بندہ فرض نماز نہ پڑھے نفل پڑھتا رہے اور وہاں نفل فرض بن جائیں۔ (از لمعات)

(مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ج ۲ ص ۲۹۹ تسبیح کا بیان)

ہر روز بارہ رکعات:

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دن رات میں بارہ رکعتیں پڑھا کرے اس کے لئے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔ چار ظہر سے پہلے دو ظہر کے بعد دو رکعتیں مغرب کے بعد دو رکعتیں عشاء کے بعد دو رکعتیں فجر سے پہلے۔

(ترمذی ج ۱ ص ۵۵، نسائی ج ۱ ص ۲۵۶، ابن ماجہ ص ۸۱، مشکوٰۃ ص ۱۰۳، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۱۰۸)

❁...... حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ علیہا ہی سے روایت ہے:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جو مسلمان بندہ فرض نماز کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہر روز بارہ رکعت نفل پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔ (مسلم ج ۱ ص ۲۵۱، مشکوٰۃ ص ۱۰۳)

فرض کے بعد نفل:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعت پڑھیں اور ظہر کے بعد دو رکعت پڑھیں اور مغرب کے بعد دو رکعت پڑھیں اور عشاء کے بعد دو رکعت پڑھیں اور جمعہ کے بعد دو رکعت پڑھیں، رہی مغرب اور عشاء (کے بعد) تو وہ آپ نے اپنے گھر میں پڑھیں۔ (صحیح بخاری ج۱ ص۱۵۶)

فجر کی سنتیں:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

نبی کریم ﷺ فجر کی سنتوں سے زیادہ کسی نفل پر حفاظت نہ فرماتے تھے۔

(بخاری ج۱ ص۱۵۶، مسلم ج۱ ص۲۵۱، مشکوٰۃ ص۱۰۴)

❁...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مزید فرماتی ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فجر کی سنتیں دنیا اور دنیا کی چیزوں سے بہتر ہیں۔

(مسلم ج۱ ص۲۵۱، ترمذی ج۱ ص۵۶، مشکوٰۃ ص۱۰۴)

ظہر سے پہلے چار سنتیں:

حضرت ام حبیبہ، نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتی ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ظہر سے پہلے چار رکعات اور ظہر کے بعد چار رکعات کی حفاظت کی، اس پر دوزخ حرام ہو جائے گی۔

(سنن ابوداؤد ج۱ ص۱۸۰، سنن ترمذی ص۵۷، سنن نسائی ج۱ ص۲۵۷، سنن ابن ماجہ ص۸۲، مسند احمد ج۶ ص۳۲۵)

❁...... حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ظہر سے پہلے چار رکعات جن کے درمیان سلام نہ ہو، ان کے پڑھنے والوں کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

(سنن ابوداؤد ج ۱ ص ۱۸۰)

❁...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی کریم ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھتے تھے اور ظہر کے بعد دو رکعت پڑھتے تھے۔ (سنن ترمذی ج ۱ ص ۵۷، مسند احمد ماجہ ج ۱ ص ۸۵)

❁...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں:

جب نبی کریم ﷺ ظہر سے پہلے چار سنتیں نہ پڑھتے تو ان کو ظہر کے بعد پڑھتے۔ (سنن ترمذی ج ۱ ص ۵۷، سنن ابن ماجہ ص ۸۲)

❁...... حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ظہر کے پہلے چار رکعتیں جن کے بیچ سلام نہ ہو، ان کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

(ابوداؤد ج ۱ ص ۱۸۰، ابن ماجہ ص ۸۲، مشکوٰۃ ص ۱۰۴)

❁...... حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

نبی کریم ﷺ سورج ڈھلنے کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے اور فرماتے تھے کہ یہ وہ گھڑی ہے جس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ اس گھڑی میں میرا نیک عمل چڑھے۔ (ترمذی ج ۱ ص ۶۳، مشکوٰۃ ص ۱۰۴)

❁...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ظہر کے پہلے زوال کے بعد

چار رکعتیں نماز تہجد کی اتنی رکعتوں کے برابر رکھی جاتی ہیں اور نہیں ہے کوئی چیز مگر وہ اس گھڑی اللہ کی تسبیح کرتی ہے پھر تلاوت فرمائی کہ "مائل ہوتے ہیں، ان کے سائے دائیں بائیں اللہ کو سجدہ کرتے عاجز ہوکر"۔

(ترمذی ج ا ص ۱۴۱، شعب الایمان ج ۷ ص ۸۳ برقم: ۲۹۳۶، مشکوٰۃ ص ۱۰۵)

ظہر سے پہلے دو رکعت:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں:

میں نے نبی ﷺ کی دس رکعات محفوظ کررکھی ہیں دو رکعت ظہر سے پہلے اور دو رکعت ظہر کے بعد اور دو رکعت مغرب کے بعد اپنے گھر میں، اور دو رکعت عشاء کے بعد اپنے گھر میں، اور دو رکعت صبح سے پہلے اور اس وقت میں کوئی نبی کریم ﷺ کے پاس نہیں جاتا تھا۔ (حضرت ابن عمر i نے کہا:) مجھے حضرت حفصہ k نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: جب مؤذن اذان دیتا اور فجر طلوع ہوجاتی تو آپ دو رکعت نماز پڑھتے۔ (بخاری ج ا ص ۱۵۷، مشکوٰۃ ص ۱۰۴)

عصر سے پہلے چار سنتیں:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ اس شخص پر رحم کرے جس نے عصر سے پہلے چار رکعت پڑھیں (سنن ابوداؤد ج ا ص ۱۸۰، سنن ترمذی ج ا ص ۵۸، مسند احمد ج ۲ ص ۱۱۷)

❁...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے جن کے درمیان مقرب

فرشتوں اوران کے مطیع مسلمانوں اور مومنوں پر سلام سے فاصلہ کرتے تھے۔

(ترمذی ج۱ص ۵۸، مشکوٰۃ ص ۱۰۴)

❁...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزید فرماتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

(ابوداؤد ج۱ص ۱۸۰، مشکوٰۃ ص ۱۰۴)

مغرب کے بعد نفل:

حضرت کعب ابن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنی عبدالاشہل کی مسجد میں تشریف لے گئے تو وہاں مغرب پڑھی جب لوگ اپنی نماز پڑھ چکے تو حضور نے انہیں اس کے بعد نفل پڑھتے دیکھا تو فرمایا کہ یہ گھروں کی نماز ہے۔ (ابوداؤد ج۱ص ۱۸۴، مشکوٰۃ ص ۱۰۵)

❁...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد مغرب دو رکعتوں میں لمبی قرأت کرتے تھے حتیٰ کہ مسجد والے متفرق ہو جاتے۔ (ابوداؤد ج۱ص ۱۸۴، مشکوٰۃ ص ۱۰۵)

❁...... حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

مغرب کے بعد دو رکعتیں جلدی پڑھو کیونکہ وہ دونوں فرضوں کے ساتھ اُٹھائی جاتی ہیں۔ (مشکوٰۃ ص ۱۰۵، شعب الایمان للبیہقی ج ۷ص ۹۷ برقم: ۲۹۳۲)

❁...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے جن کے

درمیان کوئی بُری بات نہ کرے تو یہ بارہ برس کی عبادت کے برابر ہوں گی۔

(ترمذی ج۱ص۵۸،مشکوٰۃ ص۱۰۴)

✿...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد بیس رکعتیں پڑھے، اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔(ترمذی ج۱ص۵۸،مشکوٰۃ ص۱۰۴)

عشاء کے بعد چار رکعت:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی عشاء نہ پڑھی جس کے بعد میرے پاس تشریف لائے مگر چار یا چھ رکعتیں پڑھ لیں۔(ابوداؤد ج۱ص۱۸۵،مشکوٰۃ ص۱۰۴)

نماز جمعہ کی سنتیں اور نوافل:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد نماز نہ پڑھتے حتیٰ کہ لوٹ آتے تھے پھر اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے۔

(بخاری ج۱ص۱۲۸،۱۵۶،مسلم ج۱ص۲۸۸،مؤطا امام مالک ص۱۵۱،ابوداؤد ج۱ ص۱۷۸،نسائی ج۱ص۱۳۹،۲۱۰،مشکوٰۃ ص۱۰۴،مصنف عبدالرزاق ج۳ص۶۵)

فائدہ: جمعہ کے دن نماز کے بعد کے متعلق تین طرح کی روایتیں ہیں:

(۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ کے بعد دو رکعت ادا فرماتے تھے۔ملاحظہ ہو!

(ترمذی ج۱ص۶۸،۶۹، مصنف ابن ابی شیبہ ج۲ص۴۰،دارمی ج۱ص

۴۴۵، ابوداؤد ج۱ ص ۱۶۰)

(۲) چار رکعت: جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو تم میں جمعہ کے بعد نماز پڑھے تو چار رکعتیں پڑھ لے۔(مسلم ج۱ ص ۲۸۸، مشکوٰۃ ص ۱۰۴، ترمذی ج۱ ص ۶۹، مصنف ابن ابی شیبہ ج۲ ص ۱۴۱، مصنف عبدالرزاق ج۳ ص ۲۴۸، سنن الدارمی ص ۴۴۶)

❁...... ایک اور روایت میں ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی تم میں جمعہ پڑھے تو اس کے بعد چار رکعتیں پڑھ لے۔(مسلم ج۱ ص ۲۸۸، مشکوٰۃ ص ۱۰۴)

(۳) چھ رکعت: جیسا کہ درج ذیل مقامات پر آپ ﷺ کا عمل بیان کیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو! ترمذی ج۱ ص ۶۹، ابوداؤد ج۱ ص ۱۸۰۔

❁...... حضرت عطا فرماتے ہیں:

حضرت ابن عمر جب مکہ میں جمعہ پڑھتے تو آگے بڑھتے پھر دو رکعتیں پڑھتے پھر آگے بڑھتے تو چار پڑھتے، اور جب مدینہ میں ہوتے اور جمعہ پڑھتے تو اپنے گھر لوٹ جاتے، دو رکعتیں پڑھتے اور مسجد میں نہ پڑھتے، ان سے پوچھا گیا تو کہا کہ رسول اللہ ﷺ ایسے ہی کرتے تھے۔(ابوداؤد ج۱ ص ۱۶۰، مشکوٰۃ ص ۱۰۵)

دو نمازوں کے درمیان میں فاصلہ کرنا:

حضرت عمرو بن عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

نافع ابن جبیر نے انہیں حضرت سائب کے پاس اس چیز کے پوچھنے کے لئے

بھیجا جو امیر معاویہ نے ان سے نماز میں دیکھی ہو۔ انہوں نے فرمایا: ہاں میں نے امیر معاویہ کے ساتھ مقصورے میں جمعہ پڑھا۔ جب امام نے سلام پھیرا تو میں اسی جگہ کھڑا ہوگیا، جب وہ چلا گیا تو مجھے بلایا اور فرمایا کہ یہ کام آئندہ نہ کرنا جب تم جمعہ پڑھو تو اسے اور نماز سے نہ ملاؤ یہاں تک کہ کوئی بات کرلو یا ہٹ جاؤ، کیونکہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے اس کا حکم دیا کہ بغیر کلام یا بغیر ہٹے نماز کو نماز سے نہ ملائیں۔

(مسلم ج ۱ ص ۲۸۸، مشکوٰۃ ص ۱۰۵)

رات کے قیام کی فضیلت:

رات کو قیام کرنے کی فضیلت کے متعلق کثیر روایات مروی ہیں چند ایک درج ذیل ہیں ہے:

❁...... حضرت ابن عمر i بیان کرتے ہیں:

نبی کریم ﷺ کی (ظاہری) حیات مبارکہ میں جب کوئی شخص خواب دیکھتا تو وہ اس کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیان کرتا، پس میں نے یہ تمنا کی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھوں اور اس کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیان کروں اور میں نوجوان لڑکا تھا اور میں رسول اللہ ﷺ کے عہد میں مسجد میں سوجاتا تھا، پس میں نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے مجھے پکڑ کر دوزخ کی طرف لے گئے، پس دوزخ کنویں کی طرح پیچ دار بنی ہوئی تھی اور اس کی دو چرخیاں تھیں اور اس میں کچھ لوگ تھے جن کو میں پہچانتا تھا، پس میں دل میں کہہ رہا تھا کہ میں دوزخ کی آگ سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں، انہوں نے بیان کیا: پھر ہمیں ایک اور فرشتہ ملا، اس نے مجھ سے کہا: تم ڈرو نہیں، پس میں نے یہ

خواب (اپنی ہمشیرہ) حضرت حفصہ k کو بیان کیا، حضرت حفصہ نے یہ خواب رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا، آپ نے فرمایا: عبداللہ کیا ہی اچھا آدمی ہے، کاش! وہ رات کو اٹھ کر نماز پڑھتا، اس کے بعد وہ رات کو بہت کم سوتے تھے۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۵۱)

❁...... حضرت سیدنا بلال حبشی h و دیگر صحابہ کرام j بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم رات کو اٹھ کر قیام کرنے کو لازم رکھو کیونکہ یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور رات کو قیام کرنا اللہ تعالیٰ کے قرب کا سبب ہے اور گناہوں سے روکنے کا اور بُرے کاموں کو مٹانے کا اور جسم کی بیماریوں کو دور کرنے کا ذریعہ ہے۔

(سنن ترمذی ج ۲ ص ۱۹۴، مشکوٰۃ ص ۱۰۹، الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۴۲۸، سنن بیہقی ج ۲ ص ۵۰۲، المستدرک ج ۱ ص ۴۱۸)

❁...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! جب میں آپ کو دیکھتا ہوں تو میرا دل خوش ہوجاتا ہے اور میری آنکھیں ٹھنڈی ہوجاتی ہیں، مجھے ایسے کام کی خبر دیجئے کہ جب میں وہ کام کرلوں تو میں جنت میں داخل ہوجاؤں، آپ نے فرمایا: کھانا کھلاؤ، بہ کثرت سلام کرو، رات کو اٹھ کر نماز پڑھو، جب لوگ سوئے ہوئے ہوں اور جنت میں سلامتی سے داخل ہوجاؤ۔

(مسند احمد ج ۲ ص ۳۲۳، ۲۹۵، المستدرک ج ۵ ص ۵۵، ابن ابی الدنیا ج ۱ ص ۲۴۶، الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۴۲۴، ۴۲۵)

❁...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

رات کی نماز کی فضیلت دن کی نماز پر اس طرح ہے جس طرح خفیہ صدقہ دینے والے کی فضیلت ظاہراً صدقہ دینے والے پر ہے۔

(المعجم الکبیر ج۹ ص۳۲، کتاب الزہد لابن المبارک برقم:۲۲۳، ابن ابی الدنیا ج۱ ص۲۴۷، الترغیب والترہیب ج۱ ص۴۲۹)

اس شخص کی فضیلت جو رات کو بیدار ہو، پھر نماز پڑھے:

حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص رات کو بیدار ہو کر یہ دعا پڑھے: اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اور اللہ سبحان ہے (ہر عیب سے پاک ہے) اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کی مدد کے بغیر گناہ سے بچنا ممکن ہے نہ نیکی کی طاقت، پھر کہے: اے اللہ! میری مغفرت فرما، یا کوئی اور دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوگی، پھر اگر وضوء کرے تو اس کی نماز قبول ہوگی

(صحیح بخاری:۱۱۵۴، سنن ترمذی:۳۴۱۴، سنن ابوداؤد:۵۰۶۰، سنن ابن ماجہ:۳۸۷۸، سنن دارمی:۲۶۸۷، صحیح ابن حبان:۲۵۹۶، عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی:۷۵۱، حلیۃ الاولیاء ج۵ ص۱۵۹، سنن بیہقی ج۳ ص۵، شرح السنہ:۹۵۳، مسند احمد ج۵ ص۳۱۳)

جو شخص رات کو قیام کرتا ہو، اس کا رات کے قیام کو ترک کرنا مکروہ:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص h بیان کرتے ہیں:

مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبداللہ! فلاں شخص کی مثل نہ ہو جانا، وہ

رات کو قیام کرتا تھا، پھر اس نے رات کا قیام ترک کر دیا۔ (صحیح بخاری:۱۱۵۲)

مرض یا سفر میں عبادت کا ثواب:

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم ﷺ کے صدقے اس امت پر کمال مہربانی فرمائی ہے، کہ اگر کوئی مسلمان صحت و تندرستی کی حالت میں کوئی نیک عمل کرتا ہو، اور وہ بیماری یا سفر کی وجہ سے اس کام کو سرانجام نہ دے سکے تو اللہ تعالیٰ اُسے اس نیک عمل کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ

❁...... حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ بیمار ہو یا سفر کرے تو اس کے لئے اس عمل کی مثل لکھی جاتی ہے جو وہ اقامت اور صحت کی حالت میں کرتا تھا۔

(بخاری ج ص، ابوداؤد ج ص، مصنف عبدالرزاق، مسند احمد ج ۴ ص ۴۱۰)

❁...... سرورِ عالم، حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس شخص کا عبادت میں کوئی حصہ ہو اور اللہ اس کو اس مرض کی وجہ سے اس عبادت سے روک دے تو اللہ عزوجل اس کو اپنے فضل سے اس عبادت کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ (شرح ابن بطال ج ۳ ص ۱۲۰)

❁...... ایک اور روایت میں ہے:

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ کوئی نماز پڑھتا ہو اور اس پر نیند غالب آجائے تو اس کو اس نماز کا اجر دیا جاتا ہے اور اس کی نینداس پر صدقہ ہو جاتی ہے۔

(شرح ابن ابطال ج ۳ ص ۱۲۰)

جو شخص سحر کے وقت سو جائے:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے اور سب سے زیادہ پسندیدہ روزے حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں، حضرت داؤد آدھی رات تک سوتے تھے اور تہائی رات میں قیام کرتے تھے (پھر) رات کے چھٹے حصے میں سوتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

(بخاری ج ۱ ص ۱۵۲،۴۸۶، ۲۶۵، مسلم ج ۱ ص ۳۶۷، سنن نسائی ج ۱ ص ۲۴۲، مصنف عبدالرزاق ج ۴ ص ۲۹۵، سنن کبریٰ ج ۳ ص ۳، حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۲۸۳، مسند احمد ج ۲ ص ۱۸۸)

۞...... حضرت مسروق نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا: نبی ﷺ کو کون سا عمل زیادہ محبوب تھا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جو دائمی ہو، میں نے پوچھا آپ (صبح) کس وقت اٹھتے تھے؟ حضرت عائشہ نے فرمایا: جب مرغ اذان دیتا تھا۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۵۲، ج ۲ ص ۹۵۷، مسلم ج ۱ ص ۲۵۵، ابوداؤد ج ۱ ص ۱۸۶، ۱۸۷، نسائی ج ۱ ص ۲۴۰، مسند ابوداؤد الطیالسی: ۱۴۰۷، سنن کبریٰ بیہقی ج ۳ ص ۳، ۴، صحیح ابن حبان: ۲۴۴۴، کامل ابن عدی ج ۱ ص ۲۱۵، مشکوٰۃ ص ۱۰۷)

تہجد کا بیان:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ومن اللیل فتہجد بہ نافلة لك۔ (الاسراء:۷۹)

اور رات کے کچھ حصے میں تہجد کی نماز پڑھیے، جو خاص آپ کے لیے زیادہ ہے

تہجد کا معنیٰ ہے: نیند کو ترک کر کے اٹھنا اور پھر نماز پڑھنا۔

❁......امام ابو منصور محمد بن ماتریدی حنفی علیہ الرحمہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

حسن بصری نے کہا کہ "نافلة لك" کا معنیٰ ہے: خالص آپ کے لئے، کیونکہ آپ کسی حکم کی تعمیل میں کسی حال میں غفلت نہیں کرتے اور لوگ بہت سے احکام میں غفلت کرتے ہیں۔

تہجد کی فضیلت:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں فضیلت والے لوگ حاملینِ قرآن اور تہجد گزار ہیں۔

(المعجم الکبیر ج ۱۲ ص ۱۲۵، تاریخ بغداد ج ۴ ص ۱۲۴، ج ۸ ص ۸۰، مشکوٰۃ ص ۱۱۰، الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۴۳۱)

اشراق کی نماز کا وقت:

اشراق کا معنی ہے سورج کا طلوع ہونا اور اس کا چمکنا اور نماز اشراق کا اوّل وقت وہ ہے جب سورج ایک نیزہ کی مقدار بلند ہو جاتا ہے اور طلوع آفتاب کے بعد

بیس منٹ گزر جاتے ہیں اور نماز اشراق کا آخر وقت وہ ہوتا ہے جب چاشت کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہے، اس لیے چاشت کی نماز اس وقت پڑھنی چاہیے جب سورج خوب گرم اور سفید ہو جاتا ہے اور اس کا نور خوب روشن ہو جاتا ہے۔

......حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر آئے، آپ نے وضو کیا اور پھر صلوٰۃ الضحیٰ (چاشت کی نماز) پڑھی، پھر فرمایا: اے ام ہانی! یہ اشراق کی نماز ہے۔

(المعجم الکبیر ج ۲۴ ص ۴۰۵، المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۴۲۵۸)

اس حدیث میں آپ نے چاشت کی نماز پر اشراق کا اطلاق فرمایا ہے، اس کا معنی یہ ہے کہ یہ اشراق کا آخر وقت ہے اور اوّل وقت کے اعتبار سے یہ چاشت کی نماز ہے۔

چاشت کی نماز کا بیان:

چاشت کی نماز کے بارے میں چند روایات ملاحظہ فرمائیں!

......حضرت ام ہانی k بیان کرتی ہیں:

فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے، آپ نے غسل کیا، پھر آپ نے چاشت کی آٹھ رکعات پڑھیں۔

(مسلم ج ۱ ص ۱۵۳، المعجم الکبیر: ۲۰۴۵۳، سنن نسائی ج ۱ ص ۷۱، مشکوٰۃ ص ۱۱۵

، مسند احمد ج ۶ ص ۳۴۲، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۳۰۰)

......حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا حرہ بنو معاویہ کی طرف گیا، پس آپ نے چاشت کی آٹھ رکعات نماز پڑھی اور ان میں طول دیا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۴۰۱، کنز العمال ج ۱۴ ص ۴۲: ۳۲۸۸۳)

❁...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے صرف ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۲۹۸، مسند احمد ج ۲ ص ۴۷۸، ۴۴۶، مجمع الزوائد ج ۲ ص ۲۳۴)

سفر میں چاشت کی نماز:

جب دن کے اوّل وقت میں سورج چوتھائی آسمان تک بلند ہو جائے تو اس وقت کو اور اس کے بعد کے وقت کو چاشت کا وقت کہتے ہیں۔

❁...... حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آٹھ رکعات چاشت کی نماز کی روایت کی ہے۔

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۱۵۷)

❁...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے چاشت کی بارہ رکعات پڑھیں، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں سونے کا محل بنا دے گا۔

(سنن ترمذی ج ۱ ص ۶۲، سنن ابن ماجہ ص ۹۹)

❁...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی چھ رکعات پڑھتے تھے۔ (المعجم الاوسط: ۱۲۹۸)

❁...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے:

رسول اللہ ﷺ چاشت کی چار رکعت پڑھتے تھے۔ (صحیح مسلم: ۷۱۹)

❁...... حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا:

نبی کریم ﷺ نے ان کے گھر میں چاشت کی دو رکعت نماز پڑھی۔

(بخاری ج ۱ ص ۱۵۷، مسند احمد ج ۵ ص ۴۵۰)

❁...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے:

رسول اللہ ﷺ نے ان کو چاشت کی دو رکعت کی وصیت کی اور فرمایا: جس نے ان کی حفاظت کی، اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے خواہ وہ سمندر کے جھاگ کی مثل ہوں۔ (سنن ترمذی ج ۱ ص ۶۳، مسند احمد ج ۲ ص ۴۴۳، سنن ابن ماجہ ص ۹۹، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۳۰۱)

حضر میں چاشت کی نماز:

حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا:

نبی کریم ﷺ نے ان کے گھر میں چاشت کی دو رکعت نماز پڑھی۔

(بخاری ج ۱ ص ۱۵۷ مسند احمد ج ۶ ص ۴۵۰)

اشراق اور چاشت پڑھنے کی فضیلت میں احادیث:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی، پھر وہ طلوع آفتاب تک بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہا، پھر اس نے دو رکعت نماز پڑھی تو

اس کو حج اور عمرہ کا پورا پورا اجر ہوگا۔ (سنن الترمذی: ۵۸۶، جامع المسانید والسنن ج ۲۳ ص ۴۸۴، لابن کثیر، المسند الجامع ج ۱ ص ۳۰۲)

۞...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے چاشت کی نماز کی بارہ رکعات پڑھیں، اللہ اس کے لئے جنت میں سونے کا محل بنا دے گا۔ (سنن الترمذی ج ۱ ص ۶۲، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۱۳۸۰، المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۳۹۶۷، المعجم الصغیر رقم الحدیث: ۵۰۶، شرح السنۃ رقم الحدیث: ۱۰۰۶، جامع المسانید والسنن لابن کثیر ج ۱ ص ۲۸۰، رقم الحدیث: ۶۰۹ دار الفکر بیروت، المسند الجامع ج ۱ ص ۳۸۸ رقم الحدیث: ۵۶۰)

۞...... حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ تبارک وتعالیٰ سے روایت کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا: اے ابن آدم! میرے لئے دن کے شروع میں چار رکعات نماز پڑھو، میں دن کے آخر میں تمہارے لیے کافی ہوں گا۔ (سنن الترمذی ج ۱ ص ۶۲، مسند احمد ج ۵ ص ۴۴۰، جامع المسانید والسنن ج ۱۳ ص ۵۹۴، المسند الجامع ج ۱۴ ص ۳۴۲ رقم الحدیث: ۱۰۹۹۵)

۞...... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ چاشت کی نماز پڑھتے تھے، حتیٰ کہ ہم کہتے تھے کہ آپ اس نماز کو ترک نہیں کریں گے اور آپ اس نماز کو ترک کر دیتے تھے، حتیٰ کہ ہم کہتے تھے کہ آپ اس نماز کو نہیں پڑھیں گے۔ (سنن الترمذی رقم الحدیث: ۴۷۷، مسند احمد ج ۳ ص ۲۱، شرح السنۃ رقم الحدیث: ۱۰۰۲، جامع المسانید والسنن ج ۳۳ ص ۳۴۳، رقم الحدیث: ۴۷۷، ۲۶۷، المسند الجامع ج ۶ ص ۲۴۷، رقم الحدیث: ۴۲۹۲)

✿...... حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ لوگوں کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے کہا: ان لوگوں کو خوب معلوم ہے کہ چاشت کی نماز کو اس وقت کے غیر میں پڑھنا افضل ہے، بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اوابین (رجوع کرنے والوں) کی نماز اس وقت ہوتی ہے جب اونٹ کے بچوں کے جسم کی کھال اوران کے پیر گرم ریت کی شدت کی وجہ سے جلنے لگتے ہیں۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۷۴۸، مسند احمد ج ۴ ص ۳۷۰، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۲۵۳۹، السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۳ ص ۴۹، صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث: ۱۲۲۷، مسند ابوعوانہ ج ۲ ص ۲۷۰، المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۲۳۰۰، المعجم الصغیر رقم الحدیث: ۱۵۵، معرفۃ السنن والآثار رقم الحدیث: ۵۵۸۷، مصنف عبدالرزاق رقم الحدیث: ۴۸۳۲)

اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ صلوٰۃ الضحیٰ (چاشت کی نماز) اس وقت پڑھنی چاہئے جب ریت خوب گرم ہو کر تپنے لگتی ہے اور اونٹ کے پاؤں ریت کی گرمی کی شدت سے جلنے لگتے ہیں، اونٹ کے بچوں کا ذکر اس لیے فرمایا کہ ان کے جسم اوران کے پاؤں کی کھال نازک ہوتی اور گرمی تھوڑی سی بھی زیادہ ہو تو ان کے پاؤں جلنے لگتے ہیں، ہمارے اعتبار سے یہ وقت دن کے دس اور گیارہ بجے کے درمیان ہوتا ہے، سو اس وقت چاشت کی نماز پڑھنی چاہئے۔ اس حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ جس وقت گرمی کی شدت ہوتی ہے تو اس وقت لوگوں کا دل آرام اور استراحت کو چاہتا ہے اور جو لوگ اوابین یعنی اللہ کی طرف رجوع کرنے والے ہوتے ہیں وہ اس وقت آرام اور استراحت کے بجائے چاشت کی نماز پڑھتے ہیں اوران کو صرف اس چیز میں اطمینان اور سکون ملتا ہے کہ وہ ہر مطلوب اور مرغوب چیز سے منقطع ہو کر اللہ تعالیٰ کے ذکر میں اور اس

کی عبادت میں مشغول ہو جائیں۔

نماز چاشت کی رکعات کی تعداد اور اس کا وقت:

چاشت کی نماز کی فضیلت میں بہت احادیث ہیں اور اس کی رکعات دو سے لے کر بارہ تک ہیں، ان کی تفصیل حسب ذیل احادیث میں ہے:

✿...... حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی صبح کو اٹھتا ہے تو اس کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے، پس ہر تسبیح کو پڑھنا صدقہ ہے اور ہر لا الہ الا اللہ کو پڑھنا صدقہ ہے اور اللہ اکبر کو پڑھنا صدقہ ہے اور ہر نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے اور ہر برائی سے روکنا صدقہ ہے اور چاشت کی دو رکعت نماز پڑھنے سے یہ صدقہ ادا ہو جاتا ہے۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۷۲۰، سنن ابوداؤد ج ۱ ص ۱۸۲، السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: ۹۰۲۸، مسند احمد ج ۲ ص ۳۱۶)

✿...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں:

رسول اللہ ﷺ چاشت کی چار رکعات پڑھتے تھے اور اللہ جتنی چاہتا آپ اتنی رکعات زیادہ کر دیتے تھے۔ (صحیح مسلم رقم الحدیث: ۷۱۹، مسند احمد ج ۶ ص ۱۴۵، جامع المسانید والسنن مسند عائشہ رقم: ۳۶۹۲)

چاشت کی آٹھ رکعات کے متعلق حضرت انس بن مالک کی حدیث گزر چکی ہے۔ سنن الترمذی رقم الحدیث: ۴۷۳، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۱۳۸۰، المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۴۷۴۴ وغیرھا۔

❁...... امام اسحٰق بن راہویہ نے کتاب "عدد رکعات السنۃ" میں کہا ہے:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن چاشت کی نماز دو رکعت پڑھی اور ایک دن چار رکعت پڑھیں اور ایک دن چھ رکعت پڑھیں اور ایک دن آٹھ رکعات پڑھیں تا کہ امت پر وسعت اور آسانی ہو۔

❁...... حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے وصیت کیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم دو رکعت چاشت کی نماز پڑھو گے تو تم غافلین میں نہیں لکھے جاؤ گے، اور جب تم چار رکعت پڑھو گے تو تم عابدین میں لکھے جاؤ گے، اور جب تم چھ رکعات پڑھو گے تو اس دن کوئی گناہ تمہارا پیچھا نہیں کرے گا، اور جب تم آٹھ رکعات پڑھو گے تو تمہیں خاشعین میں لکھا جائے گا اور جب تم دس رکعات پڑھو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارا جنت میں گھر بنا دے گا۔ (سنن کبریٰ للبیہقی ج ۳ ص ۴۹، ۴۸)

❁...... امام ترمذی نے روایت کیا ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے چاشت کی بارہ رکعات پڑھیں اللہ اس کے لئے جنت میں سونے کا محل بنا دے گا۔ (سنن ترمذی رقم الحدیث: ۴۷۳، جامع المسانید والسنن مسند انس رقم الحدیث: ۶۰۹)

صلوٰۃ الضحیٰ (چاشت کی نماز) کا وقت سورج کے بلند ہونے سے لے کر زوال سے پہلے تک ہے اور اس کا مستحب وقت وہ ہے جب دن کا چوتھائی حصہ گزر جائے، کیونکہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اوابین کی نماز اس وقت ہوتی ہے جب گرم ریت کی

شدت سے اونٹ کے بچے کے پاؤں جلنے لگیں۔

(غنیۃ المستملی ص ۳۹۰،۳۸۹ سہیل اکیڈمی لاہور)

وضو کرنے کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی ﷺ نے صبح کی نماز کے وقت حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے اسلام میں جو عمل کیے ہیں ان میں تم کو کس عمل پر اجر کی زیادہ توقع ہے؟ کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے جوتیوں سے چلنے کی آہٹ سنی ہے، حضرت بلال نے کہا: میں نے کوئی ایسا عمل نہیں کیا جس پر مجھے زیادہ اجر ملنے کی توقع ہو، بے شک میں جب بھی دن یا رات کے کسی وقت میں وضوء کرتا ہوں تو اس وضوء سے اتنی نماز پڑھتا ہوں جو میرے لیئے مقدر کی گئی ہے۔ (بخاری ج۱ ص ۱۵۰، ۵۳۰، صحیح مسلم ج۲ ص۲۹۲، مشکوٰۃ ص۱۱۶، السنن الکبریٰ للنسائی: ۸۲۳۶، صحیح ابن خزیمہ: ۱۲۰۸، صحیح ابن حبان: ۷۰۸۵، شرح السنہ: ۱۰۱۱، مسند ابو یعلیٰ: ۶۱۰۴، مسند احمد ج۲ ص۳۳۳)

عبادت میں شدت اختیار کرنا مکروہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی ﷺ (مسجد میں) داخل ہوئے تو آپ نے دیکھا کہ دو ستونوں کے درمیان ایک رسی لٹکی ہوئی ہے، آپ نے پوچھا: یہ رسّی کیسی ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ حضرت زینب k کی رسّی ہے، پس جب وہ تھک جاتی ہیں تو اس سے لٹک جاتی ہیں، تو

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! اس کو کھول دو، تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک عبادت کرے، جب تک اس میں فرحت ہو، پس جب وہ تھک جائے تو بیٹھ جائے۔

(صحیح بخاری ج۱ص، صحیح مسلم:۷۸۴، سنن ابوداؤد:۱۳۱۲، السنن الکبریٰ: ۱۳۰۶، صحیح ابن خزیمہ:۱۱۸۰، صحیح ابن حبان:۲۴۹۲، شرح السنہ:۹۴۲، مسند احمد ج۳ص ۱۰۱، مسند الطحاوی:۱۹۸)

استخارہ کرنے کا شرعی طریقہ:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام کاموں میں استخارہ کی اس طرح تعلیم دیتے تھے جس طرح ہمیں قرآن مجید کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو وہ فرض کے علاوہ دو رکعت پڑھے، پھر یوں دعا کرے: اے اللہ! میں تیرے علم سے خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت سے طاقت طلب کرتا ہوں اور تیرے فضل عظیم سے سوال کرتا ہوں، کیونکہ تو قادر ہے اور میں قادر نہیں ہوں اور تو جانتا ہوں اور میں نہیں جانتا، اور تو ہی علام الغیوب ہے، اے اللہ! اگر تجھے یہ علم ہے کہ یہ کام میرے دین اور دنیا اور میرے کام کے آغاز اور انجام میں بہتر ہے تو تو اس کام کو میرے لیے مقدر فرمادے اور اس کام کو میرے لیے آسان فرمادے، پھر اس کام میں میرے لئے برکت رکھ اور اگر تجھے یہ علم ہے کہ یہ کام میرے دین اور دنیا میں اور میرے کام کے آغاز اور انجام میں نقصان دینے والا ہے تو تو اس کام کو مجھ سے دور کردے اور مجھے اس کام سے دور کردے اور میرے لیے خیر کو

مقدر کر دے، وہ جہاں کہیں بھی ہو، پھر مجھے راضی کر دے، پھر اپنے اس کام کا نام لے۔
(صحیح البخاری ج۱ص ۱۵۵، سنن ابوداؤد ج۱ص ۲۱۵، سنن ترمذی: ج۱ص ۶۳، سنن نسائی ج۲ص ۷۵، سنن ابن ماجہ ص ۹۹، ۱۰۰، الادب المفرد: ۷۰۳، مشکوٰۃ ص ۱۱۶، مسند ابو یعلی ۲۰۸۶، صحیح ابن حبان: ۸۸۷، سنن کبریٰ بیہقی ج۳ص ۵۲، کتاب الاسماء والصفات ص ۱۲۵، ۱۲۴، شرح السنہ: ۱۰۱۶، مسند احمد ج۳ص ۳۴۴)

استخارہ کرنا، اس کے لئے بار بار نماز پڑھنا اور دعا کرنا مستحب ہے۔

❁...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انس! جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو اپنے رب سے سات مرتبہ استخارہ کرو، پھر یہ دیکھو کہ تمہارے دل میں کیا بات آئی ہے، پس بے شک اسی بات میں خیر ہے۔ (عمل الیوم واللیلۃ للدینوری: ۵۹۸)

نوافل کی نماز جماعت سے پڑھنا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:
ان کی دادی ملیکہ نے کھانا تیار کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی، آپ نے اس سے کھایا، پھر فرمایا: کھڑے ہو، پس میں تم کو نماز پڑھاؤں، حضرت انس نے کہا: پھر میں ایک چٹائی کی طرف کھڑا ہوا جو زیادہ استعمال سے میلی ہو چکی تھی، پس میں نے اس کو پانی سے دھویا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور میں نے اور یتیم نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور بوڑھی خاتون ہمارے پیچھے تھی، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز پڑھائی، پھر آپ لوٹ گئے۔ (صحیح البخاری ج۱ص ۶۰، ۹۵، ۱۵۸، صحیح مسلم ج۱ص ۲۳۴، سنن

نسائی ج ۱ ص ۱۲۷، ۱۹۵)

نفل بیٹھ کر پڑھنا:

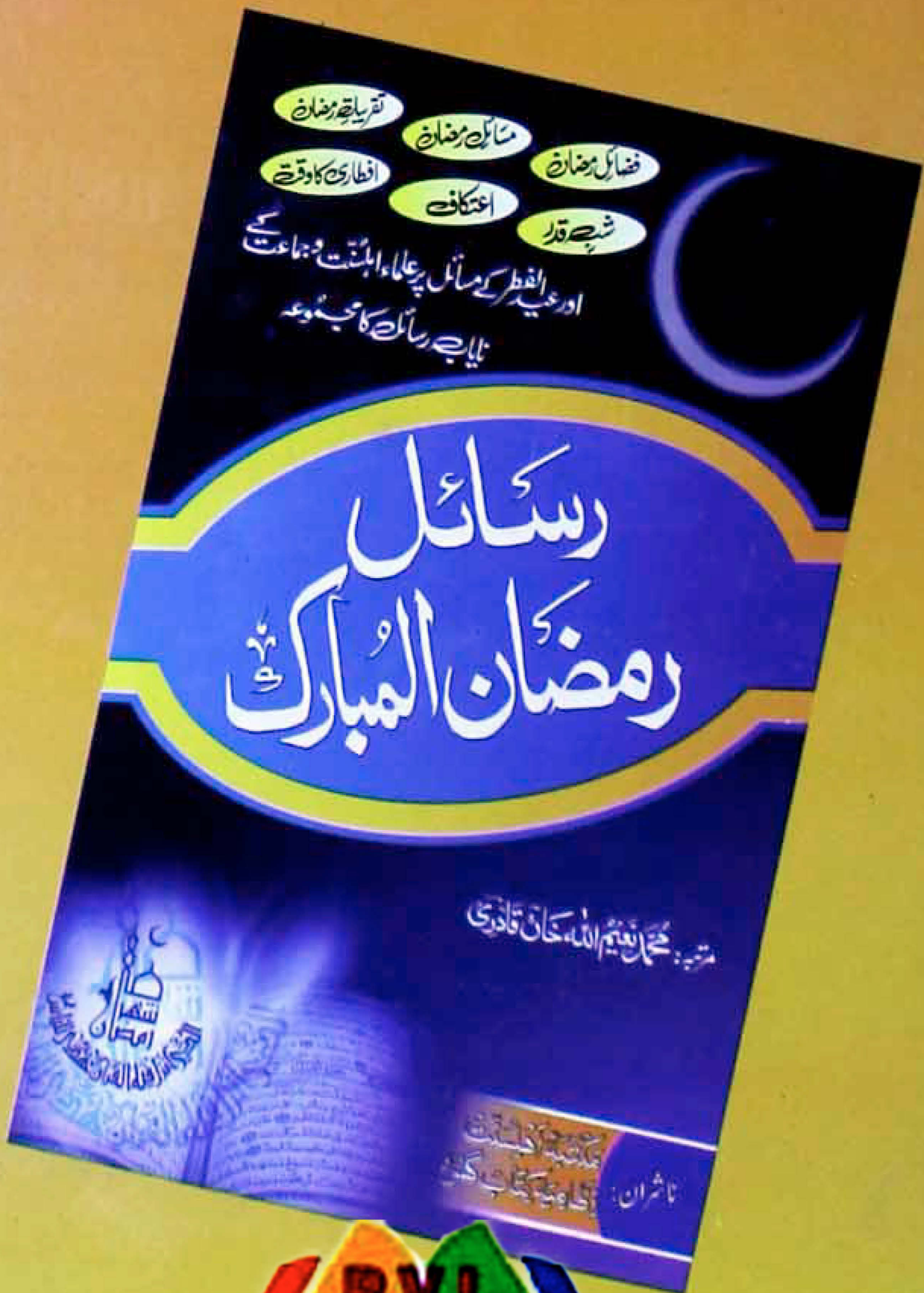
اگر امتی بیٹھ کر نفل پڑھیں تو ان کو آدھا ثواب ہوتا ہے اور اگر آپ ﷺ بیٹھ کر نفل پڑھیں تو آپ کو پورا ثواب ہوتا ہے، حدیث میں ہے:

❁...... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

مجھے یہ حدیث بیان کی گئی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ کر نماز پڑھنے سے انسان کو نصف نماز کا اجر ملتا ہے، انہوں نے کہا: پھر میں آپ کے پاس آیا تو آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے، میں نے اپنا ہاتھ آپ کے سر پر رکھا، آپ نے فرمایا: اے عبداللہ بن عمرو! کیا بات ہے؟ میں نے کہا: یارسول اللہ! مجھے یہ حدیث بیان کی گئی تھی کہ آپ نے فرمایا ہے: بیٹھ کر نماز پڑھنے سے انسان کو نصف اجر ملتا ہے، اور آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں، آپ نے فرمایا: ہاں! لیکن میں تم میں سے کسی ایک کی بھی مثل نہیں ہوں۔

(مسلم ج ۱ ص ۲۵۳، نسائی ج ۱ ص ۲۴۵، مشکوٰۃ ص ۱۱۱، مسند احمد ج ۴ ص ۴۴۳، سنن دارمی ج ۱ ص ۳۷۳، سنن کبریٰ بیہقی ج ۷ ص ۶۳، مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۴۷۳)







ملنے کا پتہ

صراطِ مستقیم پبلیکیشنز، گیسٹ ایڈیشن سی ڈی سنٹر

6-5 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور

042-37115771 0321-9407699